بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

مال جمع کرنے کا عذاب

''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو قیامت کے دن دردناک عذاب کی خبر سنا دیں جس دن وہ مال جہنم کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھ داغی جائیں گی اور کہا جائے گا لو اب تم اس جمع کیے ہوئے مال کا مزہ چکھو۔'' (التوبہ: 34)

اسد محمود چک نمبر...... 57 گ، ب

حدیثِ نبوی ﷺ

منافق کی نشانیاں

سیدنا ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ (بخاری و مسلم) اور عبداللہ بن عمرو ؓ کی روایت میں ہے کہ ''جب لڑتا ہے تو گالی بکتا ہے۔''

قاسم طارق...... شائن فیوچر ماڈل سکول، ملتان

پہلی بات

پیارے بچو! مارچ کا مہینہ آ گیا۔ یہ آپ کے امتحان کا مہینہ ہے۔ سارا سال آپ نے تعلیم حاصل کی۔ محنت کی، اب امتحان ہو گیا اور محنت کا پھل رزلٹ کے دن آپ کے ہاتھ میں ہوگا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے تا کہ آپ کے ماں باپ اپنے بیٹے اور بیٹی کی کامیابی پر خوش ہو جائیں۔

پیارے بچو! تعلیم کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ بدر کی جنگ جو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہوئی۔ اس جنگ میں مکہ کے مشرکین شکست سے دوچار ہوئے، مارے گئے اور بہت سارے قیدی بن کر مدینہ منورہ میں لائے گئے...... سرکارِ مدینہ حضور نبی کریم ﷺ جو تمام انسانیت کے لیے رحمت بن کر آئے فرمایا: وہ قیدی جو پڑھے لکھے ہیں وہ ہمارے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھلا دیں تو انکو رہا کر دیا جائے گا۔ چنانچہ مدینہ کے بچے ان قیدیوں سے تعلیم حاصل کرنے لگ گئے۔

پیارے بچو! اندازہ لگائیں کہ ہمارے حضور نبی کریم ﷺ بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں کتنے فکر مند تھے۔ حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے ہر ماں باپ کو ایسی فکر مندی ہونی چاہیے۔ آپ کے والد بھی آپ کے لیے فکر مند ہیں۔ آپ کو ٹیوشن پڑھاتے ہیں۔ جو ماں پڑھی لکھی ہوتی ہے وہ خود بھی اپنے بچوں کے لیے وقت دیتی ہے۔ باپ بھی وقت نکالتا ہے۔ آپ بھی محنت کرتے ہوں گے...... مگر اب محنت کا پتہ چل جائے گا جب امتحان کے بعد نتیجہ آئے گا۔

تعلیم کے میدان میں آج کل پنجاب حکومت بھی بڑی کوشش کر رہی ہے۔ پرائیویٹ ادارے بھی بہت سارے سکول بنا چکے ہیں...... ان سکولوں اور اداروں میں الدعوۃ سسٹم آف سکول بڑا منفرد ہے۔ محترم سیف اللہ خالد اس سسٹم کے مدیر ہیں۔ ان سکولوں کو اعلیٰ اور شاندار بنانے میں انھوں نے بڑی کوشش کی ہے۔

ان سکولوں کا امتیاز یہ ہے کہ یہاں کے بچے نمازی بنتے ہیں، ماں باپ کا ادب کرنے والے ہوتے ہیں، محنتی ہوتے ہیں، تعلیم بھی خوب حاصل کرتے ہیں۔ اس سسٹم کے بچے پچھلے سالوں سے بورڈ میں پوزیشنیں بھی لے رہے ہیں۔ آپ کے قریب اگر الدعوۃ سسٹم کا سکول ہو تو اس سکول میں ضرور جایئے۔ یہاں دین اور دنیا دونوں کی بھلائی اور بہتری ملتی ہے۔ یہاں سے نکلنے والے بچے ڈاکٹر، انجینئر، سائنسدان، استاذ تو بنتے ہی ہیں اس کے ساتھ ساتھ بہترین مسلمان اور باعمل مومن بھی بنتے ہیں...... آپ کو بھی ایسا ہی انتخاب کرنا چاہیے کہ دنیا بھی سنور جائے اور آخرت بھی بن جائے۔

آپ کا خیر خواہ

امیر بابا

E.mail: rozaah@hotmail.com
آفس: 042-37070857
ترسیل: 042-7240945 فیکس نمبر: 042-37362863
خط و کتابت کیلئے
پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمانِ الٰہی

''(یہ صدقات) ان محتاجوں کے لیے ہیں جو اللہ کے راستے میں روکے گئے ہیں، زمین میں سفر نہیں کر سکتے، ناواقف انھیں سوال سے بچنے کی وجہ سے مال دار سمجھتا ہے، تو انھیں ان کی علامت سے پہچان لے گا، وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے، اور تم خیر میں سے جو خرچ کرو گے سو یقیناً اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔''

(البقرۃ: 273)

(اسامہ نسیم۔ فیصل آباد)

حدیثِ نبوی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے چکر کاٹتا پھرتا ہے تاکہ اسے دو ایک لقمہ یا دو ایک کھجور مل جائے۔ بلکہ اصلی مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہیں کہ وہ اس کے ذریعہ سے بے پرواہ ہو جائے اس کا حال بھی کسی کو معلوم نہیں کہ کوئی صدقہ ہی دے دے اور نہ وہ خود ہاتھ پھیلانے کے لیے اٹھتا ہے۔'' (صحیح مسلم)

(اسامہ نسیم۔ فیصل آباد)

پہلی بات

پیارے بچو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سنائیں کیسی گزر رہی ہے.....؟ امید تو یہی ہے کہ بہت ہی اچھی گزر رہی ہوگی۔ ان شاءاللہ

پچھلے دنوں آپ نے سنا ہوگا کہ فیصل آباد کے ملت گرائمر سکول کی بس اسلام آباد سے واپسی پر ایک کھائی میں جا گری جس سے بہت زیادہ اموات واقع ہوئیں۔ 42 طلباء سمیت 45 افراد موقع پر ہی فوت ہو گئے جبکہ کئی ایک علاج کے دوران اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ یقیناً یہ ایک بڑا ہی افسوس ناک واقعہ تھا۔ اللہ ان تمام ننھی جانوں کو جنت کے بڑے اونچے محلات عطا کریں اور ان کے والدین کو صبر دیں۔ آمین

پیارے بچو! مختلف سکولوں کی طرف سے تفریحی مقامات کی سیر کے لیے طلباء کا جانا ایک عام بات ہے۔ اگلے کچھ عرصے تک شاید آپ میں سے بھی کچھ طلباء اپنے سکول کے کسی ایسے ہی پروگرام کا حصہ ہوں۔ اس حوالے سے ہم سمجھتے ہیں کہ چند ایک باتوں کا آپ کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔ یہ تو بجا ہے کہ اچھی اور بری تقدیر پر ہر مسلمان کا ایمان ہونا چاہیے مگر پھر بھی اسلام ہمیں ہر معاملے میں احتیاط سے کام لینے کا حکم دیتا ہے۔

اس حوالے سے پہلی گزارش یہ ہے کہ آپ فی الفور سفر کی دعا یاد کریں۔ اکثر ہم سواری پر بیٹھنے کی دعا: ''سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ'' کو ہی سفر کی دعا سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ سفر کی دعا اس سے قدرے مختلف ہے۔ یہ دعا روزمرہ کی دعاؤں کی کتب جیسے ''حصن المسلم'' میں آسانی سے مل جائے گی۔ اسے یاد کیجئے اور ہر سفر کے آغاز میں اسے پڑھنا معمول بنالیں۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ زیادہ تر ایسے سفر کرتے وقت گاڑیوں میں گانے وغیرہ لگا دیے جاتے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات سے دور انتظامیہ بھی اس بات کی پرواہ نہیں کرتی حالانکہ سفر کو رسول اللہ ﷺ نے عذاب کا ٹکڑا قرار دیا ہے۔ اس لیے اس معاملے میں بہت زیادہ احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔ اپنے والدین کے ذریعے اساتذہ کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ گاڑی میں ایسے کسی بھی کام کی اجازت نہ دیں۔

تیسری اور آخری گزارش یہ ہے کہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ سکول انتظامیہ ''اوور لوڈنگ'' جیسے غیر قانونی کام نہ کرے۔ آپ سب اسلام و پاکستان کا قیمتی سرمایہ ہیں اس لیے آپ کی دیکھ بھال کا مکمل انتظام کرنے کے بعد ہی کسی تفریحی پروگرام کی تیاری کرنی چاہیے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین

والسلام

ایڈیٹر روضۃ الاطفال

ایڈیٹر
عبدالرحمن

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور
ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575
ترسیل: 042-35062910

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی

''اور قیامت کے روز ہم انہیں منہ کے بل اندھے' گونگے اور بہرے بنا کر اٹھائیں گے' ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب بھی اس کی آگ دھیمی ہونے لگے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔'' (بنی اسرائیل: 97)

(حلیمہ' ثمینہ' رویقہ۔ آف ناگرہ)

حدیثِ نبوی

ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے روز) اپنے سائے میں جگہ دے اسے چاہیے کہ وہ تنگدست مقروض کو مہلت دے یا اسے کچھ معاف کر دے۔'' (ابن ماجہ)

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ رب العزت سے امید ہے کہ آپ بالکل تندرست وتوانا ہوں گے۔ اللہ آپ کو ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

آج کل ایک عام وباء معاشرے میں پھیلتی جارہی ہے' سوچا آپ کو بھی اس سے آگاہ کر دوں۔ اس وباء کا نام ہے ''لایعنی کام'' یعنی ایسے کام جن کا کوئی مقصد یا فائدہ نہ ہو لیکن انسان پھر بھی ان پر اپنا بہت سا قیمتی وقت برباد کرے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ چھوٹے چھوٹے بچوں سے لے کر نوجوانوں تک اور نوجوانوں سے لے کر بڑی عمر کے افراد تک' بہت سے لوگ ایسے کام کرتے نظر آتے ہیں جس سے اسلام' معاشرے یا اس فرد کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ جیسے بچوں کا موبائل پر گیمز کھیلنا' فضول میسج کرنا' ٹی وی پر وقت ضائع کرنا' اسی طرح نوجوانوں کا آوارہ گردی کرنا' ادھر اُدھر کی گپیں لگا کر وقت گزارنا وغیرہ۔ یہ اور ان جیسے بہت سے کام ہیں جن سے توجہ ہٹا کر ہم اپنا قیمتی وقت بچا سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں اس حوالے سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی (فضول) کاموں کو چھوڑ دے۔'' (ترمذی)

مسلمانوں پر تو ویسے بھی اللہ رب العزت نے اتنی اہم ذمہ داریاں لگا رکھی ہیں کہ وہ ایسے کسی بھی فضول کام کے لیے وقت نکال ہی نہیں سکتے۔ مسلمان بچوں کو بھی اپنا وقت اچھے کاموں میں صرف کرنا چاہیے۔ کوشش کریں کہ اپنا وقت پڑھائی پر صرف کریں اور خوب پڑھیں کیونکہ اسلام کو آپ کی تعلیم کی ضرورت ہے۔ آپ نے ہی کل کو بڑے ہو کر اسلام کی خدمت کرنی ہے' اس لیے ابھی سے یہ ذہن بنا لیں کہ میں نے اسلام کے لیے ہر کلاس میں اول آنا ہے اور اس کے لیے وقت بالکل بھی ضائع نہیں کرنا۔ البتہ اچھی صحت اور ذہنی تندرستی کے لیے ورزش بھی کیا کریں اور صحت مند کھیلوں میں بھی وقت صرف کریں' جیسے دوڑ' تیراکی' کھلونہ پستولوں سے نشانہ بازی' ذہنی آزمائش کے لیے مختلف پزلز اور سوالات اور اس کے ساتھ ساتھ اچھی اچھی کتابیں بھی پڑھیں۔

اللہ آپ سے اپنے دین کا ڈھیر سارا کام لے۔ آمین

والسلام



ربنا

مہمان کو رخصت کرتے وقت یہ دعا پڑھیں

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ. (مسند احمد)

''سونپتا ہوں' میں اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری (یعنی اہل وعیال اور مال) اور تیرے عمل کا خاتمہ۔''

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن
خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

پہلی بات

پیارے بچو!

آپ نے کہانی پڑھی ہوگی کہ بلی شیر کی خالہ ہے ویسے جس کسی نے بھی بلی اور شیر کے درمیان خالہ اور بھانجے کا رشتہ بنایا ہے۔ وہ ایسے ہی نہیں بنا دیا۔ بڑا سوچ سمجھ کر بنایا ہے۔ دونوں کی شکلیں دیکھیں تو ایک جیسی ہیں عادتوں پر غور کریں تو ایک جیسی ہیں۔ خالہ اگر چوہوں کا شکار کرتی ہے تو بھانجا ہرنوں کا شکار کرتا ہے۔

الغرض! خالہ اور بھانجا دونوں ہی گوشت کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ بھانجے شیر نے شکار کے طریقے اپنی خالہ سے سیکھنے شروع کیے تو خالہ جان نے سارے طریقے اور گر بتلا دیئے اور سکھا بھی دیئے ۔۔۔ مگر درخت پر چڑھنے کا طریقہ خالہ بلی نے اپنے شیر بھانجے کو نہیں سکھایا۔ معلوم ہوتا ہے اس لیئے نہیں سکھایا کہ درخت پر کیے جانے والے شکار سے موٹے تازے شیر کا کیا بنے گا ؟ اگر وہ درخت پر چڑھ کر چڑیا کا شکار کرلے تو اس موٹو اور ڈھولو شیر کا کیا بنے گا جبکہ خالہ جی کا پیٹ تو دو تین چڑیوں سے بھر ہی جائے گا اب پتہ چلا کہ اسی لیئے خالہ نے اپنے بھانجے کو درخت پر چڑھنا نہیں سکھایا۔ خالہ جی نے درخت کا شکار اپنے لیئے خاص رکھا۔ جونہی شام پڑتی ہے۔ دن بھر دانہ دنکا چگنے والے پرندے۔ چڑیاں اور فاختائیں وغیرہ درخت پر بیٹھ جاتی ہیں۔ خالہ بلی آرام سے درخت پر چڑھتی ہے۔ اسے اللہ نے اس خوبی سے بھی نواز رکھا ہے کہ وہ رات کو بھی دیکھ لیتی ہے چنانچہ جب وہ کرالنگ کرتے ہوئے شکار کے قریب ہو جاتی ہے تو جھپٹا مارتی ہے اور شکار کو دبوچ لیتی ہے اور مزے مزے سے کھاتی ہے۔ نیچے بیٹھا ہوا بھانجا منہ بناتا رہتا ہے اور اسے خالہ پر غصہ آتا ہے کہ اگر مجھے بھی درخت پر چڑھنا سکھا دیتی تو چلو کچھ نہ کچھ تو فائدہ ہو ہی جاتا۔

پیارے بچو! شیر کی خالہ اور ہے اور آپ کی خالہ اور ہے خبردار! اپنی خالہ کو شیر کی خالہ پر قیاس کرنے کی غلطی نہ کرنا ...... آپ کی خالہ تو ماں کا پیار دیتی ہوگی بلکہ بعض خالائیں تو ماں سے بڑھ کر بھانجوں اور بھانجیوں سے پیار کرتی ہیں ...... یہی وجہ ہے کہ اسلام میں خالہ کا بڑا مقام ہے۔

پیارے بچو! آیئے ...... ہم آپ کو خالہ کا مقام حضور رحمۃ اللعالمین محمد کریم ﷺ کے فرمان سے بتاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ایک شخص اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہنے لگا! اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے ایک بہت ہی بڑے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے کیا کوئی توبہ کی صورت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ...... کیا تیری ماں زندہ ہے؟ کہنے لگا ! جی نہیں۔ فرمایا۔ کیا تیری کوئی خالہ ہے۔ کہا جی ہاں! فرمایا۔ جا اور اس کے ساتھ حسن سلوک کر (تیرا گناہ معاف ہو جائے گا) پیارے بچو! آج کے بعد آپ نے اپنی خالہ جان کے ساتھ ماں والے احترام کو نہیں بھولنا ...... آپ کو اس بار یہی نصیحت کرتا ہے۔

آپ کا اپنا

امیر بابا

فرمانِ الٰہی

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو ...... اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور آپس میں گروہ گروہ نہ ہو جاؤ ...... اور تم میں ایک ایسا گروہ ہونا ضروری ہے جو بلاتا رہے خیر کی طرف اور وہ حکم کرتے ہوں اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہوں برے کاموں سے، یہ لوگ پورے پورے کامیاب ہیں۔"

[حمنہ حنیف ماسٹر عبدالغفور زاہد، ٹبی بنڈالہ]

حدیثِ نبوی

میری مثال

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے کہ ایک بادشاہ نے محل بنایا، پھر اس میں ایک شاندار دعوت کا اہتمام کیا اور لوگوں کو بلانے کے لئے اپنا ایک قاصد بھیجا۔ بعض لوگوں نے اس قاصد کا کہا مانا (محل میں آکر خوب مزے مزے کے کھانے کھائے) اور بعض لوگوں نے اس کی بات نہ مانی (اور کھانوں سے محروم رہے) اس کی مثال میں بادشاہ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے، محل سے مراد جنت اور قاصد سے مراد محمد ﷺ ہیں، لہٰذا جو آپ ﷺ کی بات مانے گا وہ اسلام میں داخل ہوگا اور جو اسلام میں داخل ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو جنت میں داخل ہوگا وہ اس کی نعمتوں سے لذت اندوز ہوگا۔

[کمیرا ہدایت اللہ، لاہور]

E.mail: rozaah@hotmail.com

آفس: 042-37322572

فیکس نمبر: 042-37362863 ترسیل: 042-7240945

خط و کتابت کیلئے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے بچو! گرمیوں کا موسم شدت اختیار کر رہا ہے۔ مکھی اور مچھر کی بہتات ہے۔ جب گرمی شدید ہو جائے گی تو مکھی اور مچھر مر جائیں گے۔ یہ تو مر جائیں گے۔ مگر گرمی کی شدت میں آپ کو احتیاط کرنا ہوگی۔ باہر نکلیں تو سر ڈھانپ کر نکلیں۔ گرمی سے بچیں اچھے اچھے شربت پئیں۔ اپنی امی کو کہیں کہ گھر میں شربت بنالے۔ اس کی کیا ہی بات ہے۔ بازار کے شربتوں میں ذائقے کا ایسنس یعنی کیمیکل ملا دیا جاتا ہے۔ جو صحت کے لیے تباہ کن ہے۔ کینسر بھی انہی کیمیکلز سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح چینی کی جگہ پر سکرین جیسا کیمیکل شامل کر دیا جاتا ہے۔ یہ بھی صحت کے لیے تباہ کن ہے۔

بازار میں ہر ذائقے کے ایسنس مل جاتے ہیں۔ مالٹا' آم' بادام وغیرہ۔

مگر گھر جو شربت بنے گا وہ اصلی بادام کا بنے گا۔ صندل کا بنے گا تو اس میں صندل کی خوشبودار لکڑی کا برادہ شامل ہوگا۔ بزوری بنے گا تو اس میں تمام دوائیاں اور اجزاء شامل ہوں گے۔ یہ شربت معدے اور جگر کے لیے انتہائی مفید ہوتے ہیں۔

کیا ستم ہو گیا ہمارے معاشرے پر کہ یورپ کی ملٹی نیشنل کمپنیوں نے سوڈا واٹر کے مشروب ایجاد کر دیئے۔ پیپسی کولا عام ہو گیا۔ بچے شوق سے پیتے ہیں۔ مہمانوں کے سامنے بھی یہی سوڈا واٹر کی بوتلیں۔

یاد رکھیے! معدے' جگر کی بیماریاں' یرقان اور السر وغیرہ سب انہی بوتلوں اور کیمیکلز کا نتیجہ ہے۔

پیارے بچو! لسی بہت اچھا مشروب ہے۔ آہ! یہ دیسی مشروب ہم سے چھن گئے۔ ڈبہ پیک سسٹم شروع ہو گیا۔ ہر شے جو ڈبے میں پیک ہوتی ہے وہ دودھ ہو یا جوس سب کیمیکلز سے محفوظ کیے جاتے ہیں۔ ان سب سے جس قدر بچاؤ ممکن ہو وہ کرنا چاہیے۔ صحت ٹھیک رہے گی۔ ان شاء اللہ

گرمیوں کے آغاز میں مکھی اور مچھر بڑا ستاتے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ان ستانے والے پتنگوں کا ذکر کر کے فرمایا: کہ اگر اللہ کے ہاں اگر اس دنیا کی حیثیت مکھی اور مچھر کے پر جتنی بھی ہوتی تو اللہ کسی کافر کو پانی کا گھونٹ بھی نہ دیتا۔ یہ دونوں مکھی اور مچھر گندی جگہوں پر پلتے اور بیٹھتے ہیں۔ انسانوں کو ستاتے ہیں۔ اللہ نے انہیں اس لیے ستانے کا کام سونپا ہے تاکہ بندہ جنت کی زندگی کو یاد رکھے اور سوچ لے کہ اس دنیا کی آخرت کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی' اپنے رسول ﷺ کی اور اپنے رضامندی کے مقام جنت حاصل کرنے کی محنت عطا فرمائے اور گرمیوں سے یہ سبق سیکھنے کی توفیق دے کہ جہنم کی گرمی کس قدر شدید ہوگی؟

آپکا خیر خواہ

امیر بابا

چیف ایڈیٹر روضۃ الاطفال

فرمانِ الٰہی

"اے پیغمبر ﷺ اللہ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ ماننا' بے شک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور جو (کتاب) آپ کو آپکے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کیے جانا۔ بے شک اللہ آپکے سب عملوں سے باخبر ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا اور اللہ کافی ہے کارساز۔" (سورۃ الاحزاب)

(مہرین ادریس۔ اوکاڑہ)

حدیثِ نبوی ﷺ

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں۔ جب تو اس سے ملے تو سلام کہہ' جب وہ تجھے بلائے تو اس کے پاس جا' جب تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر' جب اسے چھینک آئے اور وہ اللہ کی حمد کرے تو اسے (یَرحَمُکَ اللّٰہُ) کہہ' جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کر اور جب وہ فوت ہو تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔" (صحیح مسلم)

(زبیر بن خالد مرجالوی)

محمد الیاس حامد ایڈیٹر روضۃ الاطفال
خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور
ای میل: rozah313@gmail.com آفس: 042-37070857
فیکس نمبر: 042-37362863 ترسیل: 042-37150890

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان الٰہی

جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو گا تو ہم اس کو دنیا میں پاک اور آرام کی زندگی سے رکھیں گے۔ اور آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گا۔ (النحل: ۹۷)

[قاریہ شمیم حبیب قصوری]

فرمان نبوی ﷺ

بنا دیا ہم نے تم کو امت معتدل تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر اور ہو رسول ﷺ تم پر گواہی دینے والا۔ (البقرۃ: ۱۴۳)

مسلمانو! تم بہترین امت ہو جسے پیدا کیا گیا ہے انسانوں کی رہنمائی کے لیے حکم دیتے ہو تم اچھے کاموں کا منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر۔ (آل عمران: ۱۱۰)

[عثمان شانی، سوہل]

ضروری بات

پیارے بچو! کسی پر بھی ظلم کیا جائے اللہ کو پسند نہیں مگر ننھے بچوں پر ظلم تو بالکل پسند نہیں اور جو کوئی ظلم کرے اللہ اسے ظلم کا مزہ چکھا دیتے ہیں۔

1982ء کی بات ہے اسرائیل کا اس وقت ایک وزیر دفاع تھا جس کا نام ایریل شیرون تھا۔ اس نے بے گناہ مسلمانوں کی بستیوں پر ٹینک چڑھا دیئے۔ عورتیں اور بچے تک قتل کر دیئے۔ اس دوران دو بچے جن کی عمریں دو سے تین سال کے درمیان تھیں۔ ڈرے ہوئے بھاگ رہے تھے۔ بڑے خوبصورت بچے تھے۔ وزیر دفاع شیرون نے ان بچوں کو دیکھا تو اپنے پستول سے دونوں بچوں کو شہید کر دیا۔

پیارے بچو! اللہ نے اس ظلم کا بدلہ چوبیس سال بعد لیا۔ مگر کس طرح ......! ہوا یوں کہ اللہ نے اس شیرون بھیڑیے کی رسی کو لمبا کر دیا اور وہ اسرائیل کا وزیراعظم بن گیا پھر اچانک نہ جانے اس کے دماغ کو کیا ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اسے ہسپتال لے گئے۔

پیارے بچو! آج چار سال مکمل ہو گئے۔ پانچواں سال شروع ہو گیا وہ بے ہوش پڑا ہے۔ کبھی کبھی جانوروں کی طرح غراتا ہے مگر بول نہیں سکتا۔ اب اس کے جسم سے بدبو آنا شروع ہو گئی ہے۔ ہسپتال والے تنگ آ گئے تو اسے گھر بھیج دیا۔ مگر گھر والوں نے بھی بدبو سے تنگ آ کر اسے ہسپتال روانہ کر دیا۔ وہ اس وقت ہسپتال میں پڑا ہے۔ جسم بوسیدہ ہو رہا ہے بدبو اٹھ رہی ہے۔ بستر پر ہی پاخانہ اور پیشاب نکل جاتا ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں مرنے کے قریب ہے مگر مرتا نہیں۔

اللہ اللہ! جب مر جائے گا پھر کیا ہو گا؟

پیارے بچو! اللہ نے ننھے بچوں پر ظلم کا انتقام لے لیا اور یہ انتقام اور بدلہ ابھی جاری ہے۔ اس بدلے کا آغاز چوبیس سال کے بعد ہوا۔ دیر لگ گئی مگر جب مولا کریم نے پکڑا تو خوب پکڑا۔ پیارے بچو! کیا خوب فرمایا ہم سب کے پیارے رسول جناب محمد کریم ﷺ نے۔ فرمایا:

''مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ مظلوم اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں۔'' (بخاری)

حدیث کی کتاب ترمذی شریف میں ہے اللہ تعالیٰ مظلوم کی بددعا کو بلند کر کے بادلوں کے اوپر لے جاتا ہے۔ اس دعا کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور عزوجلال والا رب اسے مخاطب کر کے فرماتا ہے: ''مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تیری ضرور بر ضرور مدد کروں گا اگرچہ کچھ وقت بعد ہی کروں۔''

پیارے بچو! آؤ عزم کریں کہ ہم کسی پر ظلم نہیں کریں گے۔ کسی کو ماریں گے نہیں، کسی سے کوئی چیز چھینیں گے نہیں۔

آپ کا اپنا

امیر بابا

E.mail: rozaah@hotmail.com

04237070857 آفس

ایڈیٹر: 0321-4275767 ترسیل: 042-7240945

خط و کتابت کیلئے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

عمل کی جزا

''نہ تمھاری خواہشوں پر ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر، جو بھی کوئی برائی کرے گا اسے اس کی جزا دی جائے گی اور وہ اللہ کے سوا نہ اپنا کوئی دوست پائے گا اور نہ کوئی مدد گار۔ اور جو نیک کاموں میں سے کوئی کام کرے گا، مرد ہو یا عورت اور جو مومن بھی ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور کھجور کی گٹھلی کے نقطے برابر ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔'' [النساء : ۱۲۴، ۱۲۳]

جویریہ بتول...... چکوال

حدیث نبوی ﷺ

ہاتھ میں کڑا پہننا حرام ہے

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو پیتل کا کڑا پہنے ہوئے دیکھا، پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' پہننے والے نے جواب دیا کہ یہ واہنہ کی وجہ سے ہے۔ (ہاتھ کی کمزوری اور بیماری دور کرنے کے لیے)۔ نبی ﷺ نے اس کی بات کا رد فرمایا اور کہا: ''بلکہ یہ کڑا کمزوری اور بیماری کو اور بڑھائے گا اور اگر تو اسے پہنے ہوئے مرگیا تو کبھی کامیابی سے ہمکنار نہ ہوگا۔ (یعنی جنت میں نہیں جائے گا)'' [مسند احمد : ۴/۴۴۵]

عائشہ عندلیب مقبول، سرگودھا

ضروری بات

پیارے دوستو!

السلام علیکم......

ہمارے ہاتھ میں قلم ہے اور آنکھوں میں آنسو، صاف کاغذ پہ ''ضروری بات'' لکھنے کے لیے ہم نے بارہا اور کچھ سوچا مگر ہم اس سوچ سے نکل نہیں پائے۔ سالوں کی باتیں اور یادیں کل کی بات کی طرح ذہن میں روشن ہیں۔ آج سے چھ سال پہلے 2004ء میں بچوں کے اس پیارے گلشن کا آغاز ہوا تو پاکستان بھر میں اس گلشن کے پھول کھلے، جیسے جیسے وقت گزرا اس گلشن میں اضافہ ہوا اور اس کے پھولوں کی بھی تعداد بڑھی۔ ہم میں سے کوئی بھی کسی کا رشتے دار تھا نہ ذات پات کی وجہ سے واقفیت تھی۔ اللہ کے دین کا کام تھا اور اللہ کے لیے اسے کرنا تھا۔ اور اس اللہ نے ہم سب کو اس محبت میں جکڑ دیا کوئی کسی گوٹھ میں رہتا ہے یا شہر میں، پہاڑی علاقے کا باسی ہے یا میدانی علاقوں کا رہائشی، ہم سب اللہ کے لیے ہی اس جماعت کی زنجیر کی کڑی ہیں، اور یہ عزت، محبت کا رشتہ صرف اور صرف دین اسلام کی بنیاد پر ہی ہے۔ اس پیارے میگزین کا آغاز ہوا تو ہم سب اس کی محفل کا حصہ بنے بہت سے بچوں نے لکھنے کا آغاز بھی اس میگزین سے کیا اور پھر وہ دوسرے رسالوں میں بھی دعوت و جہاد کے کام کے لیے لکھنے لگے۔ بہت سے بچوں کو اللہ نے توفیق دی انھوں نے شرک و بدعت چھوڑ کر توحید و سنت کا راستہ اپنایا کئی بچوں کو اللہ نے عزت دی اور اپنے دین کے کام کے لیے چنا۔ اس گلشن کے ہر پھول کی اپنی مہک اور اپنی پہچان بنی ایک نام آپ نے اس پیارے میگزین کے پہلے پہلے شماروں میں بھی پڑھا ہوگا۔ سلمان نذیر اس پھول کا نام ہے جو اس گلشن سے مہکا، آج وہ پھول جنت میں مہک رہا ہوگا۔ (ان شاء اللہ) اللہ نے اسے شہادت کا تاج پہنا کر اپنا مہمان بنالیا۔

آج ''ضروری بات'' لکھتے ہوئے ہماری آنکھوں میں پانی انھی یادوں کی وجہ سے ہے، یہ آنسو اللہ کے تشکر کے لیے بھی ہیں کہ اس کی توفیق ہے، اس کا فضل ہے جس نے ہمیں اس محفل کا حصہ بنا رکھا اور وہ ہم سے دین کا کام لے رہا ہے۔

پیارے دوستو......!

یہ زندگی ہمارے پاس ایک چانس ہے اور آپ تو جانتے ہیں کہ چانس تو کوئی بھی مس نہیں کرتا ہے اور اگر ہو بھی آخری چانس، جب ہم امتحان یا کھیل میں آخری چانس سے فائدہ اٹھانے کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں، تو پھر اس زندگی کو اتنا غیر معمولی کیوں جانیں؟ اور اگر یہ زندگی ہمیں ملی ہی اس لیے ہے کہ اس میں آگے اُخروی زندگی کو بہتر بنانا ہے اور اللہ کا کام کرنا ہے تو پھر کیوں نہ ہم اس زندگی کو اسلام کے لیے وقف کر دیں۔ بالکل ایسے جیسے اس محفل کا پھول سلمان نذیر کر گیا اور ہمیں بتا گیا کہ یہ اس چانس کو ضائع نہ کرو......!

والسلام

آپ کا بھائی

عبدالوارث ساجد

خط و کتابت کے لیے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

E.mail: rozaah@hotmail.com

آفس: 042-38720257 ایڈیٹر: 0321-4275767 ترسیل: 042-7240945

فرمانِ الٰہی

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم کسی گروہ کے مقابل ہو تو جمے رہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔

﴿سورۃ الانفال:45﴾

(میمونہ بنت فاروق۔ شاہ کوٹ)

حدیثِ نبوی ﷺ

ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے مقابلے میں دوسرے کوئی ایام ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ رب العزت کو ان دس دنوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ سوائے اس مجاہد کے جو اپنے جان و مال کے ساتھ نکلا پھر واپس نہ آیا اور شہید ہوگیا۔

﴿بخاری﴾

(حافظہ ذونیرہ۔ فاروق آباد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیغامِ علی بابا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جی پیارے بچو!

کیسے ہیں نونہالانِ وطن؟ امید ہے خیریت سے ہوں گے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ ہم ہمیشہ یہ کیوں کہتے ہیں کہ امید ہے خیریت سے ہوں گے۔ کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے کی آپ صبح وشام کے اذکار اور دعائیں پڑھتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں آپ بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مصیبتوں کو آپ سے دور کردیتے ہیں۔

کیسی چل رہی ہیں عید کی تیاریاں؟...... یقیناً خوب زور و شور سے جاری ہوں گی۔ قربانی کا جانور بھی اگر گھر آگیا ہے تو اس کی بھی خوب خدمتیں ہورہی ہوں گی۔ لیکن اس موقع پر آپ نے دکھاوے سے مکمل اجتناب کرنا ہے کیونکہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ ریاکاری نیکیوں کو اس طرح ختم کردیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔ قربانی کے جانور کی خوب خدمت کریں یہ باعث اجر و ثواب ہے۔

ہم ہر سال یہ عید حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کی یاد میں مناتے ہیں۔ ہمارے والدین جانور بھی قربان کرتے ہیں لیکن ہم قربانی کی یاد میں کیا کرتے ہیں؟ ہمیں بھی اس سنت کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن آپ یہ کام کیسے کرسکتے ہیں، اس کا طریقہ ہم آپ کو بتاتے ہیں۔ آپ میں سے بہت سے بچے یہ جانتے ہوں گے کہ پاکستان کے کچھ علاقوں میں سیلاب آیا ہوا ہے۔ وہاں کے لوگ ہماری امداد کے منتظر ہیں۔ آپ نے محض یہ کرنا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی سنت زندہ کرتے ہوئے اپنا وقت قربان کرنا ہے۔ اپنے ہم وطن بھائیوں کے لئے قربانی کی کھالیں جمع کرنی ہیں۔ ان کی قربانی کی کھالوں کو بیچ کر سیلاب زدگان کے لئے کپڑے اور دیگر ضرورت کی چیزیں خریدی جائیں گی۔ اس طرح وہ تمام لوگ بھی عید کی خوشیوں میں ہمارے ساتھ شریک ہوسکیں گے۔

اور جو بچہ سب سے زیادہ کھالیں جمع کرے گا اس کو روضۃ الاطفال کی جانب سے انعام دیا جائے گا۔

والسلام

اللہ آپ کا حامی وناصر ہو

آمین

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا

رَبَّنَا

اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔ (سنن ابی داؤد:1525)

اللہ اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہیں کرتا۔

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فرمانِ الٰہی

''اور وہ لوگ جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ مردے ہیں، زندہ نہیں ہیں اور وہ نہیں جانتے کب اٹھائے جائیں گے۔''

(سورۃ النحل 21،20)

حدیثِ نبوی

''رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اللہ کے نیک اور خدا ترس بندے وہ ہیں جو روزے رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں اُس کے باوجود اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی عبادتیں رد نہ ہو جائیں، یہی لوگ تیزی سے نیکی کی طرف بڑھنے والے ہیں۔''

(سالم معتصم احسان باجوہ۔ ڈیرہ باجوہ ایمن آباد)

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ بالکل خیر و عافیت سے ہوں گے اور اپنی پڑھائی پر بہت زیادہ توجہ دے رہے ہوں گے۔ اللہ آپ کو دین و دنیا کی کامیابی عطا کریں۔ آمین

آج آپ کو ایک واقعہ سنا کر ایک بات سمجھانے کی کوشش کرنا چاہتا ہوں۔ (اجازت ہے......؟)

واقعہ کچھ یوں ہے کہ مامون الرشید جب چھوٹا سا بچہ تھا تو اسے پڑھانے کے لیے دو استاد مقرر کیے گئے۔ ایک کسائی نحوی اور دوسرے یزیدی تھے جو قرآن پڑھانے کے لیے مقرر تھے۔ ایک دن جب یزیدی پڑھانے کے لیے پہنچے تو مامون ابھی گھر کے اندر ہی تھے۔ خادموں نے موقع مناسب سمجھا اور شکایت کر دی کہ مامون ہمیں خوب ڈانٹتے اور بعض اوقات مارتے بھی ہیں۔ جب مامون پڑھنے کے لیے پہنچا تو یزیدی نے چھ سات بید اسے مارے۔ اسی دوران وزیر السلطنت جعفر بن یحیٰی برکل وہاں آ گئے۔ مامون نے آنسو صاف کیے اور فرش پر بیٹھ گئے۔ جعفر بن یحیٰی کی آئے تو کافی دیر باتیں کرتے رہے۔ جب چلے گئے تو یزیدی نے مامون سے پوچھا: میری شکایت تو نہیں کی؟ مامون فوراً بولا: اللہ مجھے معاف کرے! میں کیوں آپ کی شکایت لگاتا......؟ کیا میں نہیں جانتا کہ میری تربیت کے لیے یہ مار کس قدر فائدہ مند ہے۔

پیارے بچو! اس واقعہ کو سامنے رکھیں اور اساتذہ کے ساتھ اپنے رویے کا جائزہ لیں۔ ہمیں یقیناً بہت سی کمیوں کوتاہیوں ...تہ لگے گا۔ اخبارات میں اکثر جب یہ خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ استاد کے سزا دینے پر اس کے خلاف شکایت کی گئی ...ولیس اسے پکڑ کر لے گئی تو بہت عجیب محسوس ہوتا ہے۔ یہ بات بھی سچ ہے کہ بعض اوقات اساتذہ حد سے زیادہ سختی ... جاتے ہیں مگر پھر بھی ان کا احترام کرنا بہت ضروری ہے۔ والدین کو اس حوالے سے خصوصی توجہ کرنی چاہیے کہ وہ بچے کی شکایت پر فوری ردعمل کا مظاہرہ نہ کریں بلکہ اس کی تربیت اس انداز سے کریں جس سے وہ اساتذہ کا مقام پہچان سکے۔ وہ قومیں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں جو اپنے اساتذہ کو عزت نہیں دیتیں۔ اسی سوچ کا نتیجہ ہے کہ بڑے ہو کر طلباء سرعام اساتذہ کی بے عزتی کرتے بلکہ بعض اوقات تو ان پر تشدد کرتے نظر آتے ہیں۔ اس حوالے سے اگر ہم چھوٹے بچوں کی ذہن سازی کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو ہماری اگلی نسلیں یقیناً اس غلطی سے بچ جائیں گی۔

اللہ ہمیں اپنے اساتذہ کی عزت کرنے اور انہیں ہماری تربیت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ایڈیٹر
عبدالرحمن

خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور
ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حال چال ہیں؟ ویسے آپ کے خطوط کی تعداد سے تو لگتا ہے کہ آپ بالکل خیر وعافیت سے ہوں گے (کیونکہ بیمار بچے تو اتنے دھڑا دھڑ خطوط نہیں بھیج سکتے)۔ اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا مسکراتا رکھے۔ آمین

ویسے مجھے چند ایک باتوں کی سمجھ نہیں آتی..... آپ ذرا سمجھنے میں مدد تو کریں۔ ایک تو یہ کہ آپ میں سے اگر ہزاروں لوگوں نے کچھ نہ کچھ لکھ کر روضۃ الاطفال میں بھیجا ہو تو ہر بچے کی یہ خواہش ہوگی کہ میرا خط یا میری تحریر ضرور شائع ہو۔ اب آپ ہی بتائیں ان کی یہ خواہش کیسے پوری کی جائے کیونکہ حالت یہ ہے کہ صرف ایک "پزل گیم" میں جن بچوں نے حصہ لیا ہے ان کے نام لکھتے لکھتے ہمارے اور کمپوزر کے ہاتھ تھک گئے ہوں گے۔ اب صرف ایک سلسلے کی یہ حالت ہے تو باقی خطوط کتنے ہوں گے اس کا آپ خود اندازہ لگالیں.....!!

دوسری بات یہ کہ آپ اپنے خطوط یا تحاریر شائع نہ ہونے پر غصہ ضرور کیا کریں مگر تھوڑا تھوڑا۔ اب یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ آپ ہمیں قیامت والے دن لائن حاضر کرنے کی دھمکیاں دیں۔ جیسا کہ ایک موصوف نے اس بار خط بھیجا تو شائع نہ کرنے پر اپنی سیاہی اور صفحات کا حساب مانگنا شروع کر دیا (ویسے ان کا خط اس دفعہ شائع ہو چکا ہے)۔ خیر ہماری نوکری اور آپ کا جھگڑا تو شاید آخر دم تک جاری رہتا ہے۔ اس لیے اس بحث کو یہیں تک محدود رکھتے ہیں۔ کیا خیال ہے.....؟؟

سب سے اہم بات آپ سے یہ کرنی ہے کہ عید قربان بس آنے ہی والی ہے۔ آپ بھی یقیناً اس کی تیاریوں میں مگن ہوں گے۔ اس دوران اس بات کا ضرور خیال رکھیے گا کہ اس عید کا مقصد صرف جانوروں کی قربانیوں اور ان کے گوشت سے نئی نئی ڈشز کو کھانا ہی نہیں بلکہ یہ عید ہمیں اسلام کے لیے قربانی کا درس دیتی ہے۔ یہ ہمیں سیرت ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام سے سبق حاصل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے پر ابھارتی ہے۔ جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے ہر مصیبت کو اللہ کے لیے جھیلا مگر اللہ کے دین کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اسی طرح ہمیں بھی لوگوں کی باتوں ان کی ڈانٹ ڈپٹ حتیٰ کہ مار کو بھی برداشت کر لینا ہے مگر اسلام کے کسی عمل سے پیچھے نہیں ہٹنا۔ لوگوں تک اور اپنے گھر میں مسلسل اسلام کی دعوت پہنچانی ہے۔ چاہے آپ کی عمر کم ہے مگر آپ کے حوصلے اسماعیل علیہ السلام کی طرح بلند ہونے چاہئیں۔ کل کو اللہ کا دین ہم سے کسی بھی قسم کی قربانی مانگتا ہے تو ہمیں اسماعیل علیہ السلام کی طرح صبر کرنے والوں میں اپنا شمار کرواتا ہے تاکہ کل کو ہم بھی انبیاء، صالحین اور شہداء کے ساتھ جنتوں میں قیام کر سکیں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام

ایڈیٹر روضۃ الاطفال

فرمانِ الٰہی

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم نے کمائی ہیں اور ان میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالی ہیں اور اس میں سے خراب چیز کا ارادہ نہ کرو، جسے تم خرچ کرتے ہو، حالانکہ تم اسے کسی صورت لینے والے نہیں، مگر یہ کہ اس کے بارے میں آنکھیں بند کر لو اور جان لو کہ بے شک اللہ بڑا بے پرواہ، بے حد خوبیوں والا ہے۔" (البقرہ:267)

(اسامہ سلہری، فیصل آباد)

حدیثِ نبوی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حلال کمائی سے ایک کھجور برابر بھی خیرات کی اور اللہ تک حلال کمائی کی خیرات پہنچتی ہے تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کر لیتا ہے اور خیرات کرنے والے کے لیے اسے اس طرح بڑھاتا رہتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ (خیرات) پہاڑ برابر ہو جاتی ہے۔" (صحیح مسلم)

(علی سفیان سلہری۔ فیصل آباد)

ایڈیٹر
عبدالرحمٰن

خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور
ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سنائیں جی کیا حال احوال ہیں؟؟ آج کل تو آپ لوگوں کی فکر بھی زیادہ رہتی ہے کیونکہ ہر طرف "ڈینگی" کے ہی چرچے ہیں۔ آپ لوگ بھی تو احتیاط نہیں کرتے اور باوجود منع کرنے کے ان جگہوں پر کھیلتے ہیں جہاں اس مچھر کی موجودگی کے امکانات زیادہ ہیں۔ پنجاب حکومت نے تو آپ کی حفاظت کے لیے دس چھٹیوں کا اعلان بھی کیا تھا۔ لاہور میں چونکہ مسئلہ زیادہ ہے اس لیے لاہور کے تمام تعلیمی ادارے بند کروا دیے گئے۔ باقی علاقوں میں بھی لوگ ڈرے سہمے ہوئے ہیں۔

ویسے کیا خیال ہے آپ کو "ڈینگی" سمیت ہر خطرناک چیز سے بچنے کی دعا نہ بتا دی جائے......؟؟ اس دعا کو پڑھنے سے آپ کو کوئی بھی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی کیونکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر صبح اور شام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے تو اسے کسی چیز سے نقصان نہ پہنچے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (ترمذی)

ترجمہ: اللہ کے نام سے، جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

اب جلدی سے اس دعا کو یاد کر لیجیے اور پھر دوسرے بچوں کو بھی یاد کرنے کی ترغیب دیں۔ اس کے ساتھ ایک اور کام کریں تو مزید بہتر ہوگا۔ وہ یہ کہ دارالاندلس کی طرف سے شائع کردہ صبح و شام کی دعاؤں کا کارڈ ہر وقت اپنی جیب میں رکھا کریں۔ صبح اور شام اس کارڈ سے آپ باقی سب دعائیں بھی پڑھا کریں۔ اللہ نے چاہا تو کوئی بھی بیماری یا مصیبت آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ ان شاء اللہ

اسی طرح آپ یقیناً جان چکے ہوں گے کہ ملک پاکستان اس وقت سخت مشکلات کا شکار ہے۔ بالخصوص لاکھوں لوگ سیلاب کی وجہ سے کھلے آسمان تلے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ آپ تو ڈینگی کی وجہ سے چند دن سکول نہیں جا رہے تھے مگر ان بچوں کی تو کتابیں بہہ گئیں حتیٰ کہ سکول بھی پانی میں ڈوب چکے ہیں۔ ان کی اس پریشانی کا احساس کرتے ہوئے آپ نے اول تو ان کے لیے بہت زیادہ دعا کرنی ہے، دوم ان کی مالی مدد کرنے کی کوشش بھی کرنی ہے۔ نہ صرف اپنے جیب خرچ سے ان کے لیے خرچ کریں بلکہ اپنے والدین کو بھی کہیں کہ وہ دل کھول کر سیلاب متاثرین کے لیے فنڈ دیں۔ آپ کے اس فعل سے اللہ رب العزت نہ صرف بہت خوش ہوں گے بلکہ آپ کی ہر معاملے میں مدد بھی کریں گے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب تک کوئی شخص اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے تو اللہ اس کی مدد میں لگا رہتا ہے۔" (مسلم)

اللہ ہمیں ان سیلاب متاثرین کی زیادہ سے زیادہ مدد کی توفیق دے۔ آمین

فرمانِ الٰہی

''جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کشادگی والا، علم والا ہے۔''

[البقرۃ:۲۶۱]

حدیثِ نبوی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی صدقہ کسی مال کو کم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے سے بندے کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور کوئی شخص اللہ کی خاطر نیچا نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ اسے اونچا کر دیتا ہے۔ (مسلم)

ایڈیٹر: علی عمران شاہین
انچارج: محمد الیاس حامد

خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور
ای میل: rozah313@gmail.com آفس: 042-37070857
فیکس نمبر: 042-37362863 ترسیل: 042-35062910 , 0322-4006412

پہلی بات

پیارے بچو! اِن دنوں مچھر بہت کاٹ رہے ہیں میری دعا ہے۔ اے اللہ! میرے ننھے منھوں کو مچھروں کی کاٹ سے بچا کر رکھنا..........اگر کاٹ جائے تو بخار سے محفوظ رکھنا...... (آمین)

لیکن اگر بخار ہو جائے تو بچو گھبرانا نہیں......آپ کے ابو آپ کو فوراً ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں گے۔ دوائی لیں گے۔ آپ کو پیار کر کر کے پلائیں گے۔ آپ کو پھل کھلائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ آپ کو صحت دیں گے۔

پیارے بچو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق بخار یا اور کوئی تکلیف آجائے تو گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خزاں کے موسم میں تیز ہوا چلے تو درختوں کے خشک پتے درختوں سے جھڑتے ہیں اور اڑتے ہوئے دور تک چلے جاتے ہیں...... بچو! آپ یقیناً پوچھیں گے کہ بچے تو گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ ہاں! بچے گناہوں سے پاک ہوتے ہیں مگر ان بیماریوں سے درجات بلند ہو جائیں گے......اور پھر آپ کی امی اور ابو کو بھی تو ثواب خوب ملے گا نا...... جو آپ کو مٹھیاں بھریں گے سر دبائیں گے اپنے پیارے لال کا جب سر میں درد ہوگا۔ دلیہ بنا کر دے گی امی، تم نہ کھاؤ گے تو صابودانے کی کھیر دے گی، وہ بھی نہ کھاؤ گے تو ڈبل روٹی دے گی...... وہ بھی نہ کھاؤ گے تو مونگ کی دال کی کھچڑی بنا کر دے گی......اور ذرا تم بہتر ہوئے تو گوشت کے شوربے میں پھلکا ڈال کر دے گی...... پھر تو مزہ آئے گا۔ اس لیے کہ پھیکے ہوئے منہ کو مرچ اور نمک والا شوربا کھانے کو ملے گا۔

پیارے بچو! جب تم بڑے ہو جاؤ تو پھر ابا جان کو ضرور یاد رکھنا وہ ابا جان کہ جو آج تمہاری بیماری پر پریشان ہو کر آپ کے سب نخرے برداشت کرتا ہے...... کیا خوب فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے کہ باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے چاہے تو اس کی حفاظت کرلے چاہے تو اس کو ضائع کر دے۔ آیئے! عزم کریں کہ جنت کے درمیان کے دروازے کی حفاظت کریں گے یعنی ابا جان کی عزت کریں گے۔

والسلام

آپ کا اپنا

امیر بابا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فرمانِ الٰہی

توبہ: (جس کا قبول کرنا) اللہ کے ذمے (ہے) صرف ان لوگوں کی ہے جو لاعلمی سے برائی کرتے ہیں پھر جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جن پر اللہ پھر مہربان ہو جاتا ہے اور اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔ اور توبہ ان لوگوں کی نہیں جو برے کام کیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آجاتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں نے اب توبہ کر لی اور نہ ان کی ہے، جو اس حال میں مرتے ہیں کہ کافر ہوتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔ (النساء: ۱۸،۱۷)

[جویریہ بتول۔ چکوال]

فرمانِ رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں تو اتنا نقصان نہیں کریں گے جتنا حرص اور جاہ و جلال (دنیاوی سٹیٹس) کی تمنا انسان کی دنیا و آخرت برباد کرتی ہے۔ (ترمذی)

[جمیلہ شوکت، کالیکی گوجرہ]

E.mail: rozaah@hotmail.com

آفس: 042-37070857

ترسیل: 042-7240945

خط و کتابت کیلئے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان الٰہی

دین میں اختلاف کرنے والے

ارشاد باری تعالی

بے شک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین میں اختلافات پیدا کیے اور اگر وہ گروہ گروہ بن گئے تو آپ کو ان سے کچھ سروکار نہیں ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ پھر وہ ان کو بتائے گا جو کچھ وہ کرتے تھے۔

[صائمہ عبدالرؤف، ٹوبہ ٹیک سنگھ]

فرمان نبوی ﷺ

نماز سے بیماری کا علاج

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھوک کے سبب پیٹ میں درد تھا کہتے ہیں میں نے نماز پڑھی پھر آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیا پیٹ کا درد ختم ہو گیا ہے یا نہیں تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا (قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً) [مسند احمد] ''کھڑا ہو نماز پڑھ کیوں کہ نماز میں ہی شفاء ہے۔'' معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے سے اللہ تعالی بڑی مصیبتیں دور کر دیتے ہیں۔

[طیبہ افضل، ملتان]

رَبَّنَا

بخشش اور رحم کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ

[المؤمنون]

''اے اللہ میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔''

[نورین انوار، ناگرہ]

ضروری بات

پیارے بچو!

السلام علیکم

آج عید کا دن ہے، ہم صوبہ سندھ کے ضلع ٹھٹھہ میں ہیں، یہاں سیلاب کے متاثرین کا بہت بڑا کیمپ ہے، جہاں سیکڑوں خاندان آباد ہیں، آپ اسے خیموں کی بستی سمجھ لیں، قطار در قطار بنے خیموں میں بچے، خواتین اور بے سہارا بوڑھے آباد ہیں۔ یہ سب لوگ ٹھٹھہ کے آس پاس کے دیہاتوں بدین اور سجاول کے شہروں اور گوٹھوں کے متاثرین کی بستی ہے، سجاول وہ شہر ہے جہاں چھ فٹ تک پانی گھروں میں داخل ہو گیا تھا، جس سے ان لوگوں کا سب کچھ ختم ہو گیا۔ بے چارے اپنی جان بچا کر مشکل سے یہاں تک آئے تھے۔ یہ بستی ''فلاح انسانیت فاؤنڈیشن'' نے آباد کی ہے، فلاح انسانیت کے کارکن روز انھیں پکا پکایا کھانا دیتے ہیں، دوا اور علاج ہر طرح کی سہولت مہیا کر رہے ہیں۔ آج عید کے روز انھیں درد دل رکھنے والے انسانوں نے ان دکھی انسانوں کو خوشیاں دینے کے لیے، ان کے لیے نئے کپڑے، مٹھائی اور کھانے کا انتظام کیا ہے، ہم کراچی سے یہاں یحیٰی مجاہد بھائی کے ساتھ آئے ہیں۔ فلاح انسانیت سندھ کے چیئرمین شاہد بھائی، ابو مجاہد ندیم اور عبدالمعیز بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ ویسے تو فلاح انسانیت کے سیکڑوں کارکن یہاں موجود ہیں جو سیلاب سے بے گھر ہونے والے متاثرین کے لیے ''عید گفٹ'' لے کر آئے ہیں۔ اور انہیں کھانا اور مٹھائی تقسیم کر رہے ہیں۔

پیارے دوستو! فلاح انسانیت نے آج کے روز 60 ہزار متاثرین کے لیے کھانے کا انتظام کر رکھا ہے، مٹھائی کپڑے اور جوتے بھی ان متاثرین کو دیے جا رہے ہیں، ہم نے یہاں ان سب کے ساتھ بستی میں ہی عید کی نماز ادا کی اور بہت سے متاثرین سیلاب سے ان کی داستانیں بھی سنی ہیں، بچوں کے ساتھ عید بھی منائی اور انھیں عیدی بھی دی۔ عیدی اور نئے کپڑوں کی خوشی میں ہنستے مسکراتے بچے بھول ہی گئے ہیں کہ ان پر کیا گزر گئی ہے۔

دوستو! ان سب دکھی چہروں پر چند لمحوں کے لیے خوشیاں بکھر گئی ہیں اور وہ خوش نظر آ رہے ہیں، لیکن ان میں سے بہت سے اب بھی اداس ہیں، یقیناً ان کے ساتھ جو بیتی ہے وہ کسی بھی بڑے عذاب سے کم نہیں۔ یہاں موجود ہر فرد کی اپنی دکھ بھری کہانی ہے، ہم ان سب حالات و واقعات کو آئندہ شمارے میں تفصیل سے بیان کریں گے، تا کہ آپ بھی جان سکیں کہ ان لوگوں کی عید کیسی گزری، یقیناً آپ بھی اپنے اپنے گھروں میں عزیز و اقارب کے ساتھ خوشیوں میں مگن ہوں گے اور خوب عیدی موصول کر رہے ہوں گے، اللہ رب العزت آپ سب کو خوش رکھے اور اپنے دین کا سپاہی بنائے ''روضۃ الاطفال'' اور ہمارے ساتھ موجود ان سب بچوں کی طرف سے آپ کو بہت بہت عید مبارک ہو۔

والسلام

آپ کا بھائی

عبدالوارث ساجد

E.mail: rozaah@hotmail.com

آفس: 042-38720257

ایڈیٹر: 0321-4275767 ترسیل: 042-7240945

خط و کتابت کیلئے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی

نبی اکرم ﷺ کے سامنے ادب سے بولو!

مومنو! (کسی بات کے جواب میں) اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے پہلے نہ بول اٹھا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ سنتا، جانتا ہے۔

اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

[یعقوب کھرل، فورٹ عباس]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو...... اور تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور آپس میں گروہ گروہ نہ ہو جاؤ...... اور تم میں ایک ایسا گروہ ہونا ضروری ہے جو بلاتا رہے خیر کی طرف اور وہ حکم کرتے ہوں اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہوں برے کاموں سے، یہ لوگ پورے پورے کامیاب ہیں۔"

[حمنہ بنتِ ماسٹر عبدالغفور زاہد، ٹبی بنڈالہ]

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص دور کرے کسی مسلمان کی تکلیف دنیا میں، تو دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف قیامت کے دن، جو شخص آسانی کرے کسی تنگ دست پر دنیا میں، تو آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں ہیں، جو شخص پردہ پوشی کرے کسی مسلمان کی دنیا میں تو پردہ پوشی کرے گا اللہ دنیا اور آخرت میں، اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندہ کی حفاظت کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔

(ترمذی ج ۲)

[حمنہ بنتِ ماسٹر عبدالغفور زاہد، ٹبی بنڈالہ]

ضروری بات

السلام علیکم!

پیارے دوستو! یہ شمارہ دیکھ کر آپ ضرور چونک جائیں گے، لو آپ تو "ضروری بات" پر ہی چونک گئے، حیران تو آپ ٹائٹل اور اس پر لکھا "حرمتِ رسول نمبر" دیکھ کر ہی ہو گئے ہوں گے اور یہ سوچ رہے ہوں گے کہ بھائی یہ کیا ماجرا ہے؟ نہ بتایا نہ سنایا اور سیرت پر "خاص نمبر" ایسے بھی بھلا ہوتا ہے خاص نمبر کے لیے تو اعلان کیا جاتا ہے پھر تحریریں آتی ہیں تب جا کر شمارہ مرتب ہوتا ہے مگر یہاں تو رسالہ ہاتھ میں آیا تو پتا چل رہا کہ خاص نمبر ہے۔ ارے بھائی حیران ہونا چھوڑیئے، ہے تو یہ روضۃ الاطفال "سیرت نمبر" ہی مگر اس کے لیے ہمیں اعلان اس لیے نہیں کرنا پڑا کہ پچھلے کچھ عرصے سے بہت سے بچوں کی تحریریں ایسی جمع ہو چکی تھی جو پیارے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کے متعلق تھی بس بیٹھے بٹھائے ذہن میں یہ خیال کوندا گیا ہم نے تھوڑی سی محنت سے آپ کے لیے یہ خاص نمبر پر مشتمل پرچہ تیار کر دیا یقیناً آپ کو یہ پسند آئے گا اور آپ رمضان کے بابرکت مہینے میں پیارے نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے اوراق سے فائدہ اٹھائیں گے۔ ایک تو پیارے نبی اکرم ﷺ کی پیاری زندگی کے حالات اور اوپر سے رمضان کا مہینہ ہے نا خوشی والی بات۔

پیارے بچو! رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ تیزی سے گزر رہا ہے۔ اللہ کی وہ رحمتیں برکتیں جو اس ماہ میں نازل ہوتی ہیں ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ہم نے اسی مناسبت سے اس شمارے میں رمضان اور عید تحریریں بھی شامل کر دی ہیں۔ اس شمارے میں شامل تحریروں سے ہمیں ماہِ رمضان اور عید کے ایام متعلق بھی راہنمائی ملے گی کہ ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ یہ دن کیسے گزارے تھے۔

پیارے دوستو! اس مہینے میں ہمیں اپنے بھائیوں کے دکھ درد کو بھی سامنے رکھنا چاہیے ان پر جو آفت آئی ہے اس میں ان کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہیے وہ ان کی مدد کر کے ہو یا کسی بھی اور طریقے سے۔ ان کے دردوں پر دوا رکھنا ہمارا ہی فرض ہے عید کے لمحات میں بھی ہمیں ان بھائیوں کو نہیں بھولنا چاہیے اللہ رب العزت ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

والسلام

آپ کا بھائی

عبدالوارث ساجد

خط و کتابت کیلئے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

E.mail: rozaah@hotmail.com

آفس: 042-38720257

ایڈیٹر: 0321-4275767 ترسیل: 042-7240945

میٹھے بول

السلام علیکم

پیارے بچو

کیا حال ہے؟ امید ہے خیریت سے ہونگے اور دن میں گرمی رات میں سردی کے مزے لوٹ رہے ہونگے چند دن اپنے قارئین سے بات نہ ہو تو ایسا لگتا ہے جیسے کئی سال ہی گزر گئے ہیں بات کیے ہوئے چلیں آج پھر آپ سے چند اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں جن پر آپ نے خود بھی عمل کرنا ہے اور اپنے دوستوں کو بھی بتانی ہیں ایک مؤمن جو ہوتا ہے نا وہ ہر وقت کوئی نہ کوئی نیکی کا کام تلاش کر رہا ہوتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کیا جاسکے اور جیسے ہی موقع ملتا ہے وہ اس نیکی کو کر گزرتا ہے اور اپنے نامہ اعمال میں اچھے کام کا اضافہ کر لیتا ہے اور گناہ سے وہ ہر ممکن حد تک بچنے کی کوشش کرتا ہے پیارے بچو ہماری زندگی بہت ہی زیادہ قیمتی ہے یہ جو ہمیں دنیا کی زندگی ملی ہے ایک امتحان کے طور پہ ملی ہے اسکی قدر وہی لوگ کرتے ہیں جن کے دلوں میں قیامت کے دن اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر ہوتا ہے پھر وہ لوگ نمازوں کی پابندی کرتے ہیں، نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، سلام کو عام کرتے ہیں، لوگوں کیلئے آسانیاں پیدا کرتے ہیں، بے سہارا لوگوں کی مدد کرتے ہیں، مسجدوں سے دل لگاتے ہیں، اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹاتے ہیں یہی لوگ ہیں جن سے اللہ راضی ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں ان کیلئے جنت کا اعلان کرتا ہے تو پیارے بچو اس چار دن کی زندگی کی قدر کیجئے وہ سارے کام کر کے جن سے ہمارے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں

اجازت چاہتے ہیں

والسلام
آپ کے اپنے
بھیا جی
ایڈیٹر

نگران راشد علی | مدیر اعلیٰ جنید الرحمن | مدیر احمد طیب | شیخ ایوب نے دارالاندلس پرنٹنگ پریس سگیاں پل لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

PO BOX# 102, GPO, LAHORE
rozatulatfaal.official
rozatulatfaal.pak@gmail.com
0311-6397264

فی شمارہ سالانہ رجسٹریشن مبلغ 250 روپے
0322-4336456 برائے رابطہ سرکولیشن منیجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میٹھے بول

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

پاکستان وجود میں آئے ستر سال مکمل ہو چکے ہیں۔ بڑی محنتوں اور کاوشوں کے بعد ملک پاکستان ہمیں ملا تھا، لاکھوں قربانیاں دی تھیں، ہمارے بزرگوں نے اپنی جانیں پیش کر کے یہ آزاد ملک حاصل کیا تھا، ہمارے پیارے قائد محمد علی جناح رحمہ اللہ نے اپنے پختہ ارادے اور عزم کے ساتھ تقسیم ہند کا مشکل ترین کام کر دکھایا۔

پیارے بچو! اب اس چمن کی آبیاری ہمارے ہاتھوں میں ہے ہم نے اپنے پیارے وطن کو مضبوط و مستحکم بنانا ہے۔ اپنا جائزہ لینا ہے کہ کہیں میں خود جانے انجانے میں اپنے وطن کو نقصان تو نہیں پہنچا رہا؟ کیا میں اپنے وطن کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھتا ہوں؟ کیا میں اپنے پیارے وطن کے قوانین کی پاسداری کرتا ہوں؟ کبھی میں نے ٹریفک سگنل کی خلاف ورزی تو نہیں کی؟ کیا کبھی میں نے اپنے ہم وطنوں کو آپس میں لڑتے دیکھا تو چھڑوایا یا ان کو لڑنے کیلئے اور نقصان کرنے کیلئے چھوڑ دیا؟

یہ سب وہ سوالات ہیں جنکا جواب ہم خود سے لیکر اپنی اور معاشرے کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ اور اپنے پیارے چمن کی رکھوالی میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

14 اگست یوم آزادی آنے والا ہے اس دن کی نسبت سے خود بھی اور اپنے دوستوں کو بھی آگاہ کریں اور بتائیں کہ کس طرح ہم اپنے بزرگوں کی قربانیوں کی لاج رکھتے ہوئے اپنے وطن کو مضبوط و مستحکم بنا سکتے ہیں۔

پاکستان زندہ باد...... پاک فوج پائندہ باد

والسلام

آپ کے اپنے بھیا جی
ایڈیٹر

نگران راشد علی، مدیر اعلیٰ جنید الرحمٰن، مدیر احمد طیب | شیخ ایوب نے دار الاندلس پرنٹنگ پریس سگھیاں پل لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

PO BOX # 102, GPO, LAHORE
rozatulatfaal.pak
rozatulatfaal.pak@gmail.com
0311-6397264

فی شمارہ سالانہ رجسٹریشن مبلغ 250 روپے
برائے رابطہ سرکولیشن منیجر 0322-4336456

فرمانِ الٰہی

اللہ کی راہ میں خرچ

”جو لوگ اپنے مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں پھر انہوں نے جو خرچ کیا اس کے پیچھے نہ کسی طرح کا احسان جتلاتے ہیں اور نہ کوئی تکلیف پہنچاتا ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اچھی بات اور معاف کر دینا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے پیچھے کسی طرح کا تکلیف پہنچانا ہو اور اللہ بہت بے پرواہ ہے حد بردبار ہے۔“ (البقرۃ:262)

(عثمان بن خالد مرجالوی۔ فیصل آباد)

حدیثِ نبوی ﷺ

برابر اجر

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا تو اس کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جتنا ہدایت کی پیروی کرنے والوں کو ملے گا اور یہ اجر ان کے اجروں سے کچھ کمی نہیں کرے گا اور جو کسی کو گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس پر ان تمام لوگوں کے گناہوں کا بھی اتنا ہی وبال ہوگا جتنا برائی کی پیروی کرنے والوں کا ہوگا اور یہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہیں کرے گا۔“ (مسلم)

پہلی بات

پیارے بچو! وہ لوگ جو دانشور کہلاتے ہیں۔ انہیں لیڈر بھی کہا جاتا ہے۔ راہبر اور راہنما بھی قرار دیا جاتا ہے۔ قومی ہیروز بھی کہا جاتا ہے۔ ان میں سے اکثر لوگوں سے اور عام لوگوں سے آپ نے سنا ہوگا۔ دھرتی ہماری ماں ہے۔ دھرتی ہندی زبان کا لفظ ہے اور ہندو دھرتی یعنی زمین کو ”دھرتی ماتا“ بھی کہتے ہیں یعنی زمین ان کی ماں ہے۔ ہندو لوگ اس کی پوجا بھی کرتے ہیں۔

میں سوچتا ہوں یہ ہندو لوگ جس کی پوجا کرتے ہیں اس پر چلتے بھی ہیں۔ اسے ہل چلا کر پھاڑتے بھی ہیں۔ اس پر گندگی بھی پھیلاتے ہیں۔ یہ کیسے پجاری ہیں جو اپنی دھرتی دیوی پہ اپنا وہ گند اور غلاظت پھینکتے ہیں جو ان کے جسم سے خارج ہوتا ہے...... ثابت ہوا یہ بے عقل اور جاہل لوگ ہیں۔

افسوس اس وقت ہوتا ہے جب بعض مسلمان بھی زمین اور دھرتی کو ماں کہہ دیتے ہیں۔ وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ ہم مٹی سے بنے ہیں۔ مٹی سے نکلے ہیں اس لیے یہ ہماری ماں ہے۔ میں کہتا ہوں پھر سخت پہاڑوں کو ابا بنالو...... نرم پہاڑوں کو تایا چاچا اور ماما بنالو کیا فضول باتیں ہیں جو بڑے بڑے سمجھدار لوگ کر جاتے ہیں۔

پیارے بچو! ماں ایک ہی ہے۔ زمین کوئی ماں نہیں ہے۔ یہ ظالم لوگ اصلی ماں کی قدر کم کرنے کے لیے زمین کو ماں کہہ دیتے ہیں۔ یہ زمین کے پجاری لوگ ہیں۔ یہ شرک بھی کرتے ہیں تو کس قدر گندہ شرک کرتے ہیں۔ جی ہاں! شرک ہوتا ہی گندہ ہے اور اس گندگی سے بچنا چاہیے۔

پیارے بچو! عقیدہ مضبوط بنالو۔ بخاری میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کعبہ کا طواف کرنے لگے تو حجر اسود کو مخاطب کر کے کہنے لگے:

”اللہ کی قسم! تو ایک پتھر ہے۔ نہ کوئی نفع دے سکتا ہے۔ نہ کوئی نقصان دے سکتا ہے اور اگر میں نے اللہ کے رسول کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپ ﷺ تجھے چوم رہے ہیں تو تجھے بالکل نہ چومتا۔“

اللہ اللہ! یہ ہے مضبوط عقیدہ کہ حجر اسود جنت سے آیا۔ اسے حضرت محمد ﷺ نے چوما۔ کیا بات ہے اس کی عظمت کی مگر نفع و نقصان دینے کا اختیار صرف اللہ کو ہے۔ کسی پتھر، درخت، زمین کو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی مضبوط عقیدہ اور ایمان عطا فرمائے جیسا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تھا۔

(آمین)

والسلام

آپ کا **امیر بابا**

چیف ایڈیٹر: امیر بابا
ایڈیٹر: محمد الیاس حامد
خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور
ای میل: rozah313@gmail.com آفس: 042-37070857
فیکس نمبر: 042-37362863 ترسیل: 042-37150890

ضروری بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے بچو! ایک ماہ بعد ربیع الاول کا مہینا آنے والا ہے۔ اسی مہینے میں وہ مبارک دن آنے والا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی محبوب ترین ہستی کو انسانیت کی ہدایت کے لیے اس جہاں میں بھیجا۔ نبی کریم ﷺ کا ایک نہایت بلند مرتبہ وعظمت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے جو پیغمبر اور نبی زمین پر اللہ پاک کی وحدانیت کا درس لے کر انسانوں میں آتے رہے، وہ کئی قوموں کو راہ راست پر لانے کا سبب ضرور بنے لیکن پیارے نبی محمد ﷺ نہ صرف انسانیت بلکہ تمام عالمین کے لیے رحمت بن کر آئے اور ان کے بعد نبوت کا در ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا۔ پیارے بچو! ہم اللہ کے اسی محبوب نبی ﷺ کے پیروکار ہیں کہ جن کا درس، انسانیت تا قیامت عالمین کے لیے روشن چراغ ہے یہی وہ چراغ ہے جسے بجھانے کے لیے کافر سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں لیکن وہ جس قدر کوشش کرتے ہیں اس کی روشنی اتنی ہی اور زیادہ پھیل رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ حسد اور غصے میں اپنے اندر ہی کڑتے رہتے ہیں اور یہی اسلام دشمنی انھیں شیطانی کام پر اکساتی ہے اور وہ پیارے نبی اکرم ﷺ کی توہین اور قرآن کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ کا درس ہدایت تو سب کی بھلائی کے لیے ہے۔ بچو! کبھی ہم نے سوچا ہے کہ جو درس نبی پاک ﷺ نے ہمیں قرآن کے ذریعے دیا...... ہم نے اس پر عمل کیا...... اور اگر کیا تو کیا ہمارا عمل اور ہماری زندگیاں اس درس پر پوری اترتی ہیں۔ جواب ہاں میں ہے تو سجدۂ شکر بجا لائیے...... اور ہمیشہ اس راہ پر چلنے کی کوشش کریں...... اور اگر جواب کا رخ دوسرا ہو تو پھر عہد کریں کہ ربیع الاول کے ماہ مبارک میں نبوت کامل کا جو چراغ جلا ہے ہمیشہ اس کی روشنی میں اپنے اعمال کو خوب سے خوب تر کریں گے (آمین)

ہم گزشتہ روضۃ الاطفال میں "حرمتِ رسول نمبر" کا اعلان کر چکے ہیں۔ پیارے نبی اکرم ﷺ کی پیاری تعلیمات جاننے اور رحمۃ اللعالمین ﷺ کی حرمت کے جانثاروں سے آگاہی کے لیے یہ "خاص نمبر" بہت اہم ہوگا۔ ہم نے سوچا ہے کہ اس شمارے کو ایک تاریخی شمارہ بنائیں جس کے لیے ہمیں آپ کی بھرپور مدد کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ مدد اگر تحریر کی شکل میں ہے تو بروقت ہونی چاہئے کیونکہ اس کے بعد تیاری میں ایک مشکل عرصہ درکار ہوگا۔ اس بار بھی ہم نے خاص طور پر "حرمتِ رسول نمبر" کا ذکر اسی لیے کیا کہ جن دوستوں نے تحریریں نہیں بھیجی وہ جلد ارسال کر دیں۔ اور جو ابھی تک سوچ رہے ہیں وہ آج ہی لکھنا شروع کریں تا کہ یہ کام جلد اور عمدہ طریقے سے مکمل ہو جائے۔

آپ کی تحریروں اور تجاویز کا انتظار رہے گا۔

والسلام

آپ کا بھائی

عبدالوارث ساجد

فرمانِ الٰہی

نافع مند تجارت

جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے، نماز قائم کرتے اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے اس میں سے خفیہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کبھی خسارہ نہ ہوگا تا کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کا پورا پورا اجر دے اور اپنی مہربانی سے کچھ زیادہ بھی دے بلاشبہ وہ معاف کرنے والا قدردان ہے۔ (فاطر: ۲۹، ۳۰)

[حبیب الرحمٰن قصوری]

حدیثِ نبوی

جنت میں داخلے جامع پیکج

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جب آپ کے دیدار سے فیض یاب ہوتا ہوں تو میرا جی خوش ہو جاتا ہے اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں، آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتا دیں آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔" میں نے عرض کی: مجھے ایسا کام بتا دیں جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ① سلام پھیلاؤ، ② کھانا کھلاؤ، ③ صلہ رحمی کرو، ④ رات کو قیام کرو جب لوگ سو رہے ہوں، ⑤ پھر سلامتی کے جنت میں داخل ہو جاؤ۔" (مسند احمد)

[عاقبہ، صبیحہ، سمیرا عبدالغنی، بہاول پور]

E.mail: rozaah@hotmail.com

آفس: 042-37070857

ایڈیٹر: 0321-4275767 ترسیل: 042-7240945

خط و کتابت کیلئے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلی بات

پیارے ننھے منے ساتھیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تبارک وتعالیٰ سے امید کرتے ہیں کہ آپ خوش وخرم، ہنستے مسکراتے، کلیوں اور پھولوں کی طرح چہکتے اور مہکتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی ہے کہ وہ مالک الملک آپ کو ہمیشہ خوش اور ہنستے مسکراتے ہی رکھے اور آپ سے ہر طرح کی پریشانی اور تکلیف کو دور رکھے۔

آپ جانتے اور خوب جانتے ہوں گے کہ رمضان المبارک کا مبارک اور مقدس مہینہ ہمارے اوپر سایہ فگن ہے اور ہم سب اس کی تیاری میں مصروف ہیں کہ اس رمضان میں کھانے پینے، سحری افطاری کی دیگر اشیاء کو جمع کرلیا جائے تاکہ روزے آسانی سے رکھ سکیں اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوشنودی کے طلبگار یقیناً اپنی کمر کس چکے ہوں گے کہ اس دفعہ اس رمضان سے خوب فائدہ اٹھائیں اور اپنی خطاؤں اور غلطیوں کو اللہ میاں سے معاف کروالیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ بھی اس ماہ مقدس میں کہ جسے نیکیوں کا موسم بہار کہتے ہیں، خوب فائدہ اٹھانے کی تیاری میں مصروف ہیں۔ ایک مسلمان کی اس سے بڑھ کر اور کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے ..... کہ اللہ تعالیٰ اسے پھر روزوں جیسی نعمت سے نوازے اور وہ اس میں خوب نیکیاں کرکے اپنے خالق اور مالک کو خوش کرکے اپنی آخرت کا سامان بنالے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ ان مبارک لمحات میں اپنی دعاؤں میں مجاہدین کو بھی خصوصی یاد رکھیں۔ جو ہمارے اور اسلام کے دفاع میں مصروف ہیں اور جو اس گلشن کی آبیاری کے لیے خون پسینہ بہا رہے ہیں۔

اس کے علاوہ آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے شمارے میں بھی تذکرہ کیا تھا کہ آزادی نمبر کے حوالے سے اچھی اچھی تحریریں جلد از جلد ارسال کریں۔ اس سے اگلا شمارہ آزادی نمبر ہوگا۔ آج کے لیے اتنا ہی کافی، باقی پھر سہی۔ ان شاء اللہ

اللہ ہمارا حامی وناصر ہو۔

آپ کا بھائی

محمد الیاس حامد

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی، یہ لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت نہ کی تمہارا ان کی دوستی سے کوئی تعلق نہیں، یہاں تک کہ ہجرت کریں اور اگر وہ دین کے بارے میں آپ سے مدد مانگیں تو آپ پر مدد کرنا لازم ہے مگر اس قوم کے خلاف کہ آپ کے اور ان کے درمیان کوئی معاہدہ ہو اور اللہ جو کچھ تم کررہے ہو اسے خوب دیکھنے والا ہے۔'' (انفال: 72)

(عثمان بن خالد مرجالوی)

حدیثِ نبوی ﷺ

''دو کلمے جو رحمان کو بہت پیارے ہیں، زبان پر بہت ہلکے، ترازو میں بہت بھاری ہیں۔'' یہ ہیں ((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ)) یعنی ''میں اللہ کا پاک ہونا بیان کرتا ہوں اور اس کی حمد کے ساتھ اللہ کا پاک ہونا بیان کرتا ہوں جو بہت بڑائی والا ہے۔'' (بخاری)

(زبیر بن خالد مرجالوی)

چیف ایڈیٹر: امیر بابا
ایڈیٹر: محمد الیاس حامد

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور
ای میل: rozah313@gmail.com آفس: 042-37070857
فیکس نمبر: 042-37362863 ترسیل: 042-37150890

فرمانِ الٰہی

''جس کی طرف وہ منہ پھیرنے والا ہے، سو نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، تم جہاں کہیں ہو گے اللہ تمھیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

(البقرہ:148)

(خدیجہ شاہین 461 گ ب)

حدیثِ نبوی

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد والے دن ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، بتلایئے! اگر میں کافروں کے ہاتھوں مارا جاؤں (شہید ہو جاؤں) تو میں کہاں جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں'' پس اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں پھینک دیں، پھر (نہایت بے جگری سے) لڑا حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔''

(بخاری و مسلم)

(شعیب امتیاز۔ فیضان خالد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جی پیارے بچو!

کیا حال چال ہیں؟ حال چال تو ٹھیک ہی ہوں گے لیکن غصے سے بھرپور ہوں گے۔ ہے ناں!

......جی ہمیں پتہ ہے ایک ماہ کے بعد روضۃ الاطفال مل رہا ہے لیکن کیا کریں عید کی چھٹیاں تھیں نا بس اس لئے آپ سب نے عید منائی ہے تو ہمیں بھی تو منانی تھی لیکن پھر بھی معذرت۔ امید ہے آپ بڑی شدت سے اس کا انتظار کر رہے ہوں گے۔

عید کے بعد سکول کھل چکے ہیں، پھر سے وہی پڑھائی کا سلسلہ، وہی روز صبح سکول جانا اور وہی بہانے...... مطلب سکول نہ جانے کی کوشش۔ لیکن سکول تو اب آپ کو جانا ہی پڑے گا کیونکہ امت مسلمہ کو ایسے افراد کی شدید ترین ضرورت ہے جو اس دنیا کا علم جانتے ہوئے اسلام کی خدمت کا فریضہ انجام دے سکیں۔ یعنی ایسے افراد جو دین و دنیا دونوں کے علوم جانتے ہوں۔

آپ ان شاء اللہ اسلام کے مجاہد اور خادم ہیں اور اگر آپ اس نیت کے ساتھ سکول جائیں گے کہ حاصل ہونے والے علم کو اسلام کے دفاع اور خدمت کے لئے استعمال کریں گے تو آپ کا سکول جانا اور علم حاصل کرنا بھی ان شاء اللہ باعث اجر و ثواب ہے۔ اب زور و شور کے ساتھ پڑھائی کرنی ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کر سکیں اور دین اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو

آمین

والسلام

کپڑے پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ (ابوداؤد، سنن ترمذی)

تمام تعریفات اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور اس نے مجھے (یہ کپڑا) میری کسی طاقت اور قوت کے بغیر عطا فرمایا۔

ربنا

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے بچو! آپ نے امتحان دے لیے۔ کچھ بچوں کے نتیجے نکل آئے اور کچھ کے چند دنوں تک نکل آئیں گے۔ جن بچوں نے محنت کی' اساتذہ کی عزت کی اور ان سے دل لگا کر تعلیم حاصل کی۔ گھر میں بھی تیاری کرتے رہے' وہ امتحانات کے نتائج دیکھ کر خوش ہیں اور خوش ہوں گے۔ بعض وہ ہیں جو اپنی کلاس میں اول آئے' بعض وہ ہیں جو اپنے ادارے میں پوزیشن لیں گے۔ بعض وہ ذہین ترین طلباء بھی ہوں گے جو بورڈ میں پوزیشن حاصل کریں گے۔

پیارے بچو! اچھے نمبروں میں پاس ہونے والے اور پوزیشن لینے والے خوش ہوں گے۔ سب کو اپنے نمبر بتاتے ہوں گے۔ ان کے امی اور ابو مٹھائیاں بانٹتے ہوں گے۔ دعوتیں کرتے ہوں گے۔ ماں باپ بڑے فخر سے بتاتے ہوں گے کہ میرے بیٹے نے' میری بیٹی نے اتنے اچھے نمبر لیے۔

پیارے بچو! اچھی پوزیشن لے کر آپ آگے چل کر زندگی کی پوزیشن اچھی بنالیں گے۔ افسر بن جائیں گے۔ اچھے تاجر بن جائیں گے۔ پیسے زیادہ ملیں گے۔ جیب بھری ہوگی تو زندگی خوشحالی سے گزر جائے گی۔ مگر یہ زندگی زیادہ سے زیادہ سو سال چل جائے گی۔ عام طور پر تو حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ ﷺ کے امتیوں کی عمریں 60 سے 70 سال کے درمیان ہیں۔

یوں 30,25 سال تو پڑھتے ہوئے گزر گئے یعنی آدھی زندگی تو یوں گزر گئی...... باقی آدھی زندگی 35,30 سال بھی پل جھپکنے میں گزر جائے گی۔ ویسے تو لمحہ بھر کی خبر نہیں...... جی ہاں! اچھی زندگی گزارنے کے لیے 35,30 سال اچھے بسر کرنے کے لیے خوب محنت کرنا چاہیے۔ یہ اچھی بات ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ اس زندگی کے لیے تو یقیناً زیادہ محنت کرنا ہوگی جس کا دورانیہ 'ہزار سال ...... لاکھ سال...... نہیں نہیں...... کروڑ اور اربوں کھربوں سال بھی نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے...... اس اچھی زندگی کو بسر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو امتحان گاہ بنایا ہے۔ قیامت کے دن نتیجہ سنایا جائے گا جو شخص کامیاب ہوگیا وہ ہر ایک کو نتیجہ دکھاتے ہوئے خوش ہوگا اور کہے گا...... دیکھو! میری پوزیشن۔

پیارے بچو! آخرت میں اچھی پوزیشن لینے کے لیے پانچ وقت کی نماز ضرور پڑھو۔ قرآن مجید ناظرہ اور پھر ترجمہ سے پڑھو۔ ماں باپ' اساتذہ اور بڑوں کی عزت کرو۔ جی کر کے بولو۔ جھوٹ کے قریب نہ جاؤ۔ اچھی پوزیشن مل جائے گی۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری سب کی پوزیشن دنیا میں اچھی اور آخرت میں بہت اچھی کر دے۔ (آمین)

آپ کا خیر خواہ

امیر بابا

چیف ایڈیٹر روضۃ الاطفال

فرمانِ الٰہی

اے ایمان والو! نہ تو اللہ اور رسول ﷺ کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔ اور تم ان باتوں کو جانتے ہو اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور (تمہاری) اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ اللہ کے پاس (نیکیوں کا) بڑا اجر ہے۔

(الانفال: 28 تا 26)

محمد اعظم، چک 294/H-R مروٹ، فورٹ عباس

حدیثِ نبوی ﷺ

دو آنکھیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' دو آنکھیں ہیں' جنہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی' ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے رو پڑی اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔ (جامع ترمذی)

(سید علی عبدالرحمٰن' سید عثمان عبداللہ۔ ڈپٹی والا بھوآنہ)

محمد الیاس حامد ایڈیٹر روضۃ الاطفال
E.mail: rozaah@hotmail.com
آفس: 042-37322572
ترسیل: 042-7240945 فیکس نمبر: 042-37362863
خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

پہلی بات

پیارے بچو! سردی رخصت ہورہی ہے اور گرمی آرہی ہے۔ یوں اس موسم کے آنے جانے میں فروری کے آخری پندرہ دن، مارچ کا مہینہ اور اپریل کے ابتدائی دن...... یعنی کل ملا کر تقریباً دو ماہ بنتے ہیں...... یہ دو مہینے موسم بہار کے ہوتے ہیں اس موسم میں پھول کھلتے ہیں نرم نرم ہوائیں چلتی ہیں بارش بھی خوب مزہ دیتی ہے ...... جب دن نکھرتا ہے تو وہ بھی لطف دیتا ہے اور بچے بھی خوب مزے لیتے ہیں اس لیے کہ موسم بڑا شاندار ہوتا ہے کھیلتے کھودتے بچے بھی پیارے لگتے ہیں، بچہ تو جانور کا بھی بڑا خوبصورت ہوتا ہے۔ انڈے سے جب چوزہ نکلتا ہے تو وہ بھی بڑا ہی پیارا لگتا ہے بطخ کا بچہ جب ٹب میں تیرتا ہے تو دل کو بہت بھاتا ہے الغرض ہر جاندار کا بچہ خوبصورت ہوتا ہے۔ مگر انسان کا بچہ تو حسن اور خوبصورتی کا شاہکار ہوتا ہے۔

پیارے بچو! جب بہار کا موسم آتا ہے تو میرا دل بے چین ہو جاتا ہے میں دکھی ہونا شروع ہو جاتا ہوں...... آپ سوچتے ہوں گے کہ امیر بابا خود ہی موسم بہار کی باتیں کر رہے ہیں اور پھر دکھ اور غم کا اظہار بھی کر رہے ہیں...... آخر کیوں......؟

پیارے بچو آپ کا امیر بابا غمگین اس لیے ہو رہا ہے کہ اس موسم میں کہیں ہمارے حکمران پتنگ بازی کی اجازت نہ دے دیں۔ میں یہ سوچ کر دکھی ہو جاتا ہوں۔ کیونکہ پتنگ بازوں نے پتنگ اڑانا شروع کر دی تو پیارے پیارے بچے ذبح ہونا شروع ہو جائیں گے۔ پتنگ دھاتی ڈور والی آسمان میں اڑتی ہوئی تلوار ہے یہ تلوار جب زمین پر گرتی ہے تو بچے ذبح کر دیتی ہے وہ پیارے بچے مجھے نہیں بھولتے جو اپنے ابو جان کے موٹر سائیکل پر آگے بیٹھے ہوتے ہیں پیچھے ان کی ماں ہوتی ہے۔ اچانک ڈور کا دھاتی خنجر پھرتا ہے اور بچے کی شہ رگ کاٹ دیتا ہے بچہ ماں باپ کے سامنے ذبح ہو کر، تڑپ تڑپ کر اپنے اللہ کے پاس چلا جاتا ہے۔

پیارے بچو! پنجاب کا سابق گورنر جو قتل ہو چکا وہ بھی پتنگ اڑانے کے لیے زور لگاتا رہا موجودہ گورنر لطیف کھوسہ کی بھی یہی کوشش ہے مگر امید یہی ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف اس کی اجازت نہیں دیں گے موجودہ وزیر اعلیٰ بچوں سے بڑا پیار کرتے ہیں طلباء سے محبت کرتے ہیں وہ ضرور طالب علم بچوں کا خیال رکھیں گے (ان شاء اللہ)

پیارے بچو ہندوؤں کے مذہبی راہنماؤں کو سادھو اور پنڈت کہا جاتا ہے۔ بسنتی رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں اور موسم بہار میں پتنگیں اڑاتے ہیں انہی کی نقل کر کے ہمارے نام نہاد روشن خیال اور بے شرم قسم کی عورتیں یہی بسنتی لباس پہنتی ہیں ڈانس کرتی ہیں ڈھول بجتے ہیں ہندو گلوکاروں کے گانے گائے جاتے ہیں اور پھر ان پتنگوں کی ڈوروں سے گلے کٹتے ہیں۔

پیارے بچو آیئے عزم کریں کہ آپ یہ پتنگ نہیں اڑائیں گے ہندو ظالم فوجی جو ہمارے کشمیری بچوں کو شہید کرتا ہے وہ پتھر بھی ٹائر کو مارے تو جواب میں گولی لگتی ہے۔ آپ ایسے ہندو کی رسم پر عمل کر کے بچوں کے گلے بھی نہیں کاٹیں گے اور اللہ کو ناراض بھی نہیں کریں گے۔ آیئے! اپنے اللہ سے پتنگ نہ اڑانے کا وعدہ کریں اللہ سب بچوں کو سلامت رکھے۔

آپ کا اپنا

امیر بابا

فرمانِ الٰہی

''ان لوگوں سے کہیے بھلا بتلاؤ تو سہی کہ اللہ نے تمہارے لیے جو کچھ رزق بھیجا تھا پھر تم نے اس کا کچھ حصہ حرام کچھ حلال قرار دے لیا آپ پوچھیے کہ کیا یہ حلال و حرام کرنے کا اللہ نے تمھیں حق دیا تھا یا پھر تم خود اپنی طرف سے ہی اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہو۔ اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہو جن کا اللہ تعالیٰ نے حق نہیں دیا۔''

(سورۃ یونس: ۵۹، ۶۰)

اسد اللہ شاکر...... اوکاڑہ

حدیثِ نبوی

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے سامنے جہنم کی آگ کو لایا گیا جس وقت تم نے مجھے دیکھا کہ میں دوران نماز تھوڑا سا پیچھے ہٹا کہ کہیں اس کی جھلسا دینے والی آگ مجھے نقصان نہ پہنچا دے۔ حتیٰ کہ میں نے اس میں مڑھی لاٹھی والے کو بھی دیکھا جو اپنی آنتوں کو جہنم میں کھینچ رہا تھا اس کا جرم یہ تھا کہ ٹیڑھے سرے والی لاٹھی کے ساتھ حاجیوں کا سامان چراتا تھا' گزرتے ہوئے لاٹھی کے مڑھے سرے کے ساتھ کسی حاجی کا سامان وغیرہ اچک لیتا' اگر حاجی کو پتا چل جاتا تو اسے کہتا کہ تمھارا سامان بغیر ارادہ میری لاٹھی کے ساتھ اٹک گیا تھا اور اگر حاجی کو خبر نہ ہو پاتی تو وہ سامان لے کر چلا جاتا۔'' (صحیح مسلم)

فضہ شاکر...... اوکاڑہ

E.mail: rozaah@hotmail.com
آفس: 042-37070857
ترسیل: 042-7240945
فیکس نمبر: 042-37362863
خط و کتابت کیلیے
پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

پہلی بات

پیارے بچو! سردی کا موسم جا رہا ہے۔ لحاف میں لیٹنے کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اب کھلے کھلے دن آ رہے ہیں۔ بہار کے دن قریب ہیں۔ آغاز ہوا چاہتا ہے۔ اب تو آپ مزے مزے سے زیادہ کھیلیں گے۔ مگر خبردار! اخروٹ نہیں کھیلنے۔ گولیاں یا بانٹے بھی نہیں کھیلنے۔ ان کھیلوں میں برائی یہ ہے کہ جسم کی ورزش بھی نہیں ہوتی اور جوئے کی عادتیں پڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ جو بچے بچپن میں اپنے ساتھیوں سے اخروٹ جیت کر خوش ہوتے ہیں۔ بڑے ہو کر وہ پیسے جیت کر خوش ہوتے ہیں اور پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ سب کچھ ہروا کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ جوئے میں پیسے گئے۔ پھر مکان گیا اور زیور وغیرہ سب کچھ ہی گیا۔ اس لیے پیارے بچو! ایسے گندے کھیل نہیں کھیلنے جس سے گندی عادتیں پڑ جائیں۔

چھپن چھپائی کھیلو اسے پنجابی میں "لوکن میٹی" بھی کہتے ہیں مگر خبردار! فریج اور کسی خطرناک جگہ پر مت چھپنا۔ شٹاپو بھی کھیل سکتے ہیں اس سے جسم کی ورزش خوب ہوتی ہے۔ پیاری بچیاں رسی پر اچھل سکتی ہیں۔ لو! "پینگ جھوٹنا" تو رہ گیا اور اگر مزید کھیلنا چاہیں تو کسی دن قریب کے پارک میں جا کر جھولے بھی جھول سکتے ہیں۔ بیڈمنٹن اور گیند بلا بھی کھیل سکتے ہیں۔ اس سے جسم کی ورزش تو ہو گی۔ خون تیز ہو گا جسم میں دوڑے گا اور بیماریوں کا خاتمہ کرے گا۔ ہر وقت نیٹ پر بیٹھ کر گیم کھیلنا خطرناک ہے۔ ہر وقت کارٹون دیکھتے رہنا خوفناک ہے۔ آنکھیں خراب۔ جسم بے حس و حرکت اور اگر ان عادتوں کو زیادہ اپنایا جائے تو عینک بھی لگ سکتی ہے۔ کس قدر بری بات ہے کہ فضول کاموں میں عینک لگ سکتی ہے۔ کس قدر بری بات ہے کہ فضول کاموں میں عینک لگے۔ قرآن پڑھتے ہوئے عینک لگے۔ اپنی سکول کی کتابیں پڑھتے ہوئے عینک لگے پھر بھی کوئی بات ہے کہ مفید علم پڑھنے سے عینک لگ گئی۔ مگر فضول کاموں سے عینک لگے جائے آہ! کس قدر بری بات ہے اور نقصان والی بات ہے۔

پیارے بچو! اب اس بات کے ساتھ اجازت کہ اپنی بری عادت کو بدلنے کا ارادہ کرنا ہے اور اگر آپ کی عادتیں اچھی ہیں تو دوستوں کو بری عادت سے بچانا ہے۔ سچ کہا کسی نے

کر بھلا............ہو بھلا

آپ کے بھلے کا خواہش مند

امیر بابا

فرمانِ الٰہی

اے ایمان والو! شیطان کے نقشِ قدم پہ نہ چلو اور جو شیطان کے نقش قدم پر چلے گا تو پس شیطان تو اسے فحاشی اور برائی کا ہی حکم دیتا ہے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کبھی بھی کوئی پاکی حاصل نہ کر سکتا تھا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اسے پاکی عطا فرماتا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (النور ۲۱)

[سمادیہ اقبال، ڈھولن چک 7 چونکی]

حدیثِ نبوی

اللہ کی محبت اور لوگوں کی چاہت حاصل کرنے کا طریقہ

سیدنا ابو العباس سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی اے رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں وہ عمل کروں تو اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھ سے محبت کرنے لگیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: دنیاوی معاملات میں زہد اختیار کر لو اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز ہو جاؤ تو لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔ بحوالہ ابن ماجہ۔

[محمد رضوان، اوکاڑہ]

خط و کتابت کیلئے
پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور
E.mail: rozaah@hotmail.com
آفس: 042-37322572
فیکس نمبر: 042-37362863 ترسیل: 042-7240945

ضروری بات

پیارے بچو!
السلام علیکم.........

کچھ دن پہلے رات سونے کے لیے لیٹے ہی تھے کہ اسلام آباد سے قاری محمد شفیق کا فون آ گیا، وہ بولے:
''صبح تیار رہیے گا کل آپ کی ملاقات سب سے اچھے بچوں سے کروائی ہے۔''

ہم اقرار کر پائے نہ انکار کہ انھوں نے فون بند کر دیا۔ اگلے روز وہ لاہور میں تھے۔ دو پہر سے ذرا پہلے انھوں نے ہمیں ساتھ لیا اور ہم اندرون لاہور کی گلیوں سے ہوتے ہوئے چیمبرلین روڈ موچی دروازہ میں آ رکے۔ یہاں سرخ اینٹوں سے بنی عمارت کی تیسری منزل پر جامع معہد القرآن ہے۔ اس جگہ سے ہماری جان پہچان تو برسوں پرانی تھی اتنی پرانی جب ہم خود بچے تھے مگر آج وہاں پہنچ کر بہت خوشی ہوئی۔ جامع مسجد طیبہ کے وسیع ہال میں 6 کلاسیں جاری تھیں۔ تین اطراف میں نفاست سے بیٹھے بچے تلاوت قرآن میں مشغول تھے اور ایک طرف بیٹھے قاری صاحب انھیں پڑھا رہے تھے، ہم باری باری سب قراء کرام کے پاس گئے۔ سچ پوچھیں تو حفظ القرآن، اتقان القرآن اور قراءت کی اس کلاسوں کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ ہمارے میزبان قاری عبدالسلام عزیزی صاحب تھے، وہ ہمیں حفظ القرآن کی ان کلاسوں کے بعد اوپر والی منزل پر لے گئے۔ جہاں وہ طلباء تھے جو قراءت سیکھ رہے تھے، یہاں نہ صرف قاری صاحب نے اپنی خوش الحان آواز میں آیات القرآن کی مشق کروائی اور پھر طلباء نے باری باری اپنی آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ قرآن کی تلاوت نے دل کی دنیا ہی بدل دی۔ ایمان کا ایک سمندر دلوں میں ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور بلاشبہ اس سمندر میں ایک سے بڑھ کر ایک سچا موتی جمع تھا۔ شاندار لب ولہجہ، الفاظ کی ادائیگی اور قراءت کا فن...... واقعی یہ بچے دنیا کے سب سے بہترین لوگ ہیں، ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک بھی یہی ہے کہ: ''دنیا کا بہترین انسان وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔'' ہمیں قاری عبدالسلام عزیزی صاحب کی محنت، ان کی لگن اور ان بچوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ بہتر بننا اور کہلانا کسے پسند نہیں؟ ہر فرد چاہتا ہے کہ وہ دوسروں کو بہتر لگے اور اسے پسند کیا جائے، جامع معہد القرآن کے طلباء نے خود کو قرآن کے علم سیکھنے کے لیے وقف کر کے خود کو سب سے بہتر بنا لیا تھا۔

پیارے دوستو! آپ سب کو گرمیوں کی چھٹیاں ہو چکی ہیں۔ آپ کے پاس فارغ وقت بھی ہے تو کیوں نہ ہم سب بھی یہ وقت قرآن سیکھنے میں لگا کر سب سے بہترین لوگوں میں شامل ہو جائیں، جامع معہد القرآن کے دروازے تو بچوں کے لیے کھلے ہی ہیں، آپ اپنے علاقے میں بھی جماعۃ الدعوۃ کے مدارس اور مراکز میں دورہ صفہ میں داخلہ لے کر اس وقت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

والسلام
آپ کا بھائی
عبدالوارث ساجد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فرمان الٰہی

اے ایمان والو! کیا میں تمھیں ایسی تجارت نہ بتاؤں جو تمھیں دردناک عذاب سے بچالے اور وہ یہ کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم سمجھ رکھتے ہو○ اس پر اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور تم کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور عمدہ مکانات میں داخل کریں گے جو دائمی ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

مزمل حسین ضلع گوجرانوالہ

استغفار کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص استغفار میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکل جانے کا راستہ بنا دیتے ہیں اس کو ہر غم سے نجات دیتے ہیں اور ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جس کا اس کو خیال بھی نہیں ہوتا۔

(رواہ احمد ابوداؤد وابن ماجہ)
علمی اینڈ عائشہ صدیقہ
ام القریٰ اسلامک انسٹی ٹیوٹ سرگودھا

دین میں استقامت کیوں؟

حضرت خباب بن ارتؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس وقت آپ کعبہ کے سائے میں ایک چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اس زمانہ میں ہم مشرکوں سے سخت تکلیفیں اٹھا رہے تھے۔ میں نے آپؐ سے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے؟ یہ سنتے ہی آپ ﷺ تکیہ چھوڑ کر سیدھے بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کا چہرہ (غصہ سے) سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے ایسے لوگ گزر چکے ہیں جن کے گوشت اور پٹھوں میں ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتی تھی مگر وہ اپنے سچے دین سے نہیں پھرتے تھے۔ اور اللہ اپنے اس کام (غلبہ حق) کو ضرور پورا کر کے رہے گا۔ (بحوالہ صحیح بخاری شریف)

محمد حسان یوسف بڑانوالہ

E.mail: rozaah@hotmail.com

خط و کتابت کیلئے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

آفس: 042-38720257 ایڈیٹر: 0321-4275767 ترسیل: 042-7240945

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضروری بات

پیارے بچو! السلام علیکم ....

پاکستان بھر میں ان دنوں بارشوں کا سلسلہ جاری ہے، بارشوں کی وجہ سے پاکستان کے بہت سے علاقے سیلاب کی زد میں ہیں۔ گاؤں اور دیہات پانی میں بہہ گئے ہیں، بڑے بڑے شہر ڈوب گئے ہیں، ہزاروں لوگ جاں بحق ہو گئے ہیں۔ لاکھوں بے گھر ہو گئے ہیں۔ مکان ڈھہ گئے ہیں اور فصلیں تباہ ہو گئی ہیں، مال اسباب سب ختم ہو گیا ہے جو موت سے بچ گئے ہیں وہ کھانے کو ترس رہے ہیں سینکڑوں میل تک پھیلے پانی میں جہاں کوئی ٹیلہ ہے وہاں لوگ جمع ہیں، کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہے۔

وہ لوگ سب مصیبت میں پھنسے ہماری مدد کے منتظر ہیں، ان کی آنکھیں ہماری طرف اٹھیں ہیں، وہ بے بسی میں ہماری راہ دیکھ رہے ہیں کہ کب ہم ان کی مدد کو پہنچتے ہیں، ان کے دکھ میں شریک ہوتے ہیں، ان کی مدد کرتے ہیں، ان کے درد کا مداوا کرتے ہیں، انھیں اس پریشانی اور دکھ میں سہارا دیتے ہیں۔

پیارے دوستو!

اگر اللہ نے ہمیں اس مصیبت اور دکھ سے بچا لیا ہے جس کا شکار اس وقت ہمارے بھائی ہیں تو ہمیں اس وقت میں اپنے مسلمانوں بھائیوں کو بے یار و مدد گار نہیں چھوڑنا چاہیے، ان کی ہر حال میں مدد کرنا ہمارا فرض بھی ہے اور ہم پر قرض بھی۔ اگر مشکل کی اس گھڑی میں ہم نے ان کا ہاتھ تھام لیا تو اللہ رب العزت کبھی بھی ہمیں بے یار و مدد گار نہیں چھوڑے گا، ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد بھی ہے کہ "جو بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالی اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔"

تو دوستو!

آیئے اس دکھ کی گھڑی میں ہم اپنے بھائیوں کا سہارا بنیں۔ ہم اپنے اپنے حصے کا فرض پورا کریں اور اس قرض کو اتاریں ہرگز یہ مت سوچیں کہ ہم چھوٹے ہیں اور کوئی بڑا کام نہیں کر سکتے، یاد رکھیے پانچ فٹ کا پاؤں ہی لمبی سے لمبی مسافت طے کرتا ہے اور یہ انسان کے اندر جذبہ ہی ہوتا ہے جو انسان کو ہر مشکل کام میں کامیاب کرتا ہے۔ آیئے! جذبہ ایمانی سے سرشار ہو کر ہم اپنے رشتے داروں گلی محلے، دوست احباب سب سے مل کر ان دکھی بھائیوں کی طرف ہر وہ چیز پہنچائیں، جن کی متاثرین سیلاب کو ضرورت ہے۔

پیارے دوستو! فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کے بھائی پاکستان بھر میں ہر جگہ سیلاب زدگان کی مدد کو پہنچ کر ان کا دکھ بانٹ رہے ہیں، انھیں سہارا دے رہے ہیں، لباس، ادویات اور کھانا مہیا کر رہے ہیں، آیئے...... ان بھائیوں کے دست بازو بنیں اور جماعۃ الدعوۃ کے مسئولین سے مل کر ان بھائیوں کی بھرپور مدد کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو، فرصت کے اس وقت میں سستی اور آرام کہیں ہمیں اس فرض سے پیچھے چھوڑ دے، اور ہم سے وہ کوتاہی سرزد ہو جائے جس کا ازالہ پھر نہ ہوگا۔ اللہ کے لیے ان بھائیوں کا سہارا بنیں جو بے بسی سے ہمیں پکار رہے ہیں۔ وہ اللہ ضرور ہمارا بھی سہارا بنے گا۔

والسلام

آپ کا بھائی عبدالوارث ساجد

E.mail: rozaah@hotmail.com

خط و کتابت کیلئے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

آفس: 042-38720257 ایڈیٹر: 0321-4275767 ترسیل: 042-7240945

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی

اور وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا، اگر تم سچے ہو؟۔ وہ انتظار نہیں کر رہے مگر ایک ہی چیخ کا، جو انھیں پکڑ لے گی جب کہ وہ جھگڑ رہے ہوں گے۔ پھر وہ نہ کسی وصیت کی طاقت رکھیں گے اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس آئیں گے۔ (یٰسین 48 تا 50)

(بدر سدید، کراچی)

حدیثِ نبوی ﷺ

ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے۔ پس اچھی بات دوسرے تک پہنچاتا ہے اچھی بات کہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(عمارہ، ناصرہ۔ 461 گ ب، سمندری)

پہلی بات

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

روضہ کے حسین وجمیل پھولو!

امید ہے کہ آپ ایمان اور صحت کی بہترین حالت میں ہوں گے۔ ان شاء اللہ آج آپ کو ہم نے کچھ احتیاطی تدابیر بتانی ہیں۔ وہ اس لیے کہ آپ ہمارے پیارے قارئین اور لکھاری ہیں اور آپ اور آپ سب کی صحت ہمیں بہت عزیز ہے۔ تو بات کچھ یوں ہے کہ گرمی بڑھ رہی ہے اس لیے گھر سے باہر نکلنے سے پہلے منہ اور سر ڈھانپ لیا کریں۔ اس سے آپ گرمی سے کسی حد تک محفوظ رہ سکیں گے۔ جب آپ گرمی سے محفوظ رہیں گے تو صحت مند بھی رہیں گے اور جب صحت مند رہیں گے تو روضۃ الاطفال کو توجہ سے پڑھ سکیں گے اور اس میں موجود خامیوں کے بارے میں ہمیں بتا سکیں گے۔

ارے یہ کیا......! یہ تو ساری بات روضہ پر آگئی......ارے غصہ نہیں کرنا......روضہ کا معیار بھی بڑھانا ہے اور آپ کی صحت کا خیال بھی رکھنا ہے۔ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو......!

والسلام

جسم کے کسی حصے میں تکلیف کی دعا

رَبَّنَا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ (مسلم:2202)

"میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں" (عائشہ خالد، پھول نگر)

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی

اے لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے، سو اسے غور سے سنو! بے شک وہ لوگ جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، ہرگز ایک مکھی پیدا نہیں کریں گے، خواہ وہ اس کے لیے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے وہ اسے اس سے چھڑا نہ پائیں گے۔ کمزور ہے مانگنے والا اور وہ بھی جس سے مانگا گیا۔ (سورۃ الحج:73)

(اسد الرحمن۔ کراچی)

حدیثِ نبوی

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیتیں حفظ کرلے، وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

(صحیح مسلم، مسند احمد)

(بریرہ شاہین محمود، میر پور آف شاہ کوٹ)

پہلی بات

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ننھے مجاہدو......!

کیا حال ہیں......؟ امید ہے کہ ایمان وصحت کی بہترین حالت میں ہوں گے۔ امتحانات

سے تو اب فراغت ہے تو کیوں نہ آپ کو کچھ مصروفیات بتائی جائیں۔

آپ ان دنوں میں روضۃ الاطفال کے لیے اچھی اچھی تحاریر لکھ کر بھیجیں۔ لیکن آپ

ابھی ردی کی ٹوکری کا شکوہ مت کیجیے گا۔ آج آپ کو کچھ راز کی باتیں بتاتے ہیں۔

اکثر آپ نے دیکھا ہوگا کہ آپ کی تحریر بہت اچھی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ ردی

کی ٹوکری کی نذر ہو جاتی ہے۔ آج آپ کو اس کی وجوہات بتاتے ہیں۔ آپ بھی کیا یاد کریں

گے کہ کس حاتم طائی سے پالا پڑا ہے۔

ایسی تحریر جس میں کوئی حدیث یا واقعہ بیان ہوتا ہے لیکن اس پر حوالہ نہیں ہوتا وہ

یقیناً ردی کی ٹوکری میں بہترین جگہ پاتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ تحریر جس میں حوالہ بھی لکھا

ہو لیکن اگر اس کے الفاظ مشکل ہوں تو وہ بھی شائع نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ روضۃ الاطفال ہے

یعنی بچوں کا باغ اس لیے بچوں کی اردو تو اتنی مضبوط نہیں ہوتی کہ مشکل اردو پڑھ سکیں۔

لہٰذا روضہ کے تمام لکھاری یہ احتیاط کریں کہ جب بھی تحریر بھیجنی ہے ایک تو حوالے کے

ساتھ اور دوسرا آسان الفاظ میں لکھنی ہے۔ اب ان باتوں کو ذرا یاد بھی کرلیں پھر نہ کہیے گا کہ

بتایا نہیں......!

اللہ آپ کا حامی وناصر ہو......!

والسلام

مصیبت کے وقت کی دعا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا۔ (مسلم2/632)

''اور یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کی ہی ملکیت ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور مجھے اس کے بدلے میں اس سے بہتر چیز عطا فرما'' (آمین)

(عبداللہ عبید۔ لاہور)

ربنا

ایڈیٹر: عبدالرحمن

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور/ ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

حدیث نبوی ﷺ

اللہ سے ڈرتے رہو!

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تم جہاں بھی رہو، اللہ سے ڈرتے رہو اور برائی کے بعد نیکی ضرور کیا کرو۔ وہ گناہ مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔“ (ترمذی)

حبیب الرحمٰن قصوری

ربنا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ میں بخیلی اور بزدلی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور اس بات پر تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ بری زندگی کی طرف پھیرا جاؤں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔

اُختِ ابوحیدر شہیدؒ، فرزانہ سحر بھوآنہ

اچھی باتیں

- دنیا میں عزت مال سے ہے اور آخرت میں عزت اعمال سے ہے۔
- طاقتور وہ ہے جو غصے کو پی جائے۔
- عقل مند وہ ہے جو میانہ روی اختیار کرے۔
- پہلی ناکامی سے مت گھبراؤ، یہی تمہارے عروج کی پہلی سیڑھی ہے۔
- وقت کے گزرنے کا احساس انسان کو اس وقت ہوتا ہے جب وہ اس سے بہت آگے نکل جائے۔

فریحہ امان اللہ، صبا امان، سلانوالی ضلع سرگودھا

سونے سے پہلے

پیارے بچو!

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

1۔ اس طرح چت نہ لیٹو کہ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہو۔ (مسلم)

2۔ کسی ایسی چھت پر نہ سوؤ جس پر کوئی رکاوٹ (دیوار، جنگلہ وغیرہ) نہ ہو۔ (ترمذی)

3۔ بستر پر جانے لگو تو اسے جھاڑ لو۔

4۔ باوضو داہنی کروٹ پر لیٹو۔

5۔ داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لو۔ (بخاری)

6۔ اوندھا ہو کر لیٹنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ (ترمذی)

7۔ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو ہرگز اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ اس کو تین مرتبہ دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ رات بھر اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے۔

8۔ بلاشبہ آگ تمہاری دشمن ہے اسے (سوتے وقت) بجھا دیا کرو۔ (ترمذی)

9۔ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرنے لگے تو تین بار اپنی ناک کو جھاڑ دے، کیونکہ شیطان اس کی ناک میں رات گزارتا ہے۔

محمد اکرم ریاض، سرگودھا

ضروری بات

پیارے دوستو!

السلام علیکم

لیجیے ایک سال اور گزر گیا۔ آگے پیچھے اسلامی اور عیسوی سال ختم ہو گئے اور ہماری زندگیوں سے بھی ایک سال کم ہو گیا۔ بظاہر دیکھا جائے تو کل ہی کی بات لگتی ہے۔ آپ بھی شاید سوچتے ہوں کہ ہم ایک سال بڑے ہو گئے۔ دیکھیں تو ایک طرح سے آپ کی سوچ بھی ٹھیک ہی ہے۔ یقیناً ہر گزرتے سال کے ساتھ آپ بچپن سے لڑکپن اور لڑکپن سے جوانی کی طرف بڑھ رہے ہیں جو دیکھنے میں ایک طرح کی خوش آئند بات ہے مگر قابل غور بھی...... بھئی قابل غور اس لیے کہ جیسے جیسے ہم آگے بڑھ رہے ہیں ویسے ویسے ہماری زندگی کے دن بھی کم ہو رہے ہیں اور اگر ہم لڑکپن سے جوانی کی طرف جا رہے ہیں تو زندگی کا یہ سفر بڑھاپے کی طرف بھی تو جا رہا ہے......!! اور پھر بڑھاپے کے بعد تو یقیناً موت ہی کی آمد ہوتی ہے اور موت زندگی کے اختتام کا نام ہے۔

بس یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اور وہ اسے چلا رہا ہے۔ آپ دیکھیں! کتنے سو سال ہو چکے ہیں اگر صرف ہجری سن جسے ہم اسلامی سال کہتے ہیں، کا آغاز ہونے کی بات کریں تو اسے 1431 سال ہو گئے اور عیسوی سال کو دیکھیں تو 2009 سال بیت گئے۔ لیکن دنیا تو اس سے بھی پہلے کی قائم ہے اور ان گزرے ہزاروں سالوں میں کتنے لوگ اپنی زندگیاں گزار چکے ہیں۔ سینکڑوں، ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں سے بھی ان کی تعداد زیادہ ہے، اتنی کہ ہم تو کیا، کوئی بھی شمار نہیں کر سکتا۔ جیسے ہم ہیں، ہمارے ابو اور ان کے ابو اور ہمارے دادا اور ہمارے پردادا اور اسی طرح نہ جانے ہماری اگلی نسل کے کتنے لوگ تھے۔ ہمارے اپنے بھی تو کتنے اس دنیا سے چلے گئے اور یہ سلسلہ چلتا چلتا ہم تک آ پہنچا ہے۔ ہم بھی اب اپنی زندگی کے سال گزار رہے ہیں اور یہ سال ایک ایک کر کے گزرتے چلے جا رہے ہیں۔ جیسے ابھی ایک سال اور بیت گیا۔ تو پیارے پیارے دوستو! ہمیں ان گزرتے سالوں سے بھی سبق حاصل کرنا چاہیے۔ خود اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ جو سال گزر گئے ان میں ہمارے اعمال کیسے تھے؟ یہ سوچ پیدا ہو گئی تو آنے والا سال اور اس کے بعد جتنے بھی سال آئیں گے اچھے گزریں گی ہم نے نیک بن کے اچھی سوچ اپنا لی تو ہمیں خوشی ہو گی کہ نئے سال نے ہمیں نئی راہ دکھائی۔

والسلام آپ کا بھائی

عبدالوارث ساجد

خط و کتابت کیلئے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

e-mail:roza313@gmail.com

فون آفس: 042-8720257 ایڈیٹر: 0321-4275767 ترسیل: 042-7240945

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی

رمضان کا مہینا وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا، جو لوگوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ہدایت کی اور (حق و باطل میں) فرق کرنے کی واضح دلیلیں ہیں، تو تم میں سے جو اس مہینے میں حاضر ہو وہ اس کا روزہ رکھے اور جو بیمار ہو یا کسی سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرنا ہے۔

(البقرہ:185)

(سیف الرحمٰن۔ کراچی)

حدیثِ نبوی

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کا قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔''

(صحیح البخاری: 2013)

(سدرہ مصطفیٰ۔ راولپنڈی)

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ننھے منے ''روضہ'' دارو!

امید ہے کہ آپ سرسبز و شاداب اور تروتازہ ہوں گے اور بہاروں سے خوب لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ اب آپ کہیں گے کہ سخت گرمی ہے' شدید پیاس لگی ہے' بھوک نے برا حال کر دیا ہے اور آپ شادابی اور تروتازگی کی باتیں کر رہے ہیں......!

بھئی ذرا سن تو لیں! ہم نے بالکل درست کہا ہے۔ گلشن میں بہار آتی ہے تو ہر طرف ہریالی آجاتی ہے۔ کلیاں کھل اٹھتی ہیں' پھول مسکرانے لگتے ہیں اور ان کی بھینی بھینی خوشبو سارے باغ کو معطر کر دیتی ہے۔ ٹہنیاں بادِ صبا کے جھونکوں کے ساتھ جھومنے لگتی ہیں۔ بالکل اسی طرح رمضان آتا ہے تو ایمان والوں پر گویا بہار آجاتی ہے۔ شیاطین قید ہو جاتے ہیں۔ اللہ کی رحمتوں کی برکھا برسنے لگتی ہے۔ قرآن کی تلاوت' اللہ تعالیٰ کی قربت اور زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی جستجو بڑھنے لگتی ہے۔ ہر سحری اور افطاری پر لاکھوں اللہ کے بندے جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے کا پروانہ حاصل کرتے ہیں۔ دن بھر اپنے اللہ کے چہرے کے دیدار کے لیے روزہ رکھنا اور رات کو قیام کر کے اپنے مالک کو راضی کرنا...... سبحان اللہ کیسے پُر کیف مواقع ہیں جو اللہ اپنے بندوں کے لیے فراہم کرتے ہیں۔ دوستو! تیار ہو جائیں...... رمضان میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کی دوڑ لگانی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں' ایک جب وہ افطاری کرتا ہے اور دوسرا جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو......!

والسلام

نیا چاند دیکھنے کی دعا

اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ رَبَّنَا وَتَرْضٰى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ

(دارمی: 336/1)

''اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! تو اسے ہم پر طلوع کر امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس سے تو محبت کرتا ہے، اے ہمارے رب! اور جسے تو پسند ہے۔ (اے چاند!) ہمارا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

(محمد آصف۔ رحیم یار خان)

ربنا

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمارے کی زینت

میٹھے بول

السلام علیکم ور حمۃ اللہ

پیارے بچو! کیسے ہیں آپ ؟ امید ہے آپ سب ٹھیک ٹھاک ہوں گے۔

الحمد اللہ یوم یکجہتی کشمیر پہ ننھے ننھے بچوں نے اپنے کشمیری بھائیوں کا پیغام ہر ایک تک پہنچایا اور تقریبا ہر شہر میں یوم یکجہتی کشمیر کے حوالے سے سکولوں، بازاروں اور چوراہوں میں زبردست انداز سے کشمیری بھائیوں سے یکجہتی کی۔ پیارے بچو! آپ کی ان کوششوں سے مقبوضہ جموں کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوتے ہیں اور ان کی ہمت بندھتی ہے۔ مقبوضہ جموں کشمیر کے مسلمانوں کی طرف سے آپ سب کے نام شکریہ اور محبت کے پیغامات سوشل میڈیا پہ نظر آ رہے ہیں۔

یکجہتی کشمیر مہم کے فوری بعد کچھ بچوں کے کے امتحانات شروع ہو چکے ہیں اور کچھ کے چند دنوں میں شروع ہونے والے ہیں۔ امید ہے آپ سب امتحانات کی تیاری پوری محنت سے کر رہے ہوں گے۔ پیارے بچو! یہ امتحانات آپ کے پورے سال کی محنت اور کارگردگی کا تعین کریں گے۔ اس لیے ان دنوں میں سستی بالکل نہ کریں۔ یہ نہ ہو کہ سارا سال اچھا پڑھنے کے بعد ان چند دنوں میں کی گئی سستی کی وجہ سے آپ کے امتحانات ٹھیک نہ ہوں اور آپ کے سالانہ تعلیمی نتائج خراب ہو جائیں۔ اچھی صحت کیلئے کھیل کود ضروری ہے لیکن چند دنوں کیلئے اپنا کھیل کود کا وقت مختصر کر دیں اور پڑھائی کو زیادہ وقت دیں تاکہ پچھلے دنوں میں پڑھائی میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو وہ بھی دور ہو جائے۔ جن اسباق میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ اپنے بڑے بہن بھائی یا امی ابو سے مدد لیں اور ان سے مشکل اسباق سمجھ لیں۔ کتب اور اسباق کو تقسیم کریں اور تمام اسباق کو دہرا لیں تاکہ ذہن نشین ہو جائے۔

پیارے بچو! امتحانات کی تیاری کے ساتھ ساتھ اپنی عبادات کا بھی خصوصی خیال رکھیں اور ان میں کوئی سستی نہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہو جائے۔ جب اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہو جائے گا تو کوئی بھی مشکل سے مشکل ترین امتحان بھی آپ کو مشکل نہیں لگے گا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت آئے گی تو آپ کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔

آپ کے اپنے
ایڈیٹر بھیا جی

نگران عبدالحنان | مدیر اعلیٰ جنید الرحمن | مدیر محمد سیاف

شیخ ایوب نے دارالاندلس پرنٹنگ پریس سکیاں پل لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

فی شمارہ سالانہ رجسٹریشن 250 روپے

rozatulatfaal.pak@gmail.com
0311-6397264
PO BOX# 102, GPO, LAHORE
rozatulatfaal.pak

برائے رابطہ سرکولیشن منیجر: 0322-4336456

پہلی بات

پیارے بچو! آپ عید کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ نئے نئے کپڑے سلوا رہے ہیں۔ خوشبوئیں خرید رہے ہیں جوتے لے رہے ہیں۔ مگر ایک نصیحت آپ کو ہم بھی کر دیتے ہیں۔ نصیحت یہ ہے کہ اپنے اباجی کی آمدن اور جیب دیکھ کر مطالبہ کرنا۔ کہیں ایسا نا ہو کہ آپ کے اباجی ناراض ہو جائیں۔ لامحالہ وہ اسی وقت ناراض ہوں گے جب آپ کے مطالبات ان کی آمدن سے بڑھ جائیں گے لہٰذا مطالبات ضرور کریں مگر ذرا سوچ سمجھ کر۔

آپ کے ابوجی نے آپ کو بکرا چھترا خرید کر دے دیا ہوگا۔ نہیں خریدا تو آپ بکرمنڈی میں یقیناً پھیرے لگا رہے ہوں گے۔ بکرا، چھترا اور دنبہ خریدنے کے بعد آپ اسے چوکر، چارہ اور دال چنے کھلا رہے ہوں گے۔ اپنے قربانی کے جانور کے ساتھ لاڈیاں کر رہے ہوں گے۔ مہندی لگا رہے ہوں گے۔ گلے میں ہار ڈال رہے ہوں گے اور اسے لے کر اپنے محلے میں گھوم رہے ہوں گے۔

پیارے بچو! آپ میں سے کچھ بچے ایسے بھی ہوں گے جن کے ابوجی نے گائے میں حصہ ڈالا ہوگا۔ اور ہاں ہاں! کچھ بچے ایسے بھی ہوں گے جن کے ابو گائے میں بھی حصہ ڈالنے سے قاصر ہوں گے۔ مگر آپ سب بچے اکٹھے مل کر بڑی عید کی نماز پڑھنے کو تو اکٹھے ہی جائیں گے۔ قربانیاں ہوں گی۔ اور جن کے گھر میں جانور ذبح نہیں ہوں گے ان کے گھروں میں بھی گوشت پہنچ جائے گا۔ جن کے ہاں گائے کی قربانی ہے ان کے ہاں بکرے چھترے کا گوشت پہنچ جائے گا۔ بچو! گھروں میں گوشت بانٹنے کا کام آپ نے کرنا ہے۔ یوں گوشت ہر گھر میں پکے گا اور سارے مسلمان قربانی کا گوشت کھائیں گے۔ سب عید منائیں گے اور خوشیاں اکٹھی کریں گے۔

سیدنا اسماعیل علیہ السلام بچے تھے...... مگر وہ کیسے پیارے بچے تھے، اپنے ابو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لاڈلے تھے مگر جونہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا میرے پیارے بیٹے میں نے خواب دیکھا کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں بیٹے نے کہا، ابوجی! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے وہ کر گزریئے جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے آپ صبر کرنے والا ثابت قدم پائیں گے۔

پیارے بچو! ہر شخص کا خواب چاہے وہ کتنا بھی نیک ہو۔ سچا بھی ہو سکتا ہے اور جھوٹا بھی مگر نبی کا خواب اللہ کی طرف سے وحی ہوتا ہے۔ یہ بات ننھے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو معلوم تھی اسی لیے وہ ذبح ہونے کے لیے تیار ہو گئے۔ مگر اللہ نے ان کی جگہ جنت سے دنبہ بھیج دیا۔ دنبہ ذبح ہو گیا اور ننھے اسماعیل بچ گئے۔

پیارے بچو! یوں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار بن جاؤ جس طرح ننھے اسماعیل علیہ السلام فرمانبردار تھے۔ قربانی کا یہی سبق ہے۔ اور یہ بھی سبق ہے کہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے اپنے مفادات کی قربانی دینے کا عزم کیا جائے۔ اس لیے قربانی کہ اللہ بھی خوش ہو جائے۔ اللہ کے بندے بھی خوش ہو جائیں۔

پیارے بچو! اب آپ نے اپنے اچھے اچھے پیارے دوستوں کو بھی خوش کرنا اور قربانی کی کھالیں جماعۃ الدعوۃ کے کارکنان کو دینے کے لیے اکٹھی کرنا۔ اس لیے کہ اس پیسے سے یتیم، مسکین بیوہ عورتیں۔ سیلاب زدہ بچے فائدہ اٹھائیں گے۔ ان شاء اللہ

والسلام

آپ کا اپنا

امیر بابا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمانِ الٰہی

''اور جو شخص کوئی گناہ کمائے تو وہ اسے صرف اپنی جان پر کماتا ہے اور اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔ اور جو بھی کوئی خطا، یا گناہ کمائے پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگا دے تو یقیناً اس نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھایا۔'' [النساء : ۱۱۱، ۱۱۲]

[انتخاب: محمد شفیق...... جمبر کلاں، قصور]

فرمانِ رسول ﷺ

ترمذی، کتاب البر میں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ سے ایک صحابی رسول ﷺ نے پوچھا: میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ...... میں نے پوچھا...... ماں کے بعد کس سے؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ میں نے عرض کی حضور ﷺ پھر کون؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا حضور ﷺ! پھر کس کے ساتھ فرمایا۔ باپ کے ساتھ اور پھر درجہ بدرجہ جو قریبی ہو۔

دیکھو! میرے حضور ﷺ نے ایک بزرگ اور کمزور خاتون کو کس کس اعزاز سے نواز کر معاشرے میں سب سے بڑھ کر قابل تکریم بنا دیا ہے کہ ماں نہ ہو تو ماں کی بہن سے حسن سلوک کر کے رب کی رحمت کا حق دار بن جا۔ [محمد راشد الیاس، چک نمبر 294 HR]

خط و کتابت کیلئے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

E.mail: rozaah@hotmail.com

آفس: 042-37070857

ترسیل: 042-7240945

میٹھے بول

پیارے بچو! کیسے ہیں۔ یقیناً سردی سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ اللہ آپ سب کی حفاظت فرمائے اور ایمان والی زندگی عطا فرمائے۔ آپ کو سردی کے حوالے سے ایک چھوٹا سا واقعہ سناتے ہیں۔ رات 12 بجے بس سٹاپ پہ کھڑا تھا اور خوب ٹھنڈ تھی لوگ بڑی بڑی جیکٹیں اور ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے۔ اسلام آباد میں سردی عام علاقوں سے ویسے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ہوا کے ٹھنڈے جھونکے آتے اور ایک دفعہ تو جسم کانپ کر رہ جاتا۔ گاڑی کے آنے میں ابھی کچھ وقت باقی تھا تو میٹرو سٹیشن کے نیچے کھڑے ہو کر اس کا انتظار کرنے لگے۔ اچانک میری نظر ایک 9 سال کے بچے پر پڑی جو ہوٹل کے ستون کے بالکل ساتھ زمین پہ گتے کا ٹکڑا بچھا کر سو رہا تھا اور اپنے جسم کو سکیڑ کر لیٹا ہوا تھا اس کا جسم ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا۔ غالباً سارا دن پرانے گتے اور پلاسٹک کے ٹکڑے اٹھا اٹھا کر تھک چکا تھا اور اب وہ ادھر نیند پوری کر رہا تھا۔ یہ منظر ناقابل برداشت تھا۔ ہمارے آس پاس کتنے ایسے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں کہ اڈوں پر گاؤں دیہاتوں کے لوگ جن کے غریب بچوں کے پاس گرم کپڑے میسر نہیں ہوتے۔ بہت سارے یتیم بچے جن کے گھر کمانے والا کوئی نہیں ہوتا اور ان کی مائیں لوگوں کے گھروں کے کام کر کے یا کپڑے سلائی کر کے گزارہ کرتی ہیں جن کے بچے کسی کے آگے ہاتھ بھی نہیں پھیلاتے مگر بڑی مشکل سے زندگی گزارتے ہیں اور بچوں کو اچھے سویٹر، ٹوپیاں پہنے حسرت سے دیکھتے ہیں تو ان بچوں کو لازمی تلاش کیا کریں اور پیسے جمع کر کے ان کو چھوٹا موٹا سامان خرید کر دیں۔ اس سے دلی خوشی ہوگی آپ کو۔ کیونکہ نیکی بہت خوشی اور سکون دیتی ہے۔

اللہ آپ سب کو خوش رکھے اور نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین

والسلام
آپ کا اپنے
بھیا جی
ایڈیٹر

نگران محمد راشد | مدیر اعلیٰ جنید الرحمٰن | مدیر محمد سیاف | شیخ ایوب نے دار الاندلس پرنٹنگ پریس سنگیاں پل لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

PO BOX#102, GPO, LAHORE
rozatulatfaal.official

فی شمارہ سالانہ رجسٹریشن مبلغ 250 روپے
برائے رابطہ سرکولیشن منیجر 0322-4336456

rozatulatfaal.pak@gmail.com
0311-6397264

پہلی بات

یہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ آپ کے پیارے میگزین ''روضۃ الاطفال'' کا معنی ''بچوں کا باغیچہ'' ہے۔ باغیچے میں گلاب کا پھول بھی ہوتا ہے۔ چنبیلی بھی ہوتی ہے اور دیگر بہت سارے پودے اور پھول بھی...... ہر پھول کی اپنی خوشبو ہے جو دماغ کو سکون اور دل کو راحت پہنچاتی ہے...... پیارے بچو! بالکل اسی طرح آپ کا گھر بھی ایک باغیچہ ہے، وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ پکا ہو یا کچا۔ شہر میں ہو یا گاؤں میں وہ ایک باغیچہ ہے۔ اس میں آپ کے ابو جان گلاب کا پھول ہیں تو آپ کی امی جان چنبیلی ہیں اور باقی سارے بہن بھائی چھوٹے چھوٹے پھول اور کلیاں ہیں۔

ننھے بچو! یاد کرو وہ وقت جب آپ بہت ہی ننھے ہوا کرتے تھے۔ اپنی امی جان کا دودھ پیا کرتے تھے۔ بار بار پیشاب کیا کرتے تھے۔ آپ کی امی بار بار دھوتی تھی۔ آپ تکلی سی پوٹی کرتے تھے تو وہ اس کو صاف کرتی تھی۔ آپ کی امی اتنی مہربان تھی کہ پیمپر بہت کم استعمال کرتی تھی۔ صرف کہیں آنا جانا ہوتو پیمپر باندھ دیا کرتی تھی یا طبیعت ذرا بیمار ہوتو رات کو باندھ دیا مگر پیمپر کو اس نے عادت اس لیے نہ بنایا کہ اس کے پیارے بچے اور بچی کی ننھی ٹانگوں پر گرمی کے دانے نہ بن جائیں۔

ویسے امی جان احتیاط کرتے ہوئے جب بھی آپ کو نہلاتی تو جناب کی ٹانگوں پر پاؤڈر چھڑک دیا کرتی تھی۔

اچھے اچھے کپڑے پہناتی اور پھر جب آپ کا چہرہ آپ کی امی کو خوبصورت لگتا تو وہ سینے سے چمٹاتی پھر دونوں بازوؤں میں لے کر آپ کا چہرہ اپنے چہرے کے ساتھ کر کے بے اختیار آپ کا رخسار چومتی، ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ رکھتی اور پھر آپ کی بہتی رالوں کی بھی پرواہ نہ کرتی اور چومتی چلی جاتی۔

پیارے بچو! جب آپ ذرا بڑے ہوئے تو کبھی امی جان پراٹھے بنا کر دیتی، بھینس اور گائے کا دودھ بلا ناغہ پلاتی، کبھی آلو کی ٹکیاں بنا کر دیتی، کبھی حلوہ بناتی اور کبھی کھیر کھلاتی...... جب آپ سکول جانے لگے تو روزانہ وردی تیار کر کے رکھتی، ٹفن میں کھانا رکھتی، پانی کی بوتل ساتھ دیتی کہ میرا پیارا سکول میں پیاسا نہ رہ جائے۔

الغرض! پیارے بچو! ذرا تصور کرو اگر یہ امی گھر میں نہ ہو تو وہ گھر باغیچہ نہ رہے گا۔ گلشن نہ کہلائے گا چاہے وہاں بے شمار پھول ہوں...... لہٰذا آج کا سبق یہ ہے کہ امی کو ناراض نہیں کرنا۔ خوش خوش رکھنا ہے۔

آپ کی امی خوش ہوگئی تو اللہ خوش ہوگیا۔ امی ناراض ہوگئی تو اللہ ناراض ہوگیا۔ جو بچے اپنی امی کو خوش کریں اور پیار کریں وہ ہمیں خط ضرور لکھیں۔

آپ کا اپنا

امیر بابا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمانِ الٰہی

اللہ کے محبوب لوگ

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے، جو اس کی راہ میں صف باندھ کر جنگ کرتے ہیں گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔'' (الصف:۴)

''اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔'' (انفال:۴۹)

فرمانِ رسول ﷺ

برائی دیکھو تو!

''جو شخص تم میں سے کوئی برائی دیکھے اسے ہاتھ سے مٹائے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے مٹائے، اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو اسے دل میں برا سمجھے اور یہ ایمان کی کمزور ترین نشانی ہے۔'' (مسلم)

[محمد راشد الیاس چک نمبر 294 HR]

خط و کتابت کیلئے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

E.mail: rozaah@hotmail.com

آفس: 042-37070857

ترسیل: 042-7240945

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شمارے کی زینت

میٹھے بول

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پیارے بچو کیسے ہیں آپ؟

امید ہے سردیوں کے مزے لے رہے ہوں گے۔ نئے سال کا دوسرا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ چند دن بعد 5 فروری ہے۔ یہ دن 1990ء کے بعد سے پورے پاکستان میں یوم یکجہتی کشمیر کے طور پہ منایا جاتا ہے۔ یہ دن اس بات کا اعلان ہے کہ آزادی کشمیر کی اس جدوجہد میں ہر پاکستانی اپنے کشمیری بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑا ہے۔ کشمیری عوام کی تحریک آزادی اسی روز سے شروع ہو گئی تھی جب انگریزوں نے کشمیر کے ظالم ڈوگرہ حکمران مہاراجہ گلاب سنگھ کے ساتھ بدنام زمانہ "معاہدہ امرتسر" کے تحت 16 مارچ 1846ء کو کشمیر کا 75 لاکھ نانک شاہی سکوں (اس وقت رائج کشمیری کرنسی) کے عوض سودا کیا۔ کشمیری مسلمانوں کے حالات ڈوگرہ حکمرانوں کے دور میں بھی بہت خراب تھے انہیں ہندوؤں سے کم تر سمجھا جاتا تھا اور ان پر طرح طرح کی پابندیاں عائد تھیں۔ اسی دوران جب ڈوگرہ حکمرانوں نے کشمیر کے تمام انسانوں اور خطے کو چند لاکھ سکوں کے عوض انگریزوں کو بیچ دیا تو اس ظلم کے خلاف مسلمانوں میں بیداری پھیلنے لگی۔ مزاحمت کی تحریک نے زور پکڑنا شروع کر دیا تو ان کو جیلوں میں بند کیا جانے لگا۔ 13 جولائی 1931ء کو سری نگر جیل کے باہر 22 کشمیری نوجوانوں نے مسلسل شہادتیں پیش کر کے اذان مکمل کی۔ اس واقعے پر لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ نے مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنے کے لئے "کشمیر کمیٹی" قائم کی اور شاعر مشرق علامہ اقبال کو اس کمیٹی کا سربراہ مقرر کیا۔ 1934ء میں پہلی مرتبہ ہندوستان میں کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی اور ڈوگرہ راج کے مظالم کے خلاف ملک گیر ہڑتال کی گئی۔

1946ء میں قائداعظم نے مسلم کانفرنس کی دعوت پر سرینگر کا دورہ کیا جہاں قائد کی دور اندیش نگاہوں نے سیاسی 'دفاعی' اقتصادی اور جغرافیائی حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے کشمیر کو پاکستان کی "شہ رگ" قرار دیا۔ کشمیری نوجوان آج بھی اس ظلم و ستم کے خلاف مزاحمت کر رہے ہیں اور کشمیر کی آزادی کیلئے اپنی جان قربان کر رہے ہیں۔ حالیہ چند برسوں میں مشہور کشمیری جہادی کمانڈروں برہان وانیؒ اور ابو القاسمؒ کی شہادت کے بعد کشمیری تحریک میں بھرپور تیزی آئی اور اس وقت روزانہ کشمیری نوجوان سر پر کفن باندھ کر گھروں سے نکلتے ہیں اور قابض بھارتی فوج پہ پتھر برساتے ہیں۔ پاکستانی قوم کشمیریوں کی ہمت و بہادری کو سلام پیش کرتی ہے اور انہیں یقین دلاتی ہے کہ

اس تحریک میں جانی و مالی ہر طرح سے ان کے ساتھ ہے۔

آپ کے اپنے
ایڈیٹر بھیا جی

نگران عبدالحنان | مدیر اعلیٰ جنید الرحمٰن | مدیر محمد سیاف

شیخ ایوب نے دارالاندلس پرنٹنگ پریس سگیاں پل لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

PO BOX# 102, GPO, LAHORE | rozatulatfaal.pak@gmail.com

rozatulatfaal.pak | 0311-6397264

فی شمارہ سالانہ رجسٹریشن 250 روپے

برائے رابطہ سرکولیشن منیجر 0322-4336456

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمارے کی زینت

میٹھے بول

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گلشن اسلام کے چمکتے دمکتے ستارو۔۔۔۔! کیسے ہو۔۔۔؟

لگتا ہے کہ اپ کے دل کی دعا پوری ہو گئی۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ کون سی دعا؟ جی ہاں! آپ میں سے بہت سارے بچے چھٹیوں میں یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اللہ کرے چھٹیاں بڑھ جائیں! تو سردی کی شدت کی وجہ سے آپ گورنمنٹ کی طرف سے ملنے والی مزید چھ چھٹیاں بھی گزار چکے ہیں۔ ویسے چھٹیاں جتنی بھی کی جائیں کم ہیں، لہذا اپنی پڑھائی پر توجہ دیں۔

آج میں آپ کو ایک سبق آموز واقعہ سناتا ہوں۔ ہوا کچھ یوں کہ میں وضو کر کے مسجد کی طرف چلا ہی تھا کہ نماز عصر کی ادائیگی کے لیے اقامت ہو چکی تھی۔ دروازے سے داخل ہوتے ہی میں نے دیکھا کہ میری بائیں جانب چارپائی پر ایک میت پڑی ہے اور اس کے قریب کوئی موجود بھی نہیں۔ میں ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا۔ اتنے میں میرے ساتھ مسجد میں داخل ہونے والے شخص کی زبان سے کچھ بے ساختہ الفاظ نکلے جنہوں نے مجھے جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ وہ الفاظ یہ تھے "ساری زندگی دوڑ لگائی، پتہ نہیں کہاں کہاں گھوما، لیکن اب اکیلا پڑا ہے، یہی زندگی ہے۔"

نماز عصر کی ادائیگی کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی، نماز مغرب کے بعد بھی ایک میت لائی گئی اور اسی طرح جب نماز عشاء کا وقت ہوا تو پھر ایک میت مسجد میں موجود تھی۔ اس طرح ایک دن میں تین جنازے ادا کیے۔ اس دن میں یہی سوچتا رہا کہ ایک دن مجھے بھی اکیلے مٹی میں جانا ہے، اس آدمی کے وہ الفاظ آج تک میرے ذہن میں گھوم رہے ہیں۔

تو پیارے بچو! ہمیں بھی اس دن کے لیے تیار رہنا چاہیے جس دن سب گھر والے ہمیں منوں مٹی تلے دبا کر واپس پلٹ جائیں گے۔ اللہ ہمیں سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین

آپ کے اپنے
ایڈیٹر بھیا جی

نگران: عبدالحنان
مدیر اعلیٰ: جنید الرحمٰن
مدیر: عبدالحمید صادق

PO BOX# 102, GPO, LAHORE
rozatulatfaal.pak
rozatulatfaal.pak@gmail.com
0311-6397264

فی شمارہ سالانہ رجسٹریشن 300 روپے — شیخ ایوب نے دارالاندلس پرنٹنگ پریس سکیاں پل لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمانِ الٰہی

آؤ دوڑو رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان وزمین کی وسعت کے برابر ہے۔ یہ ان کے لئے بنائی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔

(الحدید:21)

حدیث نبوی

جو اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا مانگتا ہے' وہ قبول ہوتی ہے اور اس کے قریب ایک فرشتہ کھڑا ہوتا ہے جو کہتا ہے "اے اللہ! اس کو بھی وہ عطا کر جو یہ اپنے بھائی کے لیے مانگ رہا ہے۔"

(بحوالہ مسلم:7103)

(احسان الٰہی۔ ڈھیسیاں، جڑانوالہ)

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جی پیارے بچو! سنائیں کیا حال چال ہے آپ کا؟ آج کل تو لگتا ہے کہ روضۃ الاطفال پڑھنے کا وقت بھی کم ملتا ہے۔ امتحانات جو جاری ہیں یا ہونے والے ہیں۔ ایسا ہی ہے ناں؟؟ کیا کہا بالکل نہیں......! ارے بھئی وہ کیوں؟ کیا امتحانات نہیں دینے؟ اچھا ہم سمجھ گئے۔ لگتا ہے آپ کا روضۃ الاطفال کے بغیر دل نہیں لگتا...... ہماری طرح۔

اچھا بھئی! آج آپ سے کھلے دل سے معذرت کرنی ہے۔ پتہ ہے وہ کیوں؟ وہ اس لئے کہ پچھلے شمارے میں یکے بعد دیگرے دو تین سنگین غلطیاں سامنے آئی ہیں۔ اول تو امام بخاری ؒ کی سیرت پرمبنی کہانی "ننھا عالم" میں آپ کا سن پیدائش اور وفات غلط درج ہو گیا۔ قارئین کی تصحیح کے لئے بتاتے چلیں کہ تاریخ پیدائش اور وفات بالترتیب شوال 194ھ اور یکم شوال 256ھ ہے۔ اسی طرح ایک جگہ ابوذر ؓ کی جگہ ابوذر کے ساتھ ﷺ لکھا گیا۔ ان غلطیوں کی اصلاح پر ہم تمام قارئین کے شکرگزار ہیں جنھوں نے بذریعہ کال اور ایس ایم ایس ہمیں اس غلطی سے آگاہ کیا۔

آپ سے ایک اور گزارش ہے کہ اپنی تحاریر روانہ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا کریں کہ کسی بھی انعامی مقابلے کے لئے بھیجا جانے والے خط میں آپ کا مکمل پتہ ضرور موجود ہو۔ ہمارے پاس کئی ایک انعامات ایسے پڑے ہیں جن کا فی الحال کوئی والی وارث نہیں۔ وجہ صرف یہ ہے کہ ان انعام یافتگان کے نام تو معلوم ہیں مگر ان کا پتہ موجود نہیں۔ اس لئے وہ تمام انعام یافتگان جو انتظار میں بیٹھے ہیں کہ پتہ نہیں میرا انعام کب ملے گا؟ ہمیں فوری طور پر اپنا مکمل پتہ اور شمارہ کا نمبر ضرور ارسال کریں۔

اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔

والسلام

کان، آنکھ، زبان اور دل کی برائی سے بچنے کی دعا

رَبَّنَا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِی وَمِنْ شَرِّ بَصَرِی وَمِنْ شَرِّ لِسَانِی وَمِنْ شَرِّ قَلْبِی۔ (ابوداؤد:1551)

"اے اللہ! میں اپنے کان، آنکھ، زبان اور دل کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(ذکیہ کوثر۔ فیصل آباد)

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

شمارے کی زینت

میٹھے بول

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔۔۔!

وطن کے ننھے معمارو۔۔۔!کیسے ہیں آپ؟

امید ہے کہ آپ سب خیریت سے ہوں گے اور وطن عزیز کی تعمیر وترقی کے لیے مضبوط ارادوں کے ساتھ مصروف عمل ہوں گے۔ فروری کا مہینہ شروع ہونے جارہا ہے اور اس ماہ میں 5 فروری کا دن خاص اہمیت کا حامل ہے۔1990 سے پاکستان سمیت دنیا بھر میں یہ دن "یوم یکجہتی کشمیر" کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس دن اس بات کا عزم کیا جاتا ہے کہ آزادی کشمیر کی اس جدوجہد میں کشمیری اکیلے نہیں بلکہ امت مسلمہ کا ہر فرد کشمیریوں کے ساتھ ہے۔ انڈین آرمی نے کشمیریوں پر ہر طرح کے ہتھکنڈے آزما کر دیکھ لیے مگر کشمیری قوم کے جذبہ آزادی کو کم نہ کر سکی۔ کشمیری طلباء نے یہ کہہ کر پڑھائی کو خیر باد کہہ دیا کہ "سیاہی اور خون" ایک ساتھ نہیں بہہ سکتے۔ سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کتابیں اور بستے چھوڑ کر انڈین آرمی کی بندوقوں کا مقابلہ پتھروں سے کرتے نظر آتے ہیں۔

اب تو کشمیر کا بچہ بچہ "کشمیر بنے گا پاکستان" "ہم کیا چاہتے۔۔۔ آزادی" "گو انڈیا گو بیک" کے نعرے لگاتا نظر آتا ہے۔ ظلم وبربریت کے اس طوفان میں کشمیری قوم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ:

بتادو اہل باطل کو کہ حق کا نام زندہ ہے ابھی وہ دین قائم ہے ابھی اسلام زندہ ہے

ننھے ہم وطنو۔۔۔!کشمیری اس وقت استحکام پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں تو ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ کشمیریوں کی آواز بلند کریں اور ان کا ساتھ دیں۔

المحمدیہ روضہ سوسائٹی پاکستان بھر میں 5 فروری کے موقع پر ریلیاں اور تقریری مقابلہ جات منعقد کر رہی ہے تو آپ بھی آگے بڑھیں اور المحمدیہ روضہ سوسائٹی کے ساتھ مل کر کشمیریوں کی آواز کو بلند کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔۔۔ آمین

آپ کے اپنے
ایڈیٹر بھیا جی

نگران عبدالحنان
مدیر اعلیٰ جنیدالرحمٰن
مدیر عبدالحمید صادق

PO BOX # 102, GPO, LAHORE
rozatulatfaal.pak
rozatulatfaal.pak@gmail.com
0311-6397264

فی شمارہ سالانہ رجسٹریشن 300 روپے شیخ ایوب نے دارالاندلس پرنٹنگ پریس سکیاں پل لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

جہاد کی تیاری

اور تم استطاعت کے مطابق ان (کافروں) کے لیے اپنی طاقت تیار رکھو۔ اور گھوڑوں کے باندھنے سے ڈراتے ہو تم اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو اور اس کے علاوہ ان کو جنہیں تم نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ انہیں جانتا ہے۔ اور جو تم خرچ کرتے ہو کسی چیز سے بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں۔ لوٹا دیا جائے گا تمہاری طرف اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (انفال:۶۰)

انتخاب: تسیم الرحمٰن کلاس ابوہریرہ جامعۃ الدعوۃ الاسلامیہ

مسلمان کی حرمت

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے۔''
(متفق علیہ)

عثمان محفوظ سلیمان، چک 33 جنوبی سرگودھا

مجاہد کی مدد کرنے کی فضیلت

سیدنا سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مجاہد فی سبیل اللہ یا غازی کی مشکل وقت میں مدد کی یا کسی قیدی کی آزادی میں مدد کی تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے دن اپنا سایہ نصیب کرے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(مسند احمد)

مراسلہ: یاسمین طاہر بھمبہ کلاں قصور

آپس میں محبت واخوت کی دعا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (الحشر:۵۹)

ترجمہ: اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں، گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (وحسد) نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

ذکیہ کوثر چھوٹی اناسی، فیصل آباد

ضروری بات

پیارے بچو! ہر انسان چاہتا ہے کہ لوگ اسے چاہیں اور اس کی عزت کریں۔ کم وبیش ہر شخص کے دل کی گہرائی میں یہ جذبہ کسی نہ کسی شکل میں ضرور چھپا رہتا ہے۔ لوگوں میں مقبول اور ہر دلعزیز ہونے کا جذبہ انسانی فطرت کے نہایت عمیق جذبات میں سے ہے۔

اس کے لیے سب سے پہلی بات اپنے آپ کو بھلا دینے کی کوشش ہے۔ خود پسندی کامیابی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اگر آپ نے اپنے خیالات میں اپنی ہی ہستی کو سب سے آگے رکھا اور آپ کی گفتار وکردار پر یہی جذبہ طاری رہا تو لوگ اسے بہت جلد بھانپ لیں گے۔ جس شخص کی توجہ ہمیشہ اپنے ہی اوپر مرکوز رہتی ہے اسے دوسرے کم ہی پسند کرتے ہیں۔ وہ لوگوں میں انانیت پسند اور مغرور مشہور ہو جاتا ہے۔ سب لوگ اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ کو چاہئے کہ آپ لوگوں کو سچائی اور خلوص کے ساتھ پسند کرنے اور چاہنے لگیں۔ ان میں اور ان کی قابل پسند صفات اور خوبیوں میں دلچسپی لیں۔ ول راجرس اپنے دور میں امریکہ میں سب سے زیادہ مقبول اور ہر دلعزیز تھا۔ اس کا یہ قول آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے: ''میں کسی ایسے شخص سے کبھی نہ ملا جسے میں نے پسند نہ کیا ہو۔'' اس کے اس قول کا مطلب واضح ہے کہ وہ سب کو پسند کرتا ہے۔ اسے سب چاہتے اور پسند کرتے تھے۔ لوگ اسے دیکھ کر اس سے خندہ پیشانی سے ملتے جیسے سورج کے سامنے پھول کھل جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس پر عمل کرنے میں کچھ مشکلات پیش آئیں لیکن وہ ایسی مشکلات نہ ہوں گی جن پر قابو نہ پایا جا سکے۔ ہر شخص کی کچھ نہ کچھ پسندیدہ صفات معلوم ہو سکتی ہیں اور ان میں سے کسی نہ کسی خوبی کی بناء پر اسے چاہا جا سکتا ہے اور جب آپ اسے چاہیں گے تو یقیناً وہ بھی آپ کو چاہنے لگے گا۔

اگر آپ لوگوں میں مقبول اور ہر دلعزیز ہونا چاہیں اور یقیناً چاہتے ہوں گے تو ایمانداری اور خلوص کے ساتھ ان کی زندگی بنانے میں مصروف رہیں۔ یہ کوشش بالکل بے لوث اور بے غرض ہو۔ یہ بات بہت سیدھی سادی اور آسان بھی ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم میں سے بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو خود پسندی میں اس بری طرح مبتلا ہیں کہ دوسروں کی حالت پر غور کرنے اور ان سے انسانیت برتنے کا وقت ہی نہیں ملتا اور ایسے لوگوں کو حیرت ہوتی ہے کہ لوگ انہیں پسند کیوں نہیں کرتے؟۔ والسلام

آپ کا بھائی

عبدالوارث ساجد

e-mail:roza313@gmail.com

خط وکتابت کیلئے

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

ترسیل: 0423-7240945

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی بات

ننھے ساتھیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک آیا گزر گیا۔ ہمیں پتہ ہے کہ رمضان کے دوران آپ سب کو عید کا بہت زیادہ انتظار رہتا ہے...... کہ نئے جوتے، نئے کپڑے، پہنیں گے..... عیدی وصول کریں گے اور پھر اپنی مرضی سے کھائیں پئیں گے اور کھلونے وغیرہ خریدیں گے اور کھلونوں میں سے اکثر بچوں کو کھلونا گنیں اور پستول بہت زیادہ پسند ہوتے ہیں۔ ہم لوگ بھی بچپن میں سب سے زیادہ کھلونا گنیں وغیرہ ہی خریدا کرتے تھے اور آج ہم آپ کو اس حوالے سے دو باتیں بتائیں گے۔

پہلی بات یہ کہ اسلحہ اور ہتھیار ہمارے دین کا بہت ہی اہم حصہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو بھی اسلحہ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ آپ ﷺ جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو بھی آپ ﷺ کے گھر میں سوائے تیر و تلوار اور جنگی ساز و سامان کے اور کچھ بھی نہیں تھا...... پتہ ہے کیوں.....؟ اس لیے کہ دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ اور راستہ جہاد فی سبیل اللہ ہے اور جہاد فی سبیل اللہ کے لیے اسلحہ اور جنگی ہتھیار بنیادی چیز ہے۔ ہم سب بھی اسلام کے سپاہی ہیں تو ہمیں بھی اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کی طرح اسلحہ سے محبت تو کرنی چاہیے لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی ہر صورت ذہن نشین رہے کہ اسلحہ اور ہتھیار کسی بھی مسلمان پر کسی صورت چلانا تو کجا اٹھانا اور سیدھا تک کرنا بھی حرام ہے...... اس کا استعمال صرف اور صرف ان کافروں کے خلاف ہوتا ہے جو اسلام پر حملہ آور ہوں۔ مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہوں۔ آپ نے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا ہے۔

اور دوسری بات یہ کہ آپ میں سے اکثر ساتھی یہ تو ضرور جانتے ہوں گے کہ ہمارے ملک کے ایک وزیر داخلہ ہیں جن کا نام عبدالرحمٰن ملک ہے جبکہ وہ خود کو رحمان ملک کہلواتے ہیں حالانکہ "رحمان" اللہ کا نام ہے اس لحاظ سے انہیں یہ تو نہیں کہلوانا چاہیے لیکن ان وزیر داخلہ صاحب نے چند روز پہلے بیان دیا ہے کہ عید کے موقع پر بچوں کے لیے بیرون ملک سے پاکستان میں 3 کروڑ کا کھلونا اسلحہ منگوایا گیا ہے جو کہ ہمارے بچوں کی غلط تربیت کر رہا ہے۔ وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ اس پر پابندی لگنی چاہیے کیونکہ اس سے بچے تشدد دیکھتے ہیں۔ ویسے ہمیں تو امید ہے کہ آپ کو بھی وزیر داخلہ کی بات پر ضرور ہنسی آئی ہو گی کیونکہ ملک میں قتل و غارت گری اور دہشت گردی کرنے والے تو ان سے پکڑے نہیں جاتے اور ذوالفقار مرزا کے بقول عبدالرحمٰن ملک تو خود قاتلوں اور دہشت گردوں سے ملے ہوئے ہیں جب کہ ان کا اب سارا غصہ بچوں کے کھلونا اسلحہ پر نکل رہا ہے۔ ہمارے یہ وزیر داخلہ بھی عجیب ہیں کہ کبھی کراچی میں بچوں کی مسلح فورس بنانے کی بات کرتے ہیں اور کبھی کھلونا اسلحہ پر پابندی کی بات...... بہر حال ہمیں ان سب کی ہدایت کے لیے دعا کرنی چاہیے تاکہ یہ بچوں کے کھلونوں کا پیچھا چھوڑ کر اصل دہشت گردوں کا پیچھا کریں اور انہیں کیفر کردار تک پہنچائیں اور ہمیں ان کی پرواہ کیے بغیر پاکستان کو حقیقی معنوں میں محفوظ و مامون بنانے کے لیے کوشش و کاوش بھی کرنی چاہیے اور ہاں آپ نے وزیر داخلہ کی باتوں سے متاثر بھی نہیں ہونا...... بلکہ اپنے دین کو سامنے رکھنا ہے......

اور چلتے چلتے یہ بات بھی ہو جائے کہ ہم آپ کے لیے اگلے شمارے سے مختلف نئے انعامی سلسلے بھی شروع کر رہے ہیں جس میں زیادہ سے زیادہ ساتھیوں کو شرکت کا موقع دیا جائے گا۔ روضۃ الاطفال کو مزید معیاری اور دلچسپ بنانے کے لیے بھی نئے سلسلے شروع کیے جائیں گے اس میں بھی آپ کی تجاویز کا انتظار رہے گا۔ آپ بھی نئے اور منفرد سلسلے سوچیے اور ہمیں آگاہ کیجیے۔ جو سب سے بہترین تجاویز دے گا اس کا نام بھی نمایاں طور پر شائع کرنے کے ساتھ ساتھ خصوصی انعام بھی دیا جائے گا۔

تو پھر...... سوچیے...... اور ہمیں لکھیے...... کہ ہمیں آپ کا انتظار رہے......! والسلام

آپ کا بھائی علی عمران شاہین

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

"کہہ دے میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور اپنے رخ ہر نماز کے وقت سیدھے رکھو اور اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے اس کو پکارو۔ جس طرح اس نے تمھاری ابتدا کی، اسی طرح تم دوبارہ پیدا ہو گے۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت دی اور ایک گروہ، ان پر گمراہی ثابت ہو چکی، بے شک انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنا لیا اور سمجھتے ہیں کہ یقیناً وہ ہدایت پانے والے ہیں۔"

(سورۃ الاعراف: 30,29)

حدیثِ نبوی ﷺ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر زیادتی کرتا ہے نہ اس کو دشمن کے سپرد کرتا ہے جو اپنے (مسلمان) بھائی کی ضرورت پوری کرے گا اللہ اس کی ضرورت پوری فرماتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے کوئی پریشانی دور کرتا ہے اللہ اس کی وجہ سے اس کی قیامت کی پریشانیوں سے کوئی بڑی پریشانی دور فرمادے گا۔ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

(بخاری و مسلم)

اشفاق مجاہد۔ موڑ ایمن آباد

ایڈیٹر: علی عمران شاہین
انچارج: محمد الیاس حامد
خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور
ای میل: rozah313@gmail.com آفس: 042-37070857
فیکس نمبر: 042-37362863 ترسیل: 042-37150890

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی ﷻ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسے لوگ لائے گا کہ وہ ان سے محبت کرے گا اور وہ اس سے محبت کریں گے، مومنوں پر بہت نرم ہوں گے، کافروں پر بہت سخت، اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

(المائدہ:54)

(فروہ بتول۔ پنڈی بھٹیاں)

حدیثِ نبوی ﷺ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

کیا تم میں سے کوئی جو (رکوع یا سجدہ میں) امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہیں اللہ اس کا سر گدھے کے سر سے بدل ڈالے۔ یا اس کی صورت گدھے کی صورت کر دے۔

(صحیح البخاری: کتاب الاذان)

(زین العابدین۔ فیصل آباد)

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ننھے مجاہدو......!

روضہ کے حسین وجمیل پھولو! کیا حال احوال ہیں آپ کے؟ امید ہے کہ امتحانات کے
بعد ہونے والی چند چھٹیوں میں دین کا خوب کام ہو رہا ہوگا۔ اللہ آپ کو اپنے دین کے لیے
زیادہ سے زیادہ استعمال کرے۔ آمین

اچھا ویسے ایک بات تو بتائیں......؟؟ یہ جو اعتراض ہم پر اکثر و بیشتر کیا جاتا ہے کہ اب
روضہ والے پرانے لکھاریوں کو لفٹ نہیں کرواتے۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟؟ سچ پوچھیں تو
پرانے لکھاری بڑی حد تک خود ہی غائب ہیں۔ دوم ہم نے یہ طے کر رکھا ہے کہ زیادہ سے زیادہ
نئے لکھاریوں کو بھی جگہ دیں گے اور روضہ کے معیار پر بھی سمجھوتا نہیں کریں گے۔ اب اس
حوالے سے ہماری دو ترجیحات ہوتی ہیں۔ اوّل تو یہ کہ نئے نئے سلسلہ جات شروع کریں اور
پھر نئے لکھاری بھی اس انداز میں ان سلسلہ جات کے لیے لکھتے رہیں۔ دوم نئے نئے
لکھاریوں کو منظر عام پر لاتے رہیں تا کہ ان کے لکھنے کی صلاحیت بہتر سے بہترین ہو سکے۔
اب اگر اس ''چکر'' میں پرانے لکھاری ہم سے خفا ہو کر لکھنا چھوڑ دیں تو بھلا ہمارا کیا
قصور......؟؟

بہر حال روضہ کے ''در'' ہر اچھے لکھاری کے لیے کھلے ہیں۔

اللہ آپ کا حامی وناصر ہو......!

والسلام

بازار میں داخل ہونے کی دعا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی ہمارا مالک ہے وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہی ہمارا مالک ہے اور اسی کی تعریف ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے زندہ رہے گا ہمیشہ کے لیے۔ اسی کے ہاتھ بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (سنن ترمذی) (مجاہد اسرار۔ قصور)

ربنا

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

دعا ہر مصیبت کا علاج

حدیث نبوی ﷺ ہے، دعا مفید ہے اس مصیبت کے لئے جو اتر چکی اور جو ابھی نہیں اتری اور مصیبت نازل ہوتی ہے تو دعا اس سے ٹکراتی ہے اور قیامت تک دونوں کی ٹکر جاری رہتی ہے۔

دعا کے آداب

۱۔ دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر دعا کرنی چاہیے۔ (ترمذی)

۲۔ دعا میں ہاتھوں کی ہتھیلی منہ کی طرف کرنی چاہیے۔ (ابوداؤد)

۳۔ دعا میں تکلف اور ترنم سے پرہیز کیا جائے۔ (بخاری)

۴۔ دعا پہلے اپنے لیے پھر اپنے والدین کے لئے اور بھائی، بہنوں اور عام مسلمانوں کے لئے کرنی چاہیے۔ (مسلم)

۵۔ دعا میں یوں نہ کہنا چاہیے کہ خدایا اگر تو چاہے تو مجھ دے کیونکہ اللہ کو روکنے والا کوئی نہیں۔ (بخاری)

۶۔ گناہ کے کام اور رشتہ داری کاٹنے کے لئے دعا نہیں کرنی چاہیے۔ (مسلم)

۷۔ دعا کرنے والا دعا کے بعد آمین کہے۔ (بخاری و مسلم)

۸۔ دعا کی قبولیت کے لئے حلال روزی موثر ذریعہ ہے۔ حرام خور بیت اللہ شریف میں بھی دعا کرے تو رد کردی جاتی ہے۔ (مسلم شریف)

حافظ محمد سلیم دیپالپور

فرمان الٰہی

کافروں کو دوست مت بناؤ

اے مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ تم چھپ کر ان سے دوستی کرنے کی کوشش کرتے ہو، حالانکہ وہ اس دین حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے وہ رسول کو اور تمہیں صرف اس لیے (وطن سے) نکالتے ہیں کہ تم اپنے مالک اللہ پر ایمان لائے ہو۔ اور مجھے خوب معلوم ہے جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ علی الاعلان کرتے ہو اور تم میں سے جو شخص یہ کام (کافروں سے دوستی) کرے گا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔ (سورۃ الممتحنۃ: 1)

(عمر فاروق، رائے ونڈ)

ربنا

ہر تکلیف سے نجات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! گزشتہ رات مجھے بچھو کے کاٹنے سے بہت تکلیف پہنچی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتا۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق

ترجمہ: ”میں تیرے کلمات کے ذریعے سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو تو نے پیدا کی“ تو یہ بچھو تجھے نقصان نہ پہنچاتا۔ (مسلم)

(میاں عقیل احمد، 653 گ ب جڑانوالہ)

ضروری بات

امیر محترم پروفیسر حافظ محمد سعید حفظہ اللہ تعالیٰ ”روضۃ الاطفال“ کا تازہ شمارہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے اور ہم ان کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھے تھے۔ امیر محترم نے فرمایا ”میں نے اس رسالے کا حرف بحرف تنقید کے لیئے پڑھا ہے“ پھر انہوں نے جو کمی کوتاہیاں تھیں ان کی نشاندہی کی اور اس کے معیار کو بہتر کرنے کے لئے تجویزیں دیں۔ پیارے دوستو! ہم حافظ صاحب کے سامنے اپنی کوتاہی پر خاصے شرمندہ بھی تھے وہاں بہت خوش بھی کہ آپ کا پیارا میگزین امیر محترم بے پناہ مصروفیت کے باوجود پڑھتے ہیں اور اس کی بہتری کے لئے وقتاً فوقتاً نصیحت کرتے ہیں۔ ہمیں اس سے جہاں اپنی کمی کوتاہی کا پتا چلتا ہے وہاں خوشی بھی ہوتی ہے اور کام کو اور زیادہ بہتر کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے لیکن یہ کام ہمارے اکیلے کا نہیں، یہ پیارا میگزین ہم سب کا میگزین ہے اور اسے ہم سب نے مل کر بہتر سے بہتر کرنا ہے اور اسے زیادہ سے زیادہ بچوں تک پہنچانے کی کوشش کرنی ہے۔ آپ کو یہ جان کر بھی خوشی ہوگی کہ امیر محترم کارکنان کی ہر میٹنگ میں باقاعدہ روضۃ الاطفال کو عام کرنے اور زیادہ سے زیادہ بچوں تک قرآن وسنت کی اس دعوت کو پھیلانے کے لئے مسئولین کو تلقین کرتے ہیں، انہیں ٹارگٹ دیتے ہیں اور پھر محاسبہ کرتے ہیں۔ پیارے دوستو! جہاں امیر محترم خود روضۃ الاطفال کے لئے اتنی دلچسپی اور محنت سے کام لے رہے ہیں تو کیوں نہ ہم بھی اپنی تمام تر کوششیں اپنے پیارے رسالے کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے پر صرف کریں؟ ہم نے پچھلے شمارہ میں آپ کو خوش خبری سنائی تھی کہ الحمدللہ روضۃ الاطفال کی تعداد آخری بیس شماروں میں 60 ہزار سے بھی بڑھ گئی ہے۔ ہم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، مگر دوستو! اگر پاکستان میں بچوں کی تعداد کو دیکھا جائے تو یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ ساتھ دعوت کے اس کام کو بہت آگے لے کر جانا ہے اور یہ کام ہم سب نے مل کر کرنا ہے۔ دعوتی میدان میں ہماری جو بھی سرگرمیاں ہوں گی اس کے لیے ہم نے ”نیکی کے ہم لوگ سپاہی“ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے، جس میں آپ کی دعوتی سرگرمیوں کی تمام رپورٹ شائع ہوں گی۔ آیئے میں اور آپ سب مل کر نیکی کے فروغ کے لئے دن رات ایک کردیں، ایسے ہی جیسے ہمارے امیر محترم نے کر رکھا ہے۔ اللہ ہم سب سے اپنے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے، آمین۔

والسلام آپ کا بھائی **عبدالوارث ساجد**

E.mail: rozaah@hotmail.com

آفس: 042-38720257 ایڈیٹر: 0321-4275767 ترسیل: 042-7240945

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میٹھے بول

السلام علیکم ورحمتہ اللہ

خبردار، ہوشیار نئے بھیا جی نٹ کھٹ بچوں کی محفل میں آنے کیلئے

ہو رہے ہیں تیار

لیکن بھیا جی کچھ کچھ ہیں پریشان

جانے کیسے ہونگے ننھے ننھے اذہان

پرانے بھیا جی کے جانے سے ہو تو نہیں جائیں گے پریشان

کیونکہ آ چکے ہیں نئے بھائی جان

بھیا جی بچوں کی محفل میں آ کے خوش ہیں کچھ کچھ حیران

یہاں پہ ہیں کیسے کیسے ذہین نونہالان

جن کی باتوں اور شرارتوں سے تنگ ہیں امی، ابو، آپی اور بھائی جان

کیسے ہیں آپ سب نونہالان صحت اور مزاج کی طرف سے ہے نہ اطمینان؟

پیارے بچو آج کہ میٹھے بول ہیں دوستی کے متعلق۔ ہم سب دوست بناتے ہیں کیونکہ ماحول میں گھل مل کے رہنا ہماری فطرت کا حصہ ہے۔ بظاہر اس میں کوئی بڑی بات بھی نظر نہیں آتی لیکن یہ معمولی سی دکھنے والی بات ہماری زندگیوں میں بہت اہمیت اور دخل رکھتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ ''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لیے ہر آدمی کو غور کر لینا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے''

اسلئے پیارے بچو دوستی کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ آپکے دوست نمازوں کا اہتمام کرتے ہوں، گالیاں وغیرہ نہ دیتے ہوں اور والدین اور اساتذہ کا احترام کرتے ہوں۔ ایسا کرنے سے آپ کو ثواب بھی ملے گا اور آپ برائیوں سے بھی بچ جائیں گے۔ ان شاء اللہ

والسلام

آپ کے اپنے

بھیا جی

ایڈیٹر

نگران محمد راشد | مدیر اعلیٰ جنید الرحمٰن | مدیر محمد سیاف | شیخ ایوب نے دارالاندلس پرنٹنگ پریس سگیاں پل لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

PO BOX#102, GPO, LAHORE

rozatulatfaal.official

rozatulatfaal.pak@gmail.com

0311-6397264

فی شمارہ سالانہ رجسٹریشن مبلغ 250 روپے

برائے رابطہ سرکولیشن منیجر 0322-4336456

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلی بات

ننھے ساتھیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک تیزی سے گزر رہا ہے..... ہمیں پتہ ہے کہ آپ سب کو رمضان المبارک کے مکمل ہونے کا انتظار ہوگا کیونکہ جناب..... آپ کو عید منانی ہے..... اور عید کے موقع پر نئے کپڑے..... نئے جوتے..... اور پھر سب گھر والوں اور پیار کرنے والوں سے عیدی کی وصولی..... سارا سال اس دن کا انتظار رہتا ہے نا..... لیکن ہم آپ کو آج عید کے بارے میں کچھ خاص بتاتے ہیں۔

عربی کی ایک مشہور کہاوت ہے کہ "عید اس کی نہیں جس نے نئے کپڑے، نئے جوتے پہنے بلکہ عید اس کی ہے جو آخرت سے ڈر گیا" آپ کو پتہ ہے نا کہ روزے رکھنا کتنا ضروری ہے۔ ہمیں پتہ ہے کہ آپ میں سے بہت سوں نے مکمل روزے رکھے ہوں گے۔ کچھ نے کم رکھے ہوں گے۔ کیونکہ ان پر روزے فرض جو نہیں ہوئے..... ہمارے ہاں اس سلسلے میں ایک نئی بدعت چل نکلی ہے اور وہ ہے روزہ کشائی کی..... یعنی جب بچہ پہلی مرتبہ روزے رکھتا ہے تو جناب اس پر خصوصی مبارک بادیں آتی ہیں۔ تقریب ہوتی ہے اور نجانے کیا کیا.....؟

حالانکہ روزہ تو اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ اس کے رکھنے کی خوشی تو ضرور ہوتی ہے لیکن ہمارے ہاں جو نت نئے فیشن چل نکلے ہیں ان سے ضرور پریشانی ہوتی ہے کیونکہ یہ سب کچھ دین میں مداخلت اور اضافہ ہے جسے بدعت کہا جاتا ہے..... یہ گمراہی جو جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ روزہ تو جہنم سے بچانے کے لیے آیا ہے اس لیے ہمیں ایسے نت نئے فیشنوں سے خود بھی بچنا چاہیے اور دوسروں کو بھی بچانا چاہیے..... اور جب عید آرہی ہے اور آپ سب کو فکر ہے کہ آپ کے کپڑے اور آپ کے جوتے اچھے اچھے ہونے چاہئیں تو آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بہت سے لوگ بھی ہیں ارد گرد..... بلکہ ہر طرف پھیلے ہوئے ایسے بھی ہیں کہ جنہیں سال بعد بھی نئے کپڑے پہننے کو نہیں ملتے۔

آپ جانتے ہیں کہ آپ کے ملک میں سیلاب ایک بار پھر آچکا ہے۔ گزشتہ سال کی تباہی ابھی ویسی کی ویسی ہے۔ آپ جیسے لاکھوں بچے ایسے ہیں جن کے گھر برباد ہو گئے ہیں۔ کپڑے، بستر، سکول بیگ بہہ گئے ہیں۔ اب وہ کھلے آسمان تلے پانی کے اندر پڑے ہوئے ہیں۔ ہم نے رمضان کے ان مبارک دنوں میں اللہ سے گناہوں کی معافیاں مانگی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اللہ سے مدد بھی طلب کرنی ہے..... اپنے ننھے منے سیلاب زدہ بھائیوں اور بہنوں کی مدد بھی کرنی ہے اور اپنے گھر والوں..... دوستوں..... رشتہ داروں کو اس بارے میں خوب خوب آگاہ کر کے تعاون اور سامان جمع کرنا ہے اور سب کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنا ہے سب کو بتانا ہے کہ اس سال صدقہ فطر جو اوسطاً سو روپے ہے فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کو جمع کرائیں اور جتنی جلد ممکن ہو جمع کرا دیں تاکہ ہم سب مل کر عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ سب ہنسیں مسکرائیں..... اللہ کا شکر ادا کریں تاکہ اللہ ہم سب کو محفوظ و مامون رکھے۔ ہنستا مسکراتا شاد و آباد رکھے۔ پاکستان بھی سلامت رہے۔ ہم سب اس کے محافظ بن کر رہیں۔

اور یہاں ہماری طرف سے آپ سب کو ایڈوانس "عید مبارک" "تقبل اللہ منا ومنکم" کیونکہ اب اگلی ملاقات عید کے بعد جو ہوگی۔ آپ کے خطوط و آراء کا انتظار رہے گا۔

والسلام

علی عمران شاہین

فرمانِ الٰہی جل جلالہ

بلاشبہ ہم نے اسے قدر کی رات میں اتارا۔ اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ قدر کی رات کیا ہے؟ قدر کی رات ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر امر کے متعلق اترتے ہیں۔ وہ رات فجر طلوع ہونے تک سراسر سلامتی ہے۔ (سورۃ القدر)

اشفاق احمد بگے، قصور

حدیثِ نبوی ﷺ

جب رات کا اندھیرا چھا جائے یا فرمایا: جب شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک لو کیونکہ شیطان اس وقت پھیلتے ہیں اور جب رات کا کچھ حصہ چلا جائے تو انہیں چھوڑ دو اور دروازے بند کر دو اور اللہ کا نام لو (بسم اللہ پڑھ کر بند کرو) کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور اپنے مشکیزوں کے منہ تسمے سے بند کر دو اور اللہ کا نام لو یعنی بسم اللہ پڑھو اور اپنے برتن ڈھانک دو اور اللہ کا نام لو یعنی بسم اللہ پڑھو۔ خواہ ان پر کوئی چیز ہی رکھ دو اور اپنے چراغ بجھا دو۔

(بخاری: ۵۶۲۳۔ مسلم: ۲۰۱۲)

رقیہ زاہدہ۔ کنگن پور

ایڈیٹر: علی عمران شاہین
انچارج: محمد الیاس حامد

خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور
ای میل: rozah313@gmail.com آفس: 042-37070857
فیکس نمبر: 042-37362863 ترسیل: 042-37150890

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ الٰہی
کیا یہ چیزیں جہاد سے پیاری ہیں؟

''کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے افراد اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔''

(سورۃ التوبہ ۲۴)

شفاء بنت محمد عرفان الہ آباد

حدیثِ نبوی ﷺ
ہندوستان سے جہاد

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ''میری امت میں سے دو جماعتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ نے جہنم کی آگ سے بچالیا ہے۔ ایک جماعت جو ہند سے جہاد کرے گی اور دوسری جو عیسیٰ بن مریم کا ساتھ دے گی۔''

(نسائی، غزوۃ الہند)

عثمان شانی 75۔ سوئل

ضروری بات

السلام علیکم

پیارے بچو!

ہر انسان اپنا ایک مقام رکھتا ہے وہ صرف اپنی ذات کا مالک نہیں ہوتا بلکہ ایک قوم کا حصہ ہوتا ہے اور خاص طور پر ایک مسلمان تو اس حوالے سے اور بھی ذمے دار ہوتا ہے۔ انسان کو ہر وقت یہ بات ضرور سامنے رکھنی چاہئے کہ وہ قوم اور ملت کے لئے کیا ہے؟ کیا امت کے فائدے میں ہے یا نقصان کا سبب کیونکہ ایک ایک فرد سے قوم بنتی ہے اور قوموں کے عروج وزوال میں بھی ایک ایک فرد کردار ادا کرتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ

ع   ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

گویا افراد سے قومیں بنتی ہیں اور قوموں کا عروج وزوال افراد ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ہم تاریخ پڑھیں تو ہمیں قوموں کے عروج وزوال کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح سے انہیں عروج حاصل ہوا تھا اور پھر کس طرح وہ زوال پذیر ہو گئیں۔ بعض وقت باہر کی طاقتوں کی وجہ سے بھی انہیں زوال ہوا ہے اور اس میں بھی کچھ غدار قسم کے افراد کا حصہ ہوتا ہے سچ ہے کہ قومیں اپنے عمل سے اپنا حال اور مستقبل بناتی ہیں۔ قومیں اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے تباہ ہوتی ہیں، قدرت کا قانون تو انصاف پر مبنی ہے۔ وہ نہ تو کسی قوم پر ظلم کرتا ہے نہ اس کو بے جا نوازتا ہے۔ اس حقیقت کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

جب تک کہ وہ خود اپنی اندرونی صلاحیتوں کو تبدیل نہ کرے۔ قوموں کے نیک عمل اور ان کے معیار ہی ان کے عروج زوال ہیں۔ نیک عمل قوت اور حسن پیدا کرتے ہیں اور عروج حاصل ہوتا ہے یہ اخلاقی زوال کی طرف لے جاتی ہے۔ اللہ نے افراد اور جماعتوں کو مختلف قسم کی جسمانی، دماغی اور اخلاقی قوتیں اور مادی وسائل عطا کئے ہیں جو ان کا صحیح استعمال کرتے ہیں انہیں کامیابی ملتی ہے، جو اسے قیمتی امانت سمجھ کر ان سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ جو انہیں ضائع کرتے ہیں، جن کے پاس ان کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہوتی وہ ان کا غلط استعمال کرتے ہیں، وہ قومیں اندھیرے میں بھٹکتی رہتی ہیں۔ اس لیے کہا ہے۔ ''اگر تم شکر کرو گے تو تمہاری نعمتوں میں اضافہ کروں گا لیکن کفرانِ نعمت کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔''

مگر یہ عذاب خدا کی طرف سے براہ راست نازل نہیں ہوتا۔ قوانین قدرت تک نتیجہ ہوتا ہے جو آتش فشاں کو پیاز کی طرح چپ چاپ اپنا کام کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جو قومیں بظاہر خوش حال اور طاقتور معلوم ہوتی ہیں حقیقتاً قانون کی زبردست پکڑ میں ہو کر خاک میں مل جاتی ہیں۔ اس لیے سب سے پہلی شرط انصاف ہے۔ پھر محنت، جفاکشی اور رزق حلال کی عادت ہے۔ اگر ہر فرد اپنے تئیں خود کو ذمہ دار محسوس کرے اور محاسبہ کرے تو آج پاکستانی قوم اور امت مسلمہ پر جو پریشانیوں کے ان گنت سلسلے ہیں ختم ہو سکتے ہیں۔ اس کے لئے پوری قوم کو اور قوم میں ہر فرد کو اپنا محاسبہ اور کردار ادا کرنا ضروری ہے۔ آپ کو بھی اور ہمیں بھی۔

والسلام

آپ کا بھائی

عبدالوارث ساجد

خط وکتابت کیلئے

E.mail: rozaah@hotmail.com

پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور

آفس: 042-38720257 ایڈیٹر: 0321-4275767 ترسیل: 042-7240945

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے بچو! گرمیوں کی چھٹیاں آ گئیں۔ دو اڑھائی مہینے سکول نہیں جانا پڑے گا۔ یہ چھٹیاں اس لیے کی جاتی ہیں کہ ان دنوں میں گرمی زوروں پر ہوتی ہے۔ خاص طور پر جولائی اگست کے مہینوں میں جب بارش کے بعد دھوپ چمکتی ہے' ہوا بند ہو جاتی ہے تو حبس میں جان نکلنے والی ہو جاتی ہے۔ الغرض! گرمی' بارش اور حبس کے ان مہینوں میں پڑھائی مشکل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا چھٹیاں کر دی جاتی ہیں۔

انہی دنوں میں سوات' مری' زیارت' سکردو' گلگت اور کشمیر کے بعض ٹھنڈے علاقوں میں موسم بڑا مزے دار بن جاتا ہے۔ وہاں تو بہار کا سماں بندھ جاتا ہے۔ لہٰذا ان علاقوں میں چھٹیاں نہیں ہوتیں...... وہاں سردیوں کی چھٹیاں ہوتی ہیں۔ دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں جب برفباری ہوتی ہے۔ ان دنوں وہاں سکول جانا ناممکن ہو جاتا ہے۔ لہٰذا برف باری کے دنوں میں ان پاکستانی علاقوں میں چھٹیاں کر دی جاتی ہیں۔

گرم علاقوں کے لوگ جب مذکورہ علاقوں میں سیر کے لیے جاتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ وہاں بچے اپنے بستے اٹھائے سکول جا رہے ہوتے ہیں۔

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک پاکستان میں مختلف موسم بھی رکھ دیے ہیں اور ہر موسم کے پھل بھی ہمیں عطا فرمائے۔ مثال کے طور پر آم اور کھجور گرم موسم کا پھل ہے۔ لہٰذا یہ ملتان اور سندھ میں خوب ہوتا ہے۔ اسی طرح آلو بخارا' خوبانی اور سیب سرد علاقوں کے پھل ہیں۔ جس طرح گرم علاقوں کے لوگ گرمیوں میں سرد علاقوں میں جاتے ہیں اسی طرح سرد علاقوں کے لوگ گرم علاقوں میں جاتے ہیں۔ یوں سب اہل وطن مختلف موسموں کو بھی انجوائے کرتے ہیں اور پھلوں کو بھی۔

پیارے بچو! یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔ ہمیں ان کی قدر کرنی چاہئے اور قدر کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اللہ کا شکر ادا کریں۔ اپنے علاقے کی زبان' موسم اور تہذیب پر فخر نہ کریں بلکہ موسم بنانے والے اللہ کے دیے ہوئے دین اسلام پر فخر کریں۔ آپس میں کلمے کی بنیاد پر محبت کریں۔

آخری بات یہ ہے کہ گرمیوں کی چھٹیاں فضول کاموں میں نہ گزاریں۔ جو کام اساتذہ نے دیا' محنت سے کریں۔ ایسا نہ ہو کہ دو اڑھائی ماہ کی چھٹیوں کے بعد جو پڑھا ہے وہ بھی بھلا ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ گرمیاں خیریت سے گزریں۔ تمام بچے دوبارہ سکول میں اکٹھے ہوں اور پھر نئے سرے سے اپنی تعلیم کو شروع کریں۔ اللہ آپ سب کا نگہبان اور محافظ ہو۔

آپ کا

امیر بابا

چیف ایڈیٹر روضۃ الاطفال

فرمانِ الٰہی

اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کر گئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے اور جنہوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ ان کے لیے (اللہ کے ہاں) بخشش اور عزت کی روزی ہے اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا تو وہ تم ہی میں سے ہیں اور رشتے دار اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ حق دار ہیں۔ بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (سورۂ انفال:75,74)

عمارہ شہزادی، سمندری

حدیثِ نبوی ﷺ

صبر کا انعام

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس کسی مسلمان کو کوئی دلی تکلیف ہو کوئی جسمانی بیماری' کوئی دکھ اور غم پہنچتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو معاف فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس کو ایک کانٹا بھی چبھ جاتا ہے تو وہ بھی اس کے گناہوں کی معافی کا سبب بن جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(مہرین ادریس۔ اوکاڑہ)

محمد الیاس حامد ایڈیٹر روضۃ الاطفال
خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور
ای میل: rozah313@gmail.com آفس: 042-37070857
فیکس نمبر: 042-37362863 ترسیل: 042-37150890

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لیجیے آزادی نمبر حاضر خدمت ہے۔ امید کرتے ہیں کہ آپ پسند فرمائیں گے۔ کیا حسن اتفاق ہے کہ 14 اگست رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے میں آرہی ہے۔ جب ہمارا پیارا وطن معرض وجود میں آیا تو اس وقت بھی رمضان کا بابرکت مہینہ تھا۔ وطن عزیز کو حاصل کرنے کے لیے ہمارے آباؤاجداد نے جو قربانیاں دی انہیں اگر کوئی تحریر یا تقریر میں بیان کرنا چاہے تو ناممکن ہے۔ انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے لخت جگر کٹتے دیکھے، ماں کے لاڈلے اور پیارے معصوم بچے ہندوؤں اور سکھوں کی برچھیوں میں پروئے جاتے رہے۔ ہماری پاکباز باحیا بہنوں کی عصمتیں تار تار کی گئیں۔ لوگوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ کہا جائے کہ اس سے بڑھ کر اور کچھ قربان کرنے کو نہ رہا تو غلط نہ ہوگا۔ وہ کون سی قربانی تھی جو پیارے وطن پاکستان کو پانے اور حاصل کرنے کے لیے ہمارے بزرگوں نے نہ دی ہو۔ ہجرت اور آزادی کی کچھ ایسی داستانیں اور واقعات کو لکھتے، مرتب کرتے اور نوک پلک سنوارتے ہوئے آنکھیں کئی بار پرنم ہوئیں۔ قلم لکھتے لکھتے رک جاتی۔ غم اور درد بھری یہ آزادی کی داستان بہت ہی طویل ہے۔ ہمارے سامنے یہ صرف چند واقعات ہیں لیکن ایسی لاکھوں درد اور غم سے لبریز آپ بیتیاں، داستانیں اور کہانیاں ہیں جن سے ہم بے بہرہ ہیں۔ نہ جانے کتنی ہی قربانیوں کی طویل کہانیاں ہیں، جن کو قلم نے محفوظ ہی نہیں کیا۔ بہرحال یہ سب واقعات ہمارے لیے ایک پیغام ہیں جو ہمیں اس مقصد کو یاد دلاتی ہیں جس کے لیے ہم نے اپنا پیارا وطن حاصل کیا۔ مگر افسوس کہ ہماری قوم اس مقصد سے بہت دور ہے۔ ہم نے اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو فراموش کر دیا اور اپنے حقیقی مقصد سے ہٹ گئے۔

ہمیں اس بات کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مضبوطی سے بٹھا لینا چاہیے کہ جس عظیم مقصد کی خاطر ہمارے بزرگوں نے قربانیاں دی اُسے پورا کرنے کے لیے ہم اپنی کوشش کریں۔

اور ہاں رمضان المبارک اپنی تمام تر مبارک ساعتوں کے ساتھ رواں دواں ہے اُن سے خوب فائدہ اٹھائیں اور جو اب بھی سستی کا شکار ہیں وہ تیز تر ہو جائیں۔ اپنے لیے اور اپنے پیارے وطن کے لیے قبولیت کے اوقات میں خاص دعائیں کریں کہ اللہ رب العزت لا الہ الا اللہ کو عملی طور پر نافذ کر دے اور اللہ ہم سے اپنے دین اور پاکستان کے لیے کوئی کام لے لے۔

آمین

اگلے شمارے تک اجازت

والسلام

آپ کا بھائی

محمد الیاس حامد

فرمانِ الٰہی

"تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی کہ بے شک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کروں گا، مرد ہو یا عورت، تمہارا بعض بعض سے ہے۔ تو وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انھیں میرے راستے میں ایذا دی گئی اور وہ لڑے اور قتل کیے گئے، یقیناً میں ان سے ان کی برائیاں ضرور دور کروں گا اور ہر صورت انھیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، اللہ کے ہاں سے بدلے کے لیے اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اچھا بدلہ ہے۔" (آل عمران: 195)

(محمد صہیب بن ماسٹر عبدالرحمٰن۔ ڈھیباں)

حدیثِ نبوی ﷺ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے زیادہ عزیز اور قیامت کے روز میرے قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہونگے جن کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت اور قیامت کے روز مجھ سے دور وہ ہونگے جو زیادہ باتونی بڑے اکڑنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔"

(ترمذی)

(شہزادو بھٹہ۔ جڑانوالہ)

چیف ایڈیٹر: امیر بابا
ایڈیٹر: محمد الیاس حامد

خط وکتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور
ای میل: rozah313@gmail.com آفس: 042-37070857
فیکس نمبر: 042-37362863 ترسیل: 042-37150890

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میٹھے بول

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خبردار ہوشیار بھیاجی ننھے ننھے بچوں کی محفل میں آنے کے لیے ہورہے ہیں تیار......لیکن آج بھیاجی ہیں کافی پریشان......سیدھے ہوکر بیٹھیں، سب بچے اور بڑے بھائی جان......آج غور سے سنو بھیاجی کی بات اور لگاؤ کان......محفل سے باہر کردیں گے جو ہوگا نافرمان......اب جاری کرنے لگے ہیں بھیاجی اپنا فرمان......!!

پیارے بچو! آج ہم پریشان اس بات پر ہیں کہ ہمارے پیارے کشمیر میں ہندو فوج ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے کشمیری بھائی اور چھوٹی چھوٹی کشمیری بہنیں ظالم فوجیوں کے ڈر کی وجہ سے گھر سے نکل کر سکول بھی نہیں جاسکتے......ظالم درندے اُن پر اندھادھند فائرنگ کرتے ہیں، معصوم بچوں کی آنکھیں نکال لیتے ہیں، ان کی زبانیں کاٹ دیتے ہیں، ان بچوں کے سامنے ان کے ابو جان کو شہید کر دیتے ہیں، امی جان کو اغواء کر کے لے جاتے ہیں اور بڑے بھائی جان کو تشدد اور ظلم کا نشانہ بناتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ معصوم بچے ہر وقت یہی بات کرتے ہیں ''کشمیر بنے گا پاکستان''

پیارے بچو! اگر وہ کشمیر کو پاکستان کے ساتھ شامل کر کے ہمارے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو ہم اتنی سستی اور بے رخی کا مظاہرہ کیوں کررہے ہیں۔ اٹھ کھڑے ہوں اور انڈیا کو بتادیں کہ ہم کشمیریوں کے ساتھ ہیں اور جہاں کشمیریوں کا خون بہا ہے وہاں ہم بھی اپنا خون پیش کرنے کو تیار ہیں۔

والسلام
آپ کے اپنے بھیاجی
ایڈیٹر

نگران راشد علی، مدیر اعلیٰ جنید الرحمن، مدیر احمد طیب | شیخ ایوب نے دارالاندلس پرنٹنگ پریس سنگھیاں پل لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

PO BOX# 102, GPO, LAHORE
rozatulatfaal.pak
rozatulatfaal.pak@gmail.com
0311-6397264

فی شمارہ وسالانہ رجسٹریشن مبلغ 250 روپے
برائے رابطہ سرکولیشن مینجر (عرفان اقدم) 0322-4336458

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شمارے کی زینت

میٹھے بول

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

پیارے بچو کیسے ہیں آپ؟

امید ہے آپ ٹھیک ٹھاک ہوں گے اور سردیوں کے مزے لے رہے ہوں گے۔ الحمد اللہ ملک کے اکثر علاقوں میں سردی کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ زیادہ آبادی والے علاقوں میں جہاں صنعتوں اور گاڑیوں کے باعث ماحولیاتی آلودگی زیادہ ہے۔ وہاں سموگ کا مسئلہ پیدا ہو رہا ہے۔ پیارے بچو! دنیا میں پیدا ہونے والے زیادہ تر مسائل ہمارے اپنے پیدا کیے ہوئے ہوتے ہیں۔ سموگ بھی ہماری پھیلائی ہوئی آلودگی کے باعث بنتی ہے جس کی وجہ سے لوگ بیمار ہوتے ہیں اور معمولاتِ زندگی میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے درمیان بڑھتی ہوئی عیش پسندی کے باعث سرسبز درختوں کا کٹاؤ ہو رہا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے جنگوں میں بھی درخت کاٹنے سے منع کیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ پودے لگائیں تاکہ ماحول سرسبز رہے۔ جتنی دیر تک یہ درخت قائم رہے گا اور لوگ اس کے سائے میں آرام، پھل دار درخت کا پھل اور اس کی آکسیجن وغیرہ استعمال کرتے رہیں گے۔ آپ کو ثواب ملتا رہے گا۔ کچھ جگہوں پہ یہ ایک بہت اچھا رواج ہے کہ بچے کے دنیا میں آنے کے ساتھ ایک پودا بھی لگایا جاتا ہے۔ اس طرح صحت مند ماحول تشکیل پاتا ہے۔

پیارے بچو! سردیاں شروع ہوتے ہی خشک میوہ جات کا بھی استعمال شروع ہو جاتا ہے۔ سردی کی ٹھٹھرتی راتوں میں کچھ بچے بھی غربت کی وجہ سے خشک میوہ جات فروخت کرتے ہیں۔ جب آپ کمبل میں بیٹھے مونگ پھلی سے لطف اٹھا رہے ہوں تو اس وقت ان بچوں کو بھی یاد رکھیں اور اللہ کا شکر ادا کریں۔ اسی طرح جب آپ گرم کپڑے پہنے انگیٹھی کے پاس بیٹھ کر یخنی پی رہے ہوں تو ان مظلوم برمی، شامی، عراقی، کشمیری، افغانی اور فلسطینی بچوں کو ضرور یاد رکھیں جو اپنے گھروں سے بے گھر ہو کر پریشانی اور مصائب کا شکار اور ہماری طرف امید بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔

آپ کے اپنے
ایڈیٹر بھیا جی

نگران عبد الحنان | مدیر اعلیٰ جنید الرحمٰن | مدیر محمد سیاف

شیخ ایوب نے دار الاندلس پرنٹنگ پریس سنگیاں پل لاہور سے چھپوا کر شائع کیا

rozatulatfaal.pak@gmail.com | PO BOX# 102, GPO, LAHORE

0311-6397264 | rozatulatfaal.pak

فی شمارہ سالانہ رجسٹریشن 300 روپے

لالچ کی سزا



ایک تاجر تجارت کی غرض سے دوسرے شہر کی جانب روانہ ہوا۔ راستے میں طوفان بادل اور بارش نے آلیا۔ برف باری کی شدت سے سڑکیں بند ہو گئیں۔ اس شہر میں قریب قریب ہوٹل وغیرہ نہیں تھے کہ مسافر وہاں کا رخ کرتے۔ عموماً واقف کاروں یا رشتہ داروں کے ہاں قیام ہوتا یا کسی اجنبی کا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا اور اس سے رات کے رہنے کے لیے کہا جاتا تو نہ صرف وہ اپنا دروازہ کھول دیتا بلکہ اسے کھانا بھی کھلا دیتا۔

اس تاجر نے ایک گھر کے دروازے پر دستک دی۔ گھر والوں نے دروازہ کھولا اس نے بتایا کہ وہ مسافر ہے رات گزارنا چاہتا ہے گھر والوں نے اسے خوش آمدید کہا اور اپنے گھر کا دروازہ کھول دیا۔ یہ چھوٹا سا گھر تھا اس میں میاں بیوی اور ان کا اکلوتا بیٹا رہتا تھا دو کمروں میں سے ایک میں ان کا بیٹا اور دوسرے میں والدین سو جاتے تھے۔ دن کے وقت یہی کمرے کھانے پینے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ گھر والوں نے مہمان کو بٹھایا کھانا پیش کیا پھر ان کے پاس بیٹھ کر گفتگو شروع کر دی۔ تاجر نیک دل آدمی تھا۔ اس نے میزبانوں کو تفصیلاً اپنے حالات سے آگاہ کیا اور بتایا کہ اس کے پاس ایک خطیر رقم موجود ہے جسے وہ مال تجارت خریدنے کے لیے لایا ہے رات دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ یہ گفتگو میزبان کی بیوی بھی سن رہی تھی۔ جب سونے کا وقت ہوا تو ایک کمرے میں میاں بیوی سو گئے اور دوسرے کمرے میں ایک بستر پر مہمان اور دوسرے بستر پر بیٹے کو سلا دیا۔ بیوی نے اچانک خاوند کے کان میں سرگوشی کی آخر کب تک فقر و فاقہ کی زندگی گزارتے رہیں گے۔

ہمارا مہمان مالدار آدمی ہے اور ایک بڑی رقم اس کی جیب میں ہے، اگر ہم چاہیں تو راتوں رات امیر بن سکتے ہیں۔ مگر وہ کیسے؟ خاوند نے پوچھا!

اس وقت نادر موقع ہے جو شاید پھر کبھی نہ آئے ہم اس مہمان کو قتل کر کے لاش کو چھپا دیں۔ اس کا خاوند پہلے انکار کرتا رہا کہ مہمان کے ساتھ ایسا ظلم بڑی وحشیانہ حرکت ہے مگر اس کی بیوی اس کا حوصلہ بڑھاتی رہی اور شیطان بھی زور لگاتا رہا۔ پھر شوہر اس کے دلائل پر رضامند ہو گیا۔ رات آدھی سے زیادہ بیت چکی تھی، برف باری کا طوفان جاری تھا ادھر میاں بیوی خنجر تیز کر رہے تھے۔ بالآخر وہ خنجر لے کر کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرے میں شدید اندھیرا تھا اس نے بستر ٹٹولا اور اندازے سے گردن تلاش کر کے خنجر چلا دیا۔ اس کی بیوی نے لاش اُٹھانے میں مدد کی دونوں میاں بیوی لاش کو دروازے تک لے گئے۔ اچانک بجلی چمکی اور یکایک ان کی آنکھیں پتھرا گئیں، یہ لاش ان کے اکلوتے بیٹے کی تھی۔ میاں بیوی کے حلق سے دل ہلا دینے والی چیخیں نکلیں اور وہ دونوں بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ چیخیں سن کر مہمان بھی جاگ اُٹھا۔ اس کے ہمسائے بھی بھاگے بھاگے آئے پولیس کو اطلاع ملی وہ فوراً پہنچ گئی۔ تھوڑی سی تفتیش کے بعد پولیس والے اصل حقائق تک پہنچ گئے۔ قصہ یہ ہوا کہ جب رات کو اس کا والد مہمان کو الوداع کر کے چلا گیا تو مہمان اور اس کا بیٹا کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔ اس دوران لڑکا مہمان کے بستر پر سو گیا۔ مہمان نے اسے جگانا مناسب نہ سمجھا اور خود لڑکے کے بستر پر سو گیا۔

ہمسایوں نے اگلے دن اس نوجوان کو دفن کر دیا اور اس کے ماں باپ جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیئے گئے۔ اسی طرح ان کو اپنے کیے کی سزا مل گئی یہ تو تھی ان کی دنیاوی سزا بارگاہ الٰہی میں ابدی زندگی کا کٹھن کا مرحلہ باقی ہے۔

تو پیارے بچو!

ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جو بھی اپنی خوشی کے لیے دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی سزا دنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی۔ ان کے لیے سخت سزا مقرر کی گئی ہے۔

(میمونہ بنت محمد صادق۔ لیہ)



آپ بھی بن سکتے ہیں

قسط نمبر: 2

اچھا لکھاری

حافظ عمران۔ جامعہ ستیانہ بنگلہ

آج ہم اپنی گفتگو کو دو حصوں پر تقسیم کرتے ہوئے تحریر کے "مقاصد و عناصر" پر بات کریں گے۔

پہلا حصہ: تحریر کے مقاصد

تحریر لکھنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ مقصد کے بغیر لکھی گئی تحریر اس جسم کی مانند ہے جس میں روح نہ ہو۔

اس لیے تحریر لکھنے سے پہلے مقصد کا تعین کر لینا چاہیے۔ اس سے نہ صرف تحریر جاندار بن جاتی ہے بلکہ لکھاری کے خیالات و افکار پوری تاثیر کے ساتھ قارئین تک رسائی پاتے ہیں۔

ذیل میں چند سوال دیے جا رہے ہیں جن کے سہارے لکھاری اپنے مقصد کے تعین میں مدد لے سکتا ہے۔

☆ آپ کس مقصد کے لیے لکھنا چاہتے ہیں؟

☆ جن افراد یا معاشرہ کے لیے آپ تحریر لکھنے جا رہے ہیں، ان کی ذہنی استعداد اور نقطہ نظر کیا ہے؟

☆ آپ جس مقصد کا تعین کر چکے ہیں، کیا وہ واضح ہے اور دوسرے آسانی سے سمجھ سکتے ہیں؟

☆ آپ جس مقصد کے لیے لکھ رہے ہیں، وہ قابل عمل یا قابل حصول ہے؟

ان سوالات کی مدد سے ایک نو آموز لکھاری تحریر کے مقاصد کا تعین از خود کر سکتا ہے۔ اس کی تھوڑی سی مدد ہم بھی کیے دیتے ہیں۔ غور سے سنیے!

تحریر کے تین مقاصد:

عام طور پر تحریر کے تین مقاصد بیان کیے جاتے ہیں:

1۔ معلومات فراہم کرنا

2۔ دعوت و تبلیغ

3۔ تفریح مہیا کرنا

دراصل ان میں سے مقصد کا لفظ صرف پہلے دو پر پورا اترتا ہے۔ تیسری چیز خود مقصود نہیں ہوتی۔ پہلے دو مقاصد کی تکمیل اور حصول کا ایک ذریعہ ہے۔

یہ تینوں کسی تحریر میں بیک وقت اکٹھے بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسے اعداد و شمار اور حقائق و واقعات پر مشتمل ایک مستند معلوماتی تحریر جس میں کہیں کہیں طنز و مزاح کی چاشنی بھی ہو، دعوت و ترغیب کا بہترین ذریعہ ثابت ہو سکتی ہے۔

ایسی تحریر بیک وقت ان تینوں مقاصد کی حاصل ہوگی اور معیاری اور مقبول تحریر قرار پائے گی۔

بقیہ صفحہ نمبر 7 پر

اللہ کی مدد آ پہنچی



آج کشمیر کی تازہ ترین صورتحال کیا ہے؟...... آج پاکستان کے حالات کیا ہیں؟...... ان حالات سے کون واقف نہیں ہے...... آج کشمیر میں ہر نوجوان، بچے حتی کہ بہنیں اور مائیں بھی ہاتھوں میں پتھر لیے انڈین آرمی کا مقابلہ کرتی ہوئیں نظر آتی ہیں۔ پیارے بچو! آج تک آپ نے تلواروں کا مقابلہ تلواروں سے ہوتا ہوا سنا ہوگا، آج تک بندوقوں کے مقابلے میں بندوقیں چلتی ہوئی دیکھی ہوں گی، آج تک بم کے مقابلے میں بم برستا ہوا دیکھا ہوگا...... فضائیہ کے مقابلے میں میزائل چلتے ہوئے دیکھے ہوں گے لیکن سلام ہو ان کشمیریوں پر، جنھوں نے دس لاکھ اسلحے سے لیس انڈین آرمی کے مقابلے میں چھوٹے چھوٹے پتھر اٹھا لیے ہیں اور بہادری کی نئی داستانیں رقم کر رہے ہیں...... کشمیریوں کی کوششیں اور خون رنگ لا رہا ہے۔ اللہ کی مدد کے وعدے پورے ہوتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ تبھی تو آج بھارت کے اخبارات اور ٹی وی چینل چیخ چیخ کر دہائی دے رہے ہیں کہ بھارت کشمیر میں شکست کھا چکا ہے اور جناح کا دو قومی نظریہ فتح حاصل کر چکا ہے۔

حافظ محمد سعید کا پیغام '2017ء کشمیر کے نام' واقعی پورا ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ ان شاء اللہ۔ یہی وہ شیر ہے جس کی دھاڑ سن کر انڈیا دہل جاتا ہے۔ جلد ہی آزادی کے دن آئیں گے اور چمن میں بہار آئے گی!

"بے شک جب اللہ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے۔"

میں سمجھتی ہوں کہ یہ اللہ کی کشمیریوں اور پاکستانیوں سے محبت کی دلیل ہے۔ عنقریب آسانیاں ہوں گی اور ظلم کے دن ختم ہو رہے ہیں۔ کشمیری ہر محاذ پر کامیابیاں سمیٹ رہے ہیں اور غزوہ ہند کی مبارک پیشین گوئی پوری ہوتی نظر آ رہی ہے...... کشمیر غزوہ ہند کا دروازہ ہے اور کشمیری اس کے پہرے دار ہیں۔ پاکستانیوں کا بچہ بچہ کشمیری بہن بھائیوں کے ساتھ ہے۔

کیوں بچو! آپ بھی اس عہد کو نبھائیں گے نا؟ ان شاء اللہ۔

(اسماء بتول۔ گوجرانوالہ)

برکت کی دعا



سیدنا عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ہم رسول ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں موجود تھے۔ بھوک جب بہت شدید ہو گئی تو لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کچھ سواریاں (اونٹ) ذبح کرنے کی اجازت چاہی اور کہا کہ اس سے اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں کی سلامتی دے گا۔ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو اونٹ ذبح کرنے کی اجازت دینے کا ارادہ کر لیا ہے تو فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ اگر آپ لوگوں کو حکم دیں کہ وہ اپنا بچا ہوا زادِ راہ ایک جگہ اکٹھا کریں اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے برکت دعا فرمائیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کے نتیجے میں اس تھوڑے سے کھانے میں برکت دیں گے، نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو کھانا جمع کرنے کا حکم دے دیا تو لوگوں نے اپنا باقی ماندہ کھانا ایک جگہ اکٹھا کر دیا۔ رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر قافلے والوں کو بلایا کہ اپنے برتن لے کر آؤ اور اس میں سے اپنے اپنے برتن بھر کر لے جاؤ۔ تو قافلے میں موجود کوئی بھی خالی نہ رہا اور کھانے کا ڈھیر بھی اسی طرح رہا۔ اس موقع پر رسول اکرم ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آ گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ میں روز قیامت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت مومنین کے لئے دوزخ سے آزادی کا مطالبہ کروں گا۔ [بحوالہ مسند احمد]

(عبدالرحمٰن امجد۔ کوئٹہ)



وہاں ہال میں ہم سب مسلمان بھائی بیٹھے تھے اور مسکرا کر ایک دوسرے کا استقبال کر رہے تھے جبکہ میں دوران سفر آنکھوں کے سامنے گزرے گئے مناظر کی وجہ سے انتہائی دہشت میں تھی۔ اتنے میں مجھے اپنی ماموں زاد بہن نظر آئیں اور میں ان سے لپٹ کر رونے لگی۔ انہوں نے بنا کچھ کہے مجھے سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا...... ہم سب وہاں اجلاس کے لیے جمع تھے...... میں نے اپنا قدم ابھی آگے بڑھایا ہی تھا...... کہ اسرائیلی فوج آگئی اور گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ سارے لوگ اپنی سیٹوں پر سر جھکا کر بیٹھ گئے...... مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا تو میں نے بھاگ کر ایک سیٹ کے نیچے پناہ لے لی...... وہ لوگ پہلی صف سے ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو موت کے گھاٹ اتارتے آگے بڑھ رہے تھے۔ میں کانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھی اور چیخ بھی نہیں پا رہی تھی کیونکہ وہاں چیخنے کے جواب میں گولی کھانا پڑتی...... یہ سلسلہ جاری تھا کہ اسرائیلی فوج میں سے کسی نے کہا کہ ہماری گولیاں غائب ہیں، اس پر ان کے کمانڈو نے ہوائی فائر کیا اور پورے ہال میں سناٹا چھا گیا...... اسی خوف میں میری نظر معصوم بچے پر پڑی جو اپنے ماں باپ کے درمیاں ان کی نقل کرتے ہوئے گردن جھکا کر بیٹھا تھا اور آنکھیں بند کیے ہوئے تھا...... ناجانے اس کو دیکھ کر میرے اندر کیسی دلیری پیدا ہوئی کہ میں خود اس کی سیٹ پر جا بیٹھی اور اس کو ٹانگوں پر بٹھالیا...... جب اسرائیلی فوج کے پاس گولیاں ختم ہونے لگیں تو انہوں نے مسلمان بہنوں کو بالوں سے کھینچ کر لے کر جانا شروع کر دیا اور پھر یہ انسانیت کے نعرے لگانے والے چلے گئے۔

اس خوف میں میرے پاس پاکستان جانے کی امید تھی مگر فلسطینیوں کے پاس تو یہ نعمت بھی موجود نہ تھی اس کے باوجود انکے چہرے پر مسرت اور خوف سے خالی تھے۔ واپسی میں دوران سفر ہماری ٹیم کے تمام نئے لوگ بشمول میں نہایت خوف و ہیبت میں تھے جبکہ فلسطینیوں کو دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ اپنا خون دے کر اپنے اندر کے ایمان کو شعلہ زن کر چکے ہیں۔

اس سروے میں، جو میں نے ایک فلاحی تنظیم کے ہمراہ کیا تھا ہم نے اپنے تین عزیز کھوئے...... جن میں ہمارے افسر کی بہو بھی شامل تھیں......!

وہاں سے آکر مجھے صرف یہ بات چبھتی تھی کہ کیوں اسرائیلیوں پر عذاب نہیں ٹوٹتا پھر خیال آیا کہ عذاب تو ہم پر ٹوٹنا چاہیے کہ جو ہم اپنے نرم بستروں اور بے مقصد آسائشوں، تفریحات اور مشاغل میں کھو کر خاموشی سے اپنے بھائیوں کو مرتا اور بہنوں کی عصمتوں کو لوٹتا دیکھ رہے ہیں...... نا ہمیں اپنے آزاد ملک کا شکر ہے اور نا ہی اپنے بھائیوں کا دکھ...... شاید ہم بھول گئے ہیں کہ اگر ہم نے اپنے ان بے بس اور مجبور بھائیوں کا ساتھ نہ دیا تو یہ وقت ہم پر بھی نہ آجائے۔ لہٰذا اس سے پہلے کہ باطل آگے بڑھتا چلا جائے ہمیں وہیں گھس کر ان کا منہ توڑنا ہوگا اس کار عمل میں بہت سے لوگ کوشاں ہیں اور کامرانیاں حاصل کر رہے ہیں بس بات اتنی ہے کہ اپنا حصہ کون ڈالتا ہے؟

(جویریہ ندیم)



9 ہجری کا ذکر ہے کہ ایک قافلہ شام سے مدینہ طیبہ آیا۔ انھوں نے آکر خبر دی کہ قیصر کی فوجیں مدینے پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خیال فرمایا کہ حملہ آور فوج کی مدافعت عرب سرزمین میں داخل ہونے سے پہلے ہی کر لی جائے تو بہتر ہوگا۔ اس بنا پر نبی ﷺ نے صحابہ کو تیاری کا حکم دیا۔ اہل ایمان کے لیے بڑے امتحان کا وقت تھا۔ دور دراز کا سفر گرمی بھی پورے زوروں پر تھی۔ پھل پک چکے تھے اور یہ سایہ زمین میں بیٹھنے، پھل توڑنے اور سال بھر کے لیے جمع کرنے کے دن تھے۔ مگر رحمت عالم ﷺ کی قیادت میں تبوک روانہ ہوا۔ اس طویل سفر میں صحابہ کرام کے پاس سواریاں بہت کم تھیں۔ اٹھارہ لوگوں کو ایک اونٹ میسر تھا۔ خوراک کی قلت کی وجہ سے صحابہ درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ پتے کھانے سے صحابہ کرام کے ہونٹ سوج گئے۔ آخر سفر کی مصیبتیں برداشت کرتا ہوا یہ لشکر تبوک پہنچ گیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے لیے ایک خیمہ لگوایا جو بہت چھوٹا تھا۔ ایک دن ایک جانثار حاضر خدمت ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آواز دی کہ اندر آجاؤ۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر یہ خوش اخلاق صحابی بولے: اللہ کے رسول ﷺ کیا پورا اندر آجاؤں؟ جانثار کا یہ جملہ سن کر آپ ﷺ بے ساختہ مسکرا دیے۔ (واضح رہے کہ صحابی کے اس جملہ میں خوش طبعی اس لیے تھی کہ خیمہ تو چھوٹا سا ہے اور آپ ﷺ مجھے اندر بلا رہے ہیں)

(ابوبکر حسن۔ ٹوبہ)

ہوشیار باش.... ہو جائیں تندرست ہونے کے لئے تیار.... اور کھول لیں اپنے دماغ کی ایک کھڑکی.... ایک ہی کھڑکی کھولیئے گا.... اگر آپ نے کھول دیں دونوں کھڑکیاں دماغ کی تو.... ہماری بات ایک کھڑکی سے داخل ہو کر دوسری کھڑکی سے نکل جائے گی جناب۔

پیارے بچو! ہمیں لگ گیا ہے پتا ہم م م م...... ارے یہی کہ آپ کرتے ہیں افطاری دبا دبا کر...... بچارے معدے کو عذاب عظیم میں ڈال دیتے ہیں...... اور پھر آپ بعد میں کہتے ہیں۔ ہائے امی جان! میرا پیٹ...... اب امی کیا کریں.... ؟؟؟ کس نے کہا تھا اتنا زیادہ کھائیں... بڑے مزے لے لے کر کرارے پکوڑے، مزیدار سموسے اور مصالحہ دار چیزیں کھا رہے تھے جناب......! اب پیٹ آپ کو مزہ نا چکھائے تو بچارہ کیا کرے؟؟ اور افطاری پر اس طرح ٹوٹ پڑتے ہیں جیسے کسی کے ولیمہ میں آئے ہوں...! اب اپنا منہ تو سیدھا کریں....! سچی بات سے گھبرانا کیوں جی...؟؟

بہر حال، ہمیں تو آپ کی صحت کا زیادہ خیال ہے۔ اگر آپ کریں گے ہماری باتوں پر عمل تو رہیں گے صحت مند۔ اگر آپ نے عمل نہ کیا ہماری باتوں پر تو ہماری بات بھی بڑی تیز ترین ہے یہ آپکے دماغ سے اس طرح پھسل جائے گی جس طرح ہاتھ سے آم کی گٹھلی پھسلتی ہے.... کیوں جی آئی سمجھ!!

پیارے ساتھیو! افطاری میں بس تھوڑی سی احتیاط برتیں یقیناً آپ صحت مند رہے گے۔ افطاری کے وقت معدہ مکمل خالی ہوتا ہے اس لئے اس کو ایک دم بھرنا نقصان کا باعث بنتا ہے۔ کھجور یا کسی مشروب سے افطاری کریں۔ پانی ٹھہر ٹھہر کر اپنے پیٹ میں اُتاریں۔ گھی میں تلی ہوئی اور مصالحہ دار چیزوں سے اگر پرہیز نہیں کریں گے تو آپ پریشان ہوں گے...... اور آپ کی دوڑ ہی لگی رہے گی...... سمجھ گئے جناب! بار بار واش روم جانا بھی اچھا نہیں ہوتا.... ہلکی پھلکی افطاری کریں اور تقریباً آدھا گھنٹہ بعد کھانا تناول فرمائیں اس طرح آپ کا رمضان برکتوں اور رحمتوں کے سایہ میں گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو صحت مند بھی بنادے گا۔

پیارے بچو! آج اہم بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں.... تو سنیں پھر غور سے۔

جولائی کا مہینہ گرمی برساتے برساتے اب تھک ہار کر اختتام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جولائی کے آخر اور اگست میں نکا کر بارشیں ہوتی ہیں۔ پھر آپ بارشوں میں نہاتے بھی بڑے شوق سے ہیں.... یہ بارش بھی اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے، ساری گرمیوں کو بھلا دیتی ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے ملک میں کثرت سے بارشیں برستی ہیں اور پھر سیلاب بھی آتے ہیں اور پھر وہ تباہی لاتے ہیں اللہ ہمارے ملک کو سیلاب سے محفوظ رکھے، آمین۔

تو جناب! برسات کے موسم میں ہوا میں نمی بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ جس سے کھانے پینے کی اشیاء خراب بہت جلد ہو جاتی ہیں اور انھیں پھپھوندی لگ جاتی ہے...... بیکری کی چیزیں مثلاً ڈبل روٹی، بند، رس اور دوسری اشیاء موسم برسات میں تو زبردست متاثر ہوتی ہیں۔ ان کو پھپھوندی لگ جاتی ہے جو کہ انتہائی مہلک چیز ہے۔ یہ نظام انہضام کو شدید متاثر کر کے قے اور اسہال کا باعث بنتی ہے.... اس طرح کی چیزوں سے مکمل پرہیز کیا جائے تو بہتر ہے۔ موسم برسات میں زمین کا پانی بھی اکثر خراب ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے اندر دوسرا پانی مل جاتا ہے.... یہ بیماریوں کا باعث بن سکتا ہے لہٰذا برسات کے موسم میں پانی اُبال کر ٹھنڈا کر کے پینا چاہئے اس طرح آپ ہیضہ اور ٹائیفائیڈ جیسی مہلک بیماریوں سے بچ جائیں گے.... ویسے بیماری اللہ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے اور یہ گناہوں کو دھو ڈالتی ہے۔

ننھے ساتھیو! موسم برسات میں بارشیں اور گھٹن بھی زیادہ ہوتی ہے اس لئے سلکی ملبوسات گھٹن کے وقت شدید اذیت ناک صورت حال پیدا کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ایسا لباس زیب تن کیا جائے جس میں پسینہ جذب کرنے کی صلاحیت موجود ہو مثلاً سوتی کپڑے سے بنا ہوا ڈھیلا ڈھالا لباس بہت اچھا رہتا ہے اگر ایسا لباس پہنا جائے جو پسینے کو جذب نہ کرے تو اس سے گرمی دانے زیادہ نکلتے ہیں جو بعد میں ''ہائے امی جی'' کا باعث بنتے ہیں.... سمجھ گئے نا جناب! جب آپ کو تکلیف پہنچتی ہے تو آپ کے منہ سے ''ہائے اللہ جی'' یا ''ہائے امی جی'' کے الفاظ نکلتے ہیں...

آپ سرکہ کے نام سے تو واقف ہوں گے۔ سرکہ موسم برسات کی بیماریوں کا بہترین علاج ہے اگر سرکہ میں بھگوئے ہوئے پیاز استعمال کئے جائیں تو ہیضہ جیسی بیماری سے بچا جا سکتا ہے، سرکہ ٹھنڈک اور حرارت کا حسین امتزاج ہے، یہ فاسد اور غلیظ مادوں کو جسم سے نکالنے میں معاون اور طبیعت کو فرحت بخشتا ہے، جسم میں ادویات کے زہریلے اثرات کو ختم کرتا ہے، سرکہ خون کو صاف کرتا ہے اور پھوڑے پھنسیوں سے بچاتا ہے، یہ پیاس کی شدت کو کم کرتا ہے اور غذا کو جلد ہضم کرتا ہے، سرکہ ہر قسم کی سوزش میں مفید اور جسم میں حرارت کی زیادتی کو ختم کر دیتا ہے، سرکہ کو کھانے میں ڈال کر استعمال کرنا چاہئے، موسم برسات میں غذا میں زیادہ احتیاط کرنی چاہئے۔ خصوصاً دہی بھلے، آلو، رائتا، اور آلو کا سالن دوسرے وقت کے لئے نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ یہ جلدی خراب ہو جاتے ہیں۔

ننھے منے ساتھیو! بارشوں کی کثرت سے زمین اکثر گیلی اور نم دار رہتی ہے اسی لئے اکثر دیواروں سے کرنٹ لگتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تاریں کسی جگہ سے اچھی طرح ڈھکی نہیں ہوتیں اور جب نمی ہو جاتی ہے تو پوری دیوار میں سے کرنٹ گزرنے لگتا ہے جو خطرے کا باعث ہے، لہٰذا برسات سے پہلے پہلے اس کی مرمت کروا لینی چاہئے۔

پیارے بچو! موسم برسات میں بجلی کی تاروں اور کھمبوں کے قریب ہرگز نہیں جانا چاہیے کیونکہ نمی کی وجہ سے ان میں کرنٹ بھی آسکتا ہے۔ دوران بارش بجلی کے کھمبوں اور تاروں سے دور رہنا چاہئے۔

موسم برسات میں زمین سے زہریلے کیڑے مکوڑے بھی باہر آ جاتے ہیں اسی لئے زمین پر لیٹنے سے گریز کرنا چاہئے کیونکہ اکثر زہریلے جانوروں کے ڈسنے کے واقعات موسم برسات میں پیش آتے ہیں، زہریلے جانوروں سے بچنے کے لئے صبح شام کے اذکار کا خصوصی اہتمام کریں۔

پیارے بچو! برسات میں خوب نہائیں مگر احتیاط سے، گلی محلوں میں نہانا نہیں چاہئے کیونکہ گلیوں میں گندہ پانی ہوتا ہے جو بیماریوں کا باعث بنتا ہے اس سے بچیں اور اپنا خیال رکھئے گا۔ اللہ حافظ

(علی ضرار)







ننھا طبیب

قارئین! کرلیں تیاری...... اوہ کہیں جانے کی نہیں! بلکہ خود تشریف کا ٹوکرا لا رہے ہیں طبیب صاحب...... مفت میں دیں گے مفید مفید مشورے۔ ارے آپ ہمیں کوئی لوکل یا نیم حکیم نہ سمجھئے گا بھئی......!!

ہم پیشہ ور طبیب ہیں...... آپ کہیں مفت مشوروں کا کوئی اور مطلب نہ لیجئے گا جناب! یہ صرف روضہ کے قارئین کے لیے ہی مخصوص ہیں، ورنہ ہم کچھ لیے بغیر واپس نہیں جانے دیتے...... اور ہاں، ہم بھی ٹامک ٹوئیاں بھی نہیں مارتے بلکہ سند کے ساتھ مشورہ دیتے ہیں۔ آزما کر دیکھ لیں......

لیں جی پیارے بچو! گرمیاں شروع ہو چکی ہیں، تیز دھوپ کا احساس اور اس کے ساتھ شدید پیاس کا احساس بھی ہونے لگ پڑا ہے۔ کچھ بچے تو بڑے شوق اور مزے مزے سے برف کے گولے کھاتے ہوں گے، آپ کو پتہ ہے یہ صحت کے لیے کتنا خطرناک ہو سکتا ہے؟؟؟ ہم بتاتے ہیں آپ کو......!! اس میں استعمال ہونے والے رنگ برنگ کے شربت انتہائی مضر صحت ہیں، جو نزلہ زکام، کھانسی اور گلے کی بہت سی بیماریاں پیدا کرتے ہیں کیونکہ اس کی تیاری میں استعمال ہونے والے (flaver) اور فوڈ کلر معیاری نہیں ہوتے۔ اہم بات کہ یہ گھروں میں ہی عموماً تیار کیا جاتا ہے اور صفائی کا خاص خیال بھی نہیں رکھا جاتا۔

میرے وطن کے پھول ستارو! اگر ہم آپ کی صحت کا خیال نہیں رکھیں گے تو ہمیں طبیب کون کہے گا پھر؟

جی ہم بتائیں گے گرمیوں میں صحت مند رہنے کے چند اصول:

لیموں ہمارے ملک میں عام پایا جاتا ہے۔ اس میں وٹامن C کی وافر مقدار ہوتی ہے۔ لیموں کی شکنجبین ہاضمہ بہتر کرتی ہے۔ جگر سے فاسد مادے خارج کرتی ہے اور جلد کو تر و تازہ رکھتی ہے۔ لیموں کی شکنجبین گرمی کی شدت کو کم کرتی ہے اور بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت بڑھاتی ہے۔

بچو! گرمیوں میں تو جسم کو ضروری وٹامنز اور نمکیات کی وافر مقدار میں ضرورت ہوتی ہے نا۔ اس توانائی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے روزانہ 1 عدد نارنجی اور 1 عدد انناس کا ٹکڑا بلینڈ کر کے پی لیں۔

کچھ بچوں کو تو گرمی دانے بھی تنگ کرتے ہوں گے۔ ان گرمی دانوں سے بچنے کے لئے ہفتہ میں دو مرتبہ۔ آپ 1 عدد چقندر، 1 عدد گاجر، 1 عدد سیب اور چند پودینے کے پتے بلینڈ کر کے پئیں۔ گرمی دانوں سے چھٹکارا مل جائے گا اور جسم سے فاسد مادے بھی خارج ہو جائیں گے۔

ارے جناب! اب تو مارکیٹ میں خربوزہ اور تربوز کی آمد کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ یہ پھل بھی کوئی عام نعمت نہیں، گرمیوں میں جسم کو پانی کی وافر مقدار میں ضرورت ہوتی ہے، تربوز جسم میں پانی کی مقدار برقرار رکھتا ہے اور بلڈ پریشر کو نارمل کرتا ہے۔ اس میں ایک خاص "بیٹا کیروٹین" پائی جاتی ہے جو آنکھوں کے کئی مسائل دور کرتی ہے اور انفیکشنز سے حفاظت بھی دیتی ہے۔

پیارے بچو! آپ کو پتا ہے نا کہ اللہ تعالیٰ کو کمزور مومن سے طاقتور مومن زیادہ پسند ہے۔ تو پھر کیا ارادہ ہے جناب کا......!

لیں جی کیلا کھائیں۔ کیلا ایک صحت بخش پھل ہے اس میں قدرت نے بے پناہ غذائیت رکھی ہے۔ کیلا کھانے سے جسم توانا اور دماغ چست رہتا ہے۔ اس میں موجود آئرن کی وافر مقدار "انیمیا" سے بچانے میں مدد کرتی ہے۔ کیلے میں پروٹین کی وہ قسم شامل ہے جو جسم کے موڈ پر اثر انداز ہو کر اسے اچھا کر دیتی ہے اور دماغی سکون مہیا کرتی ہے۔ کیلا وزن میں اضافہ کرتا ہے دو سے زائد کیلے کھا کر روزانہ ایک گلاس نیم گرم دودھ پی لیا جائے تو وزن میں اچھا خاصا اضافہ ہو جائے گا۔

ہمارے قارئین! انار سے تو واقف ہوں گے لیکن اس کے فوائد سے کم ہی آشنا ہوں گے۔ انار جنت کے پھلوں میں سے ایک ہے۔ اس کا استعمال خون کی پیدائش میں اضافہ کرتا ہے، دل کو طاقت دیتا ہے، انار یرقان میں (ہیپاٹائٹس) بھی مفید ہے۔ یہ قے اور متلی کو روکتا ہے۔ اس کے استعمال سے ذہنی بے چینی دور ہوتی ہے۔ ارے جناب ایک سوغات کے متعلق بتانا ہی بھول گیا...... وہ ہے لیچی صاحب۔ یہ بہت سی ادویات کی تیاری میں استعمال ہوتی ہے۔ روزانہ سو گرام لیچی کھانے سے جسم کو پورے دن کے استعمال کے لیے وٹامنز کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ یہ جلدی بیماریوں سے بچاتی ہے۔

ہمیں تو اپنے قارئین کا بہت زیادہ خیال ہے کہیں ہمارے قارئین تیز گرمی میں مرجھا نہ جائیں...... گرمیوں میں اوٹ پٹانگ چیزیں کھانے سے پرہیز کریں اور پھلوں کے جوس کا زیادہ استعمال کریں۔ کچھ قارئین تو صحت مند رہنے کے لیے کافی کھاتے ہیں لیکن اس کا اثر نظر نہیں آتا۔ یہ "کھائے بکری کی طرح سوکھے لکڑی کی طرح" والی بات ہو گئی۔

تو جناب! ایسا ہرگز نہیں کرنا۔ کم کھائیں صحت مند ہو جائیں۔ تو دیجیے گا ہمیں اجازت! اللہ حافظ

عرفان بشیر

ابوریحان محمد البیرونی

البیرونی مشرق کی تاریخ بلکہ دنیا کی تاریخ کا ایک روشن عنوان ہے۔ جو تقریباً ایک ہزار سال سے علم وفنون کے آسمان پر چمک رہا ہے اور جس نے سارے عالم کو اپنی طرف متوجہ کرلیا ہے۔ وہ ایک عظیم انسان تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان جیسا عالم نہ ان کے اپنے زمانے میں اور نہ ان کے بعد پیدا ہوسکا۔ وہ بیک وقت فلسفہ، مابعد الطبیعات، مذہب، تاریخ، تقویم، تہذیب، آرٹ، لسانیت، انشاء، شاعری، ارضیات، ارض پیمائی، جغرافیہ، علم ہرن، علم الادویہ، معدنیات اور علم نجوم جیسے کتنے ہی علوم کے زبردست ماہر تھے۔

آپ کا نام محمد اور آپ کے والد کا نام احمد تھا۔ اس لیے آپ محمد بن احمد کہلائے۔ کنیت ابوریحان تھی جس صوبے میں آپ پیدا ہوئے اس کا نام خوارزم تھا۔ اس لیے وطن کی مناسبت سے الخوارزمی مشہور ہوئے۔ چونکہ آپ خاص شہر کے مضافات میں پیدا ہوئے تھے' اس لیے البیرونی کہہ کر پکارے گئے۔ اس طرح آپ کا پورا نام "ابوریحان محمد بن احمد البیرونی الخوارزمی" تھا لیکن اتنے لمبے چوڑے نام میں شہرت صرف ابوریحان البیرونی کو حاصل ہوئی۔

وسط ایشیاء کے روسی ترکستان میں ایک چھوٹی سی ریاست ہے' جس کا نام خیوا ہے۔ پرانے زمانے میں اسی کو خوارزم کہتے تھے۔ آپ ۳ ذی الحجہ ۳۶۲ھ مطابق ۹ ستمبر ۹۱۳ء کو جمعرات کے دن صبح کے وقت یہاں کے مضافات میں پیدا ہوئے۔

ابوریحان البیرونی نے جس ماحول میں آنکھ کھولی اس میں آتش پرستوں کا زور تھا۔ شہر شہر اور گاؤں گاؤں آتشکدے بنے ہوئے تھے۔ آگ کی پوجا کی تعلیمات عام تھیں۔ مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ البتہ حکمران مسلمان تھے اور انہی کی بدولت مسلمان اقلیت بے خوف وخطر اپنے عقیدے پر قائم تھی۔

ابوریحان ایک غریب خاندان میں پیدا ہوئے تھے لیکن علم حاصل کرنے کا شوق آپ کو قدرت کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ آپ ایک نہایت صلح جو اور بہترین مسلمان تھے۔ آپ نے جو کتابیں لکھیں' وہ سب نہایت بڑی بڑی' علمی اور ٹھوس مضامین پر مشتمل ہیں' جن میں آپ کی جملہ کتب کی تعداد دو سو کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔

شیخ ابوریحان محمد بن احمد البیرونی الخوارزمی ایک انتہائی پرکشش شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی مثال اس پہاڑ جیسی تھی جس میں سے کئی دریا نکلتے ہوں اور سینکڑوں چشمے پھوٹتے ہوں'

آپ نہایت خوبصورت شخصیت کے مالک تھے۔ رنگ گندمی تھا۔ جسم گٹھا ہوا تھا۔ قد کچھ زیادہ نہ تھا۔ چہرے پر کافی بڑی اور گول داڑھی جو بالکل سفید تھی۔ لباس عموماً وہی استعمال کرتے جس کا عرب میں رواج تھا۔ یعنی عبا قبا اور سر پر عمامہ۔



آپ کی تصانیف کے بارے میں مشہور مورخ یاقوت نے لکھاہے کہ اس نے آپ کی کتابوں کی فہرست ساٹھ صفحات میں دیکھی ہے۔ البیرونی ہمیشہ تصنیف وتالیف میں مصروف رہتے۔ آپ کا ہاتھ قلم کو' آنکھ مطالعے کو اور دل غور وفکر کو صرف کھانے کے اوقات میں چھوڑتا تھا۔ آپ کی تصانیف ایک اونٹ کے بوجھ سے زیادہ ہیں۔ آپ سال بھر میں صرف دو دن لکھنا پڑھنا چھوڑتے تھے۔ آپ نے ۷۷ سال سے زیادہ عمر پائی۔

(جویریہ اسحاق بنت ماسٹر محمد اسحاق۔ فورٹ عباس)

☆......اگر اللہ کی ذات پر مکمل بھروسہ ہو تو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

☆......خود کو چاند کی طرح بناؤ جو دوسروں کو روشنی دیتا ہے۔ مگر داغ اپنے سینے تک ہی رکھتا ہے۔

☆......کسی کا دل مت دکھاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے آنسو تمہارے لیے سزا بن جائیں۔

(عمارہ وحید۔سمندری)

پسندیدہ اشعار

حق بات کہنے سے مومن رُک نہیں سکتا
کٹ سکتا ہے سر خداوندا مگر جھک نہیں سکتا

....

نادان ہیں جو رکھتے ہیں امید کسی پر
اک ذات خدا کے سوا کوئی کسی کا نہیں ہوتا

....

وقت سب کو ملتا ہے زندگی بدلنے کے لیے مگر
زندگی دوبارہ نہیں ملتی وقت بدلنے کے لیے

....

قرآن کی صدا ہے فرصت ملے تو پڑھنا مجھے ضرور
میں نایاب الجھنوں کے حل کی مکمل کتاب ہوں

(حافظ احتشام الحق۔جامعہ سلفیہ فیصل آباد)



اسلام میں سب سے پہلے

☆......مدینہ منورہ پہنچ کر جو مسلمان مہاجرین کے ہاں پہلا بچہ پیدا ہوا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ تھے۔

☆......سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر پھینکنے والے سیدنا سعد بن ابی وقاص ؓ تھے۔

☆......سب سے پہلے جن یہودیوں نے حضور اکرم ﷺ سے لڑائی کی وہ بنو قینقاع تھے۔

☆......سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے سریہ حمزہ میں جھنڈا اتیار کیا تھا۔

☆......سب سے پہلے جو لفظ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نازل ہوا وہ "اقراء" ہے۔

☆......سب سے پہلے پھانسی پر چڑھنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل حضرت خبیب بن عدی ؓ نے پڑھی تھی۔

☆......سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ نے جس غزوہ میں شرکت کی وہ غزوہ "ابواء" تھا۔

☆......سب سے پہلے جس شخص کو لشکر کا امیر بنایا گیا وہ حضرت عبداللہ بن جحش ؓ تھے۔

☆......سب سے پہلے جس خاتون کو شہادت نصیب ہوئی وہ حضرت سمیعہ ؓ تھیں۔

☆......سب سے پہلے جس چیز کو منسوخ کیا گیا وہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

☆......سب سے پہلے آپ ﷺ کے انتقال کے بعد اہل بیت میں سے حضرت فاطمہ الذہراء ؓ کا انتقال ہوا تھا۔

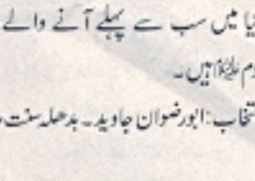
☆......سب سے پہلے جس نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی وہ حضرت ابو سلمہ بن عبدالاسد ؓ تھے۔

☆......قرآن حکیم کی سب سے پہلی نازل ہونے والی سورۃ "علق" ہے۔

☆......دنیا کی سب سے پہلی مسجد، مسجد الحرام ہے۔

☆......دنیا میں سب سے پہلے آنے والے انسان حضرت آدم ؑ ہیں۔

(انتخاب: ابو رضوان جاوید۔ بدھلہ سنت ملتان)



دانت

دانت ہمارے کھانے کے نظام کا حصہ ہیں۔ خوراک چبانے کے لیے ہمیں دانتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو خوراک ہم کھاتے ہیں نگلنے سے پہلے دانتوں کی مدد سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں توڑتے ہیں۔ عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ منہ میں دانتوں کی تعداد بھی بڑھ جاتی ہے۔ پوری زندگی میں دانت دو مرتبہ اگتے ہیں پہلی بار اگنے والے دانتوں کو دودھ کے دانت کہتے ہیں۔ جو چھ سال کی عمر سے جھڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کی جگہ دوبارہ اگنے والے دانت مستقل یا پکے دانت کہلاتے ہیں۔ دودھ کے دانتوں کی تعداد 20 ہوتی ہے جبکہ مستقل دانت 32 ہوتے ہیں۔

اگر ہم احتیاط برتیں تو یہ دانت ساری عمر قائم رہ سکتے ہیں۔ ہمارے دانت اینمل (Enamal) کی موٹی اور سخت تہ سے ڈھکے ہوتے ہیں۔ دانتوں کی چار اقسام ہیں۔ جن کے نام Incisors (سامنے کے کاٹنے والے دانت) Canines (نوکیلے دانت) Premolars (چھوٹی داڑھیں) اور Molars (داڑھیں) ہیں۔ سامنے کے 12 دانت Premolars اور Molars ہوتے ہیں۔ یہ خوراک توڑنے اور پیستے ہیں تا کہ وہ آسانی سے ہضم ہو سکے۔ صحت مند مسوڑھے بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنے صحت مند دانت۔ یہ دانتوں کو اپنی جگہ برقرار رکھتے ہیں۔

(سعدیہ محمدی۔ہارون آباد)

حمد باری تعالیٰ

اے خدا تو ہی ہے جس نے کرم کیا
عصیاں سے بھرے میرے دامن کو ختم کیا
سایہ فگن دامن رحمت ہے تیرا کل عالم پر
تیری بے پایاں رحمت کے سامنے یہ عرب و عجم کیا
اللہ کی دہلیز پہ سرخم کر کے اغیار سے رشتہ توڑا
دغائے شیطان کے عوض اللہ نے مجھ سے دور غم کیا
باطل کا نظام ازل سے اسلام کے سامنے نہ ٹھہر سکا
اسلام کے نظام کو تو نے جو نظم کیا
شاد ہیں جو ہم بھلا کر پیمان الست
در حقیقت ہم نے اپنی جان پر سب و شتم کیا
اے خدا تیرا وصاف سے کون مقابلہ کر سکے
اک کن پر ہو گیا جس کا تو نے ختم کیا

(محمود الحسن قیصرانی۔ڈیرہ غازیخان)

گمنام کنواں

صحرا کی گرمی نے زمین کے فرش کو اس قدر تپا رکھا تھا کہ کوئی ننگا پاؤں نیچے رکھنے کی جرأت نہ کرتا۔ اس گرمی نے صحرا سے سبزے کے جینے کا حق بھی چھین رکھا ہے۔ صرف وہی تھوہر و کیکر کے درخت نظر آتے ہیں۔ جو پانی کے بنا لمبا عرصہ جی لیتے ہیں۔ جانوروں میں بھی وہی سخت جان اور اپنا وجود برقرار رکھ پاتے ہیں جو پانی نہ بھی ملے تو صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ جیسے اونٹ جو کہ جانوروں میں صبر کے پیکر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ گائے، بھیڑ بھی پائی جاتی ہے۔ ایک جانور جو ہمارے خطے میں شاید ہی کہیں اور ملتا ہو وہ اس صحرا کے حسن کو دوبالا کیے ہوئے ہیں۔ وہ "مور" مگر یہ بے چارہ بھی جنگل میں رہنے والا جب پانی نہ ملے تو گاؤں کا رخ کر لیتا ہے۔ سینکڑوں میل پہ پھیلا یہ علاقہ پانی کی دولت سے محروم ہے۔

قسمت اس صحرا کی کہ زمین کی تہہ میں موجود پانی بھی کڑوا ہے۔ جدھر تک نظر جائے ادھر تک پھیلے اس صحرا کے ریت کے ٹیلوں کے بیچ سڑک پہ ہماری گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔ ایک لمبا سفر طے کرنے کے بعد ہماری گاڑی بھی سڑک سے اتر کر کچی سڑک پر دوڑنے لگی۔ کچی سڑک کے بعد گاڑی ریت کی دلدل میں پھنستی پھنساتی تنکوں سے بنی ہوئی جھونپڑیوں والے گوٹھ (گاؤں) کے قریب ہمیں اپنی منزل کا بتایا گیا۔

گوٹھ کے شروع میں پہلے ہی دو گاڑیاں موجود تھیں۔ ان دونوں گاڑیوں کے قریب لوگوں کا ایک بڑا ہجوم تھا۔ ایک عجیب سی اونچی لمبی گاڑی میں ڈاکٹر صاحب بیٹھے مریضوں کا معائنہ کر رہے تھے اور ساتھ ساتھ ادویات بھی دے رہے تھے۔

دوسری گاڑی میں لوگوں کو کھانے کے راشن پیک تقسیم کیے جا رہے تھے۔ نماز کا وقت ہوا چاہتا تھا۔ ہم نے دیکھا کہ غربت کے مارے گوٹھ کے لوگوں کے گھر تنکوں اور جھاڑیوں کے ہیں مگر مسجد پکی اور شاندار ہے۔ مسجد میں پہنچے تو ایک مقامی بھائی وضو کے لیے پانی لایا۔ جب وضو شروع کیا، کلی کے لیے منہ میں پانی ڈالا تو تعجب و اضطراب نے انگڑائی لی کہ ہیں میٹھا پانی......!!

کیونکہ اس صحرا میں میٹھا پانی تو قسمت سے ہی ملتا ہے۔ نماز کے بعد اپنی اضطراب کو دور کرنے کے لیے وہاں بھائی سے پوچھا تو ایک صاحب نے مسکراتے چہرے کے ساتھ بتایا:

آج سے کچھ عرصہ پہلے لاہور کے کچھ مہمان اگلے علاقے میں جا رہے تھے۔ قسمت یہ کہ واپسی پہ ان کی گاڑی خراب ہو گئی۔ بڑے ہاتھ پاؤں مارے مگر اس صحرا میں مکینک کہاں۔ چاروں ناچار انہوں نے ہمارے گوٹھ میں رات بسر کرنے کو عافیت جانی۔

صحرا کی ریت شام کے وقت ٹھنڈک پیدا کر دیتی ہے۔ سارا دن گرمی کے مارے ان مہمانوں کو جلد ہی ٹھنڈی ہوا نے نیند کی آغوش میں جا پہنچایا۔ مہمان تو سو گئے مگر گوٹھ کے لوگ عجیب پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ پریشانی کیا تھی کہ بستی میں میٹھا پانی ختم ہو چکا ہے۔ یہاں لوگ سوچ رہے تھے کہ اتنی دور سے مہمان آئے ہیں ان کو ناشتہ کیسے کروائیں گے۔

سب نے متفقہ فیصلہ کیا کہ ابھی میلوں دور واقع میٹھے پانی کے کنویں سے پانی لایا جائے۔ تاکہ صبح مہمانوں کی خدمت کی جائے۔

انہوں نے اپنے اونٹ کو ہانکا جس اونٹ پر پانی لینے جا رہے تھے۔ اس کے گلے میں گھنٹی تھی۔ اونٹ کے چلنے سے گھنٹی بجنے لگی۔ رات کو تو اس صحرا میں ذرا سی آواز بھی بڑی بڑی بلند ہو جاتی ہے۔

پانی لانے میں یہ لوگ ساری رات نہ سو سکے۔ مگر مہمانوں میں سے ایک بزرگ بھی اونٹ کی گھنٹی کی آواز سے اور لوگوں کی آواز سے سو نہ سکے۔ صبح فجر کے بعد جب سورج نے اپنا چہرہ دکھایا تو مہمان بزرگ نے پوچھا رات کیا ماجرا تھا؟

اب بستی والے نہیں چاہتے تھے کہ ہم اپنی مصیبت ان کے سامنے رکھیں۔ مگر مہمانوں کے اصرار پر بستی والوں نے سارا قصہ سنا ڈالا۔

آنے والے مہمانوں کو بستی والوں کی اس مصیبت کا بڑا افسوس ہوا۔ کچھ دیر کے بعد بزرگ مہمان نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی گوٹھ میں ایک کنواں کھدوا دیں تاکہ آپ کو پانی کی نعمت میسر آ سکے۔

بستی والے کہنے لگے: بڑے صاحب! ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے یہاں پچاس کے لگ بھگ کنویں کھدوائے ہیں۔ مگر قسمت ہماری کہ کہیں سے میٹھا پانی نہیں نکلا۔ بس وہی میلوں دور ایک میٹھے پانی کا کنواں ہے وہاں سے یہ پانچ سو خاندان جن میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل ہیں وہی اسی کنویں سے بڑی مشقتوں کے ساتھ پانی لے کر آتے ہیں۔

مہمان بزرگ ان کی درد بھری کہانی سن کر اور پریشان ہو گئے۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد بزرگ مہمان نے کہا کہ میرے ذہن میں ایک تجویز ہے کہ آپ لوگ سب مل کر ایک دن بستی کی مسجد میں نوافل ادا کریں اور اللہ سے دعا کریں۔ اللہ اس میٹھے پانی کی نعمت اس بستی میں عطا کر دے اور وہاں ایک اور بات یہ کہ کنویں کی کھدوائی پر جتنا خرچ آئے گا وہ میں ادا کروں گا۔

بستی میں موجود سب لوگ اکٹھے ہوئے۔ مسلمانوں نے اپنی مسجد میں نوافل ادا کیے اور ہندوؤں نے اپنے آشرم میں جا کر پوجا کی۔

مسلمانوں نے اللہ کا نام لے کر کنواں کھدوانا شروع کیا۔ اللہ نے ان کی دعا قبول کر لی تھی اور کنویں کا پانی میٹھا نکل آیا۔

جیسے ہی لوگوں کو پتہ چلا کہ پانی میٹھا نکل آیا تو بستی والوں نے خوشی کے مارے مٹھائیاں تقسیم کیں۔

کنواں تعمیر ہو گیا تو کنویں پہ سنگ تعمیر والی تختی لگانے کی باری آئی تو جس مہمان بزرگ نے اخراجات ادا کیے تھے ان کے نام پہ کنویں کا نام رکھنے لگے تو اس نیک بزرگ نے منع کر دیا اور پھر اس کنویں کا نام "گمنام کنواں" رکھ دیا گیا۔ اس گمنام کنویں کو مجھے بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا تو ہم نے نزدیک جا کر اس میں جھانکا تو اتنا گہرا کنواں تھا میں نے کبھی اپنی زندگی میں اتنا گہرا کنواں نہیں دیکھا۔ اس علاقے میں تقریباً دو سو تیس فٹ کے قریب گہرے کنویں ہوتے ہیں مگر علاقوں میں ساٹھ ستر فٹ گہرے کنویں ہوتے ہیں۔

پیارے بچو! یہ علاقہ پاکستان کے صوبہ سندھ میں "تھرپارکر" کا علاقہ ہے۔ یہ تو ایک ایک کنویں کی کہانی ہے۔ تھرپارکر کے سولہ لاکھ لوگ اسی طرح میٹھے پانی کو ترس رہے ہیں۔

ہمیں اس طرح کچھ اور علاقوں میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں بہت سارے لوگ کڑوا پانی پیتے ہیں۔ تھرپارکر کی تحصیل چھاچھرو میں گئے۔ وہاں کی ایک گوٹھ ڈبر شاہ کے لوگ بتا رہے تھے ہمارے پاس میٹھے پانی کی نعمت موجود نہیں۔

پیارے بچو! آپ کو پتہ چلا ہوگا۔ سینکڑوں بچے ان دنوں تھرپارکر میں بیمار ہو کر موت کی آغوش میں جا سوئے ہیں۔ اس کی وجہ صرف اور صرف نامناسب کڑوا پانی اور خوراک کی قلت ہے۔ بچوں میں "ڈائریا" اور دیگر موذی بیماریاں لگ گئی ہوئی ہیں جس وجہ سے موت ہی ان کا مقدر بن کر رہ گئی ہے۔

وہاں کتنے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے شاید ہسپتال تو دور کی بات کبھی شہر کا منہ نہیں دیکھا۔ تھرپارکر میں بیماری کی سب سے بڑی وجہ صرف اور صرف "بھوک" ہے۔ میں نے زندگی میں اتنے غریب لوگ نہیں دیکھے۔ اتنے دور دراز علاقوں میں نہ تو تعلیم کی سہولت اور نہ ہسپتال۔ بس جانوروں پہ ہی گزر بسر ہوتی ہے اور جب بارش ہوتی ہے تو یہ لوگ زمین میں بیج ڈال دیتے ہیں تو کچھ تھوڑی بہت خوراک حاصل کر لیتے ہیں۔

تھرپارکر میں کثیر تعداد میں ہندو آباد ہیں۔ ہندوؤں میں رہتے ہوئے مسلمان بھی دین سے بہت دور ہو چکے ہیں۔ یوں سمجھیں ان لوگوں کے پاس نہ دین ہے نہ دنیا۔ مگر اللہ کے فضل اور احسان سے "فلاح انسانیت فاؤنڈیشن" تھرپارکر میں پندرہ سالوں سے کام کر رہی ہے اور ایک ہزار کے قریب واٹر پروجیکٹ مکمل کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ ان دنوں بھی اللہ کے فضل سے سب سے زیادہ جس تنظیم نے لوگوں کو سب سے زیادہ ریلیف دیا وہ فلاح انسانیت فاؤنڈیشن ہے اور فلاح انسانیت کا یہ اعزاز ہے کہ یہ بلا امتیاز ہندو اور مسلم تمام لوگوں کی خدمت کر رہی ہے۔

ہماری تمام بچوں سے درخواست ہے کہ تھرپارکر کے بلکتے بچوں اور انسانیت کی خدمت میں پیش پیش فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کا بھرپور ساتھ دیں۔

تھرپارکر کے لوگوں کے احوال کو دیکھیں۔ نبی اکرم ﷺ کی زندگی کی طرف نگاہ دوڑائیں تو یہ بھوک وافلاس بالکل تھوڑی نظر آتی ہے۔ نبی ﷺ کا وہ گھرانہ تھا۔ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں دو دو مہینے گزر جاتے آپ ﷺ کے گھر میں چولہا نہیں جلتا تھا۔ کوئی ایسا غریب نہیں جس کے گھر میں دو ماہ تک کھانا نہ پکے۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کو اتنی زیادہ بھوک لگتی تھی کہ آپ ﷺ کی آواز سے نقاہت سے ہم آپ ﷺ کی بھوک کی شدت کا اندازہ لگایا کرتے تھے۔ خندق کے موقع پر سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھوک کی وجہ سے ایک ایک پتھر باندھا تھا مگر آپ ﷺ نے دو پتھر باندھ رکھے تھے۔

مندرجہ بالا واقعات سے آپ ﷺ کو غریب پیش کرنا مقصود نہیں ہے۔ آپ ﷺ تو وہ شخص تھے کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے گھر میں صبح کے وقت ایک لاکھ دینار آیا مگر شام تک ختم ہو چکا۔ گھر والوں نے روزہ رکھا تھا۔ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا لونڈی کو کہتی ہیں کہ افطاری کا سامان تیار کرو۔ لونڈی کہنے لگی گھر میں کچھ کھانے کو موجود نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: صبح تو ایک لاکھ دینار آئے تھے۔ فرمایا: تو سب کے سب آپ رضی اللہ عنہا کے کہنے پر غرباء میں تقسیم کر دیے۔

اللہ اکبر! آپ ﷺ کی سخاوت کے ایسے ہزاروں واقعات سے تاریخ بھری پڑی تھی۔ آپ ﷺ کی سخاوت کا تو یہ حال تھا کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے یہ احد پہاڑ اگر سونے کا بن جائے تو تین دن سے زیادہ وقت نہ لگے تقسیم کر دوں اور پہاڑ آٹھ میل لمبا ہے۔ چوڑائی کا اندازہ خود کر لیں......!!

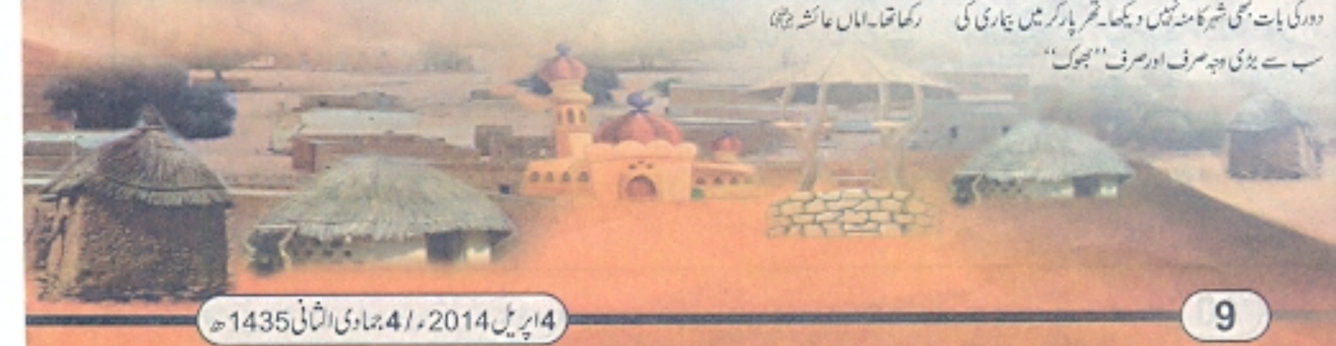
مندرجہ بالا کنویں کی کہانی میں کنواں تعمیر کروانے والے بھی فلاح انسانیت کے بزرگ تھے۔ جب کنویں کا افتتاح ہوا تو بستی کے لوگوں نے ایک پروگرام رکھنا جس میں فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کے چیئرمین نے درس دیا۔ دور دور سے لوگ اونٹوں پر سوار ہو کر پروگرام سننے کے لیے آئے اور ہندوؤں نے کہا ہم بھی آپ کے پروگرام میں شریک ہونا چاہتے ہیں تو مسجد کے باہر ان کے لیے بھی انتظام کیا گیا تو ہندوؤں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اللہ کی قسم! آج تھر کے ہندو فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کے رضاکاروں کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ جوڑ کر شکریہ ادا کرتے اور کہتے ہیں "تمہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ہر مصیبت میں ہماری مدد کی" یاد رہے 2011ء میں انہی علاقوں میں بڑا سیلاب آیا تھا۔ تب فلاح انسانیت کے لوگوں نے ایسے ہی خدمت کی تھی۔ جیسے اب کر رہے ہیں۔

آج اللہ کے فضل و کرم سے فلاح انسانیت فاؤنڈیشن نے نبوی ﷺ منہج کے مطابق لوگوں کی خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ دین کی دعوت بھی کھڑی کر رہی ہے۔

آیئے! فلاح انسانیت فاؤنڈیشن کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر لوگوں کی دنیا و آخرت کو سنواریں اور اپنے رب کے ہاں سرخرو ٹھہریں۔

نبیل غنی۔ مسئول المحمدیہ روضہ سوسائٹی حیدرآباد



مدینے کا شیر
نبی ﷺ کا فدائی

مدینہ میں عربوں کے دو بڑے قبیلے آباد تھے۔خزرج اور اوس۔خزرج کی ایک شاخ کا نام بنوساعدہ تھا۔اس خاندان کا ایک نوجوان ابودجانہ سماک بن خرشہ اتنا نڈر اور بے باک و دلیر تھا کہ مدینہ کے لوگ اس نوجوان پر فخر کیا کرتے تھے۔اس نوجوان کا شمار علاقے کے نامی گرامی بہادروں میں ہوتا تھا۔ابودجانہ بہادر ہونے کے ساتھ ساتھ بڑا عقل مند بھی تھا۔ رسول اکرم ﷺ ابھی مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف نہیں لائے تھے کہ ابودجانہ نے اپنے شہر کے بعض آدمیوں سے سنا کہ مکہ میں ایک قریشی محمد ﷺ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ وہ لوگوں سے کہتے ہیں اللہ کو ایک مانو اور اسی کی عبادت کرو۔بتوں کو پوجنا چھوڑ دو برے کاموں سے بچو اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ یہ دلکش باتیں ابودجانہ رضی اللہ عنہ کے دل کو لگیں اور وہ فوراً اللہ کی وحدانیت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر غائبانہ ایمان لے آئے۔ جب رسول اکرم ﷺ ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو ابودجانہ رضی اللہ عنہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔اب انہیں روزانہ آنحضرت ﷺ کو دیکھے بغیر چین نہیں آتا تھا اور ہر وقت آپ ﷺ پر جان نچھاور کرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔ ہجرت کے دوسرے سال رسول اکرم ﷺ بدر کی لڑائی کے لیے روانہ ہوئے تو نوجوان صحابی ابودجانہ رضی اللہ عنہ بھی تین سو تیرہ سربکف مجاہدین میں شامل تھا۔لڑائی شروع ہوئی تو یکا یک کافروں کا ایک نامی گرامی بہادر عاصم بن ابی عوف میدان کارزار میں نکلا اور تلوار لہراتے ہوئے چیخ کر بولا: "آج میں محمد ﷺ کو مار ڈالوں گا یا خود جان دے دوں گا۔"

عاصم بڑا طاقتور اور اونچے قد کاٹھ کا مالک تھا۔اس کی للکار سن کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھی بے قرار ہو گئے۔حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کو اس قدر جوش آیا کہ انہوں نے اپنے سر کے گرد ایک سرخ رومال لپیٹ لیا اور دوڑ کر عاصم کے سامنے پہنچ گئے۔ اگرچہ قد کاٹھ کے لحاظ سے عاصم سے ان کا کوئی مقابلہ نہ تھا لیکن ایمان باللہ کے جوش نے ان کے بازوؤں میں ایسی طاقت بھر دی کہ جاتے ہی عاصم کو تلوار کے ایک ہی وار سے مار ڈالا۔یہ دیکھ کر ایک کافر نے آپ پر حملہ کر دیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی جہنم واصل کر دیا۔پھر جب عام لڑائی شروع ہوئی تو حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے لڑتے ہوئے بہادری کے جوہر دکھائے۔ اُحد کی جنگ میں بھی حضرت ابودجانہ نے بڑے جوش سے حصہ لیا۔لڑائی شروع ہونے سے پہلے حضور ﷺ نے ایک تلوار اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا:

"یہ تلوار کون لے گا؟" سب لوگ بڑے شوق سے حضور ﷺ کی طرف دیکھنے لگے۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان میں سے ہر ایک صحابی وہ تلوار لینا چاہتا ہے۔جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا حق کون ادا کرے گا؟ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ فوراً کھڑے ہو گئے اور عرض کیا:

"یارسول اللہ ﷺ اس تلوار کا حق میں ادا کروں گا۔ حضور ﷺ نے وہ تلوار ان کو دے دی اور فرمایا" اس تلوار سے کسی مسلمان کو نہ مارنا' کسی کافر سے نہ بھاگنا۔"

حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جنگ کے لیے نکلتے تو سر کے گرد سرخ کپڑے کی ایک پٹی باندھ لیتے۔عادت کے مطابق انہوں نے سرخ پٹی لپیٹی اور میدان جنگ کی طرف چل پڑے۔وہ اتنے اکڑ کر چل رہے تھے کہ دشمن لرز اٹھا تھا۔ اس موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگرچہ اکڑی چال اللہ کو پسند نہیں لیکن ایسے موقع پر کوئی حرج نہیں۔ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ لڑائی میں ایسے شریک ہوئے جیسے شیر اپنے شکار پر چھلانگ لگاتا ہے۔جو کافر ان کے سامنے آیا انہوں نے اس کو تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔اسی طرح ابودجانہ رضی اللہ عنہ کافروں کو مارتے مارتے ان کی عورتوں کی سردار ہند بنت عتبہ' جو اس وقت تک ایمان نہیں لائی تھیں' کے قریب پہنچے۔ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر تلوار ہند کی گردن پر رکھ دی۔اس نے مدد کے لیے پکارا لیکن کوئی نہ آیا۔اس پر ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے تلوار اس کی گردن سے ہٹا لی اور واپس آ گئے۔راستے میں' زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

ابودجانہ رضی اللہ عنہ تو نے اس عورت کو قتل کیوں نہ کیا؟ تو ابودجانہ رضی اللہ عنہ بولے:"اس بات سے شرم آئی کہ محمد ﷺ کی تلوار سے عورت کو قتل کروں اور عورت بھی وہ جس کی مدد کے لیے پکارنے کے باوجود کوئی نہ پہنچا۔"

جب کافروں کے ایک گھڑ سوار دستے نے مسلمانوں پر پیچھے سے حملہ کر دیا اور مسلمان اِدھر اُدھر بکھر گئے تو اس وقت حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کچھ دوسرے بہادروں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ کو کافروں سے بچانے لگے۔ جو کافر نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھتا ابودجانہ رضی اللہ عنہ اس کا سر اڑا دیتے۔جب کافروں کی طرف سے کوئی تیر آتا تو ابودجانہ رضی اللہ عنہ اسے روکتے اور اپنی پشت آگے کر دیتے۔ اس طرح ابودجانہ رضی اللہ عنہ کی کمر تیروں سے چھلنی ہو گئی لیکن انہوں نے کوئی تیر حضور اکرم ﷺ کی طرف نہ آنے دیا۔ جب کافر واپس چلے گئے تو ابودجانہ رضی اللہ عنہ کے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جو زخمی نہ ہوا ہو۔حضور ﷺ ان کی بہادری دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

اُحد کے بعد جتنی بھی لڑائیاں ہوئیں تو نبی اکرم ﷺ کے یہ جانثار صحابی رضی اللہ عنہ سر ہتھیلی پر رکھ کر شریک ہوئے اور اپنی شجاعت کی دھاک بٹھا دی۔

11 ہجری میں نبی اکرم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کو سخت صدمہ ہوا لیکن انہوں نے حوصلہ نہیں ہارا اور اللہ کی راہ میں لڑنے کا شوق بھی ذرا کم نہ ہوا۔جب خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں نبوت کے جھوٹے دعویدار مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کی مشہور لڑائی پیش آئی تو حضور ﷺ کے صحابی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وفادار سپاہی ابودجانہ رضی اللہ عنہ بھی اس لڑائی میں شریک ہوئے۔ لڑائی میں پیچھے ہٹتا ہٹتا مسیلمہ اپنے باغ میں چلا گیا اور اس کی آڑ لے کر مسلمانوں پر تیر برسانے شروع کیے۔مسلمان اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے لیکن تیروں کی بارش انہیں پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیتی تھی۔آخرکار ابودجانہ شیر کی طرح آگے بڑھے اور دیوار پھاند کر باغ کے اندر داخل ہو گئے۔اسی کشمکش میں آپ کے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی لیکن ہمت نہ ہاری اور کافروں کو مارتے گراتے اندر پہنچ گئے۔اتنے میں براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی دیوار پھاند کر اندر داخل ہو گئے اور پھاٹک کھول دیا۔ جو مجاہد باہر انتظار کر رہے تھے فوراً باغ کے اندر داخل ہو گئے اور مرتدوں سے لڑائی شروع ہو گئی۔ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ اپنے زخمی پاؤں کے ساتھ بڑی مشکل سے لڑ رہے تھے کہ بہت سے دشمنوں نے گھیر لیا اور برچھیوں اور تلواروں سے ابودجانہ رضی اللہ عنہ کو چھلنی کر دیا۔اس طرح اللہ کے دین کے اس جانباز سپاہی نے شہید ہو کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لی۔

(قاریہ ام حبیبہ۔ڈیرہ چکوال)

فداک ابی وامی

میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان

بچو! انبیاء کی صف میں جو مقام حضور اکرم ﷺ کو حاصل ہوا ہے، انبیاء کے ساتھیوں کی صف میں وہی مقام حضور کے صحابہ کرام ؓ کو ہوا۔ کیونکہ جب کبھی حضور ﷺ نے مالی قربانی مانگی، تو انہوں نے تمام اثاثہ زندگی لا کر پیغمبر اسلام کے قدموں میں ڈھیر کر دیا گیا۔ اگر محسن انسانیت نے جان کی قربانی مانگی تو ہزاروں گردنیں کٹنے کے لیے آگے بڑھیں۔ اگر ان سے کہا گیا کہ اللہ کے لیے اپنے اہل وعیال کو چھوڑ دو، تو بچوں کی طرف دوسری نگاہ بھی نہ ڈالی۔ یہ وہ اوصاف حمیدہ اور فضائل حسنہ ہیں جو کہ ان اصحاب کو شرف امتیاز اور منفرد حیثیت دیتے ہیں، صحابہ ؓ کی، قربانیوں وفاداریوں اور جان نثاروں کے واقعات احاطہ تحریر میں لانا ہم جیسے طالب علموں کے بس میں نہیں، لیکن یہاں ہم پیغمبر اسلام سے چند جانثاروں کا تذکرہ کریں گے۔ جنھوں نے حرمت رسول ﷺ کے لیے اپنی جانوں کی پرواہ نہ کی، مقصد بیاں ان شر پسند گستاخوں کو خبردار کرنا ہے کہ جس پیغمبر کے بارے میں وہ جھوٹا پراپگنڈہ کر کے اپنی گھٹیا سوچ کا اظہار کر رہے ہیں، اس پیغمبر ﷺ کے جانثاروں کو بھی ایک نظر دیکھ لیں،

بلاشبہ ہم بھی ان اسلاف کے علمبردار ہیں ان ناپاک لوگوں کے ناپاک منصوبوں کا توڑ کرنا ہمارا فرض ہے تو آیئے! اصحاب رسل ﷺ کے چند واقعات پڑھ کر ہم اپنا جوش وجذبہ تازہ کریں۔



تاریخ انسانی جانثاری کی ایسی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے کہ ایک جانثار ایسے شخص کا ہم سفر بنتا ہے جس کی جان کے لوگ دشمن ہو گئے ہیں۔ پھر دوسرا ساتھی وفاداری کی انوکھی مثال پیش کرتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے خالی بستر پر سفید چادر تان کر سو جاتا ہے جبکہ گھر دشمنوں کے گھیرے میں ہے۔ میرے نبی ﷺ کے ایک اور جانثار صہیب رومی ؓ اس قسم کی قربانیوں کے علمبردار ہیں، وہ ایک امیر وکبیر گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، ان کا لباس روم سے تیار ہو کر آتا تھا۔ لوگ ان کو مکہ کا شہزادہ کہتے تھے، مگر جب اسلام کے نور سے منور ہوتے ہیں تو ان کے والدین بیوی اور بچوں کو چھین لیتے ہیں، مگر یہ محبت رسول ان چیزوں کو رسول اکرم ﷺ کی رفاقت پر قربان کر دیتے ہیں۔

ہجرت کے بعد جنگ بدر میں جانثاری اور وفاداری کی ایسی مثالیں قائم کیں جو کہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہیں۔ صحابہ کرام ؓ کو اپنی کم تعداد اور بے سروسامانی کا بخوبی اندازہ تھا، مگر صحابہ رسول ایک ہزار لشکر سے ٹکرا گئے۔ خبیب بن عدی ؓ کو کفار مکہ نے پھانسی پر لٹکا کر نیزوں کی انیوں سے چھیدنا شروع کیا۔ چنانچہ ایک گستاخ آگے بڑھا اور کہا، اب تم چاہتے ہو گے کہ میری جگہ محمد ﷺ پر یہ زخم لگ جائیں، اس پر یہ جانثار تڑپ کر بولا، اللہ کی قسم مجھے تو یہ بھی گوارہ نہیں کہ میری زندگی کے جانے کے عوض حضور ﷺ کو ایک کانٹا بھی چبھے۔ ذرا غور کریں، میرے نبی ﷺ کے کیسے کیسے جانثار تھے، کیا آج ہم ان فدائیوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں، بالکل نہیں، اگر ہم سیدنا بلال ؓ وعمار ؓ کو دیکھیں اور خود کو ان کے مطابق ڈھالیں تو کوئی شک نہیں کہ کفار آئندہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں کوئی اوچھی حرکت کریں۔

عمر فاروق ارشد...... فورٹ عباس

پیارے نبی کریم ﷺ کا مزاح

سیدنا انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول! مجھے سواری فراہم کر دیجیے۔"

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "ہم تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کریں گے۔"

اس نے کہا:

"میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا۔"

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

"اونٹ کسی اونٹنی کا بچہ ہی تو ہوتا ہے۔"

☆...... سیدنا صہیب رومی ؓ کہتے ہیں:

"میں ایک مرتبہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا، آپ ﷺ کے سامنے روٹی اور کھجوریں تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

"قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔"

چنانچہ میں کھجوریں کھانے لگا، مجھے آشوب چشم تھا اور میری ایک آنکھ سرخ تھی۔ آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا:

"کھجوریں کھا رہے ہو حالانکہ تمھاری آنکھ خراب ہے۔"

میں نے عرض کیا:

"اللہ کے رسول! میں اس آنکھ کی طرف سے نہیں کھا رہا ہوں جس میں مرض لاحق ہے بلکہ دوسری جانب سے کھا رہا ہوں۔" اللہ کے رسول ﷺ میری بات سن کر مسکرانے لگے۔

☆...... ایک بوڑھی عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: "اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے جنت میں داخل کر دے۔"

آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: "اے فلاں کی ماں! جنت میں کوئی بوڑھی عورت داخل نہیں ہو سکتی۔"

بڑھیا یہ سن کر رنجیدہ ہو گئی اور روتے ہوئے واپس چلی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اس خاتون کو خبر دو کہ وہ بوڑھی ہونے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہو گی (بلکہ جوان ہو کر داخل ہو گی)، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ہم نے ان (اہل جنت کی بیویوں) کو خاص طور پر بنایا ہے اور ہم نے انھیں کنواریاں بنایا ہے، محبت والی اور ہم عمر ہیں۔

(بحوالہ: سنہرے اوراق)

فریحہ امان اللہ...... سلانوالی

آپ ﷺ مسکرا دیئے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

ایک دن نبی ﷺ جنت کا ذکر فرما رہے تھے۔ ایک دیہاتی بھی آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی جنت میں کہے گا:

"اے میرے رب! میں کاشت کاری کرنا چاہتا ہوں"

اس سے کہا جائے گا "کیا اس جنت میں تجھے ہر چیز میسر نہیں؟"

وہ عرض کرے گا:

ضرور سب چیزیں موجود ہیں لیکن میں کھیتی باڑی کو پسند کرتا ہوں۔ اس کے بعد فوراً بیج ڈالا جائے گا اور لمحے بھر میں کھیتی پک کر تیار ہو جائے گی۔ پھر صاف گندم کے پہاڑوں جیسے ڈھیر لگ جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

اے ابن آدم! تو کبھی سیر نہیں ہوتا۔

نبی ﷺ کا یہ ارشاد سن کر وہ دیہاتی کہنے لگا:

"یہ کام قریش یا انصار کریں گے۔ وہی زراعت پیشہ ہیں ہم لوگ تو زراعت پیشہ نہیں۔" دیہاتی کی یہ بات سن کر نبی ﷺ مسکرا دیے۔ (صحیح بخاری)

شبانہ اسلم پرویز اقبال۔ مستوال

معلومات پاکستان

- پاکستان نے اپنا پہلا سفارت خانہ ایران میں کھولا تھا۔
- پاکستان کے پہلے موسمیاتی راکٹ کا نام رہبر اول ہے۔
- پاکستان کا پرچم سب سے پہلے غیر ملک فرانس میں لہرایا گیا تھا۔
- پاکستان کا سب سے بڑا چڑیا گھر لاہور میں ہے۔
- پاکستان کی اسٹیل ملز روس کے تعاون سے تیار ہوئی ہے۔
- پاکستان کا شہر ملتان طوفان نوح علیہ السلام کے وقت سے آباد ہے۔
- پاکستان بننے کے بعد انڈونیشیا کے صدر نے سب سے پہلے پاکستان کا دورہ کیا۔
- پاکستان اور چین کے وقت میں تین گھنٹے کا فرق ہے۔

آمنہ خدیجہ محمد یوسف کھوکھر۔ چک اگو

بچوں کا جذبہ جہاد

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے مکہ میں ایک آواز سنی کہ حضرت محمد ﷺ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی عمر صرف بارہ سال تھی۔

آواز سن کر زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور تیزی کے ساتھ مکہ کی گلیوں میں پھرتے اور دوڑتے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ جب نبی کریم ﷺ نے بارہ سالہ بچے زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ننگی تلوار دیکھی تو نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کیا معاملہ ہے؟

زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا تھا کہ آپ ﷺ گرفتار کر لیے گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تو تم کیا کرتے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اپنی تلوار سے اس آدمی کو مارتا جس نے آپ ﷺ کو پکڑا ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور ان کی تلوار کو دعا دی اور فرمایا واپس چلے جاؤ۔

پیارے بچو! یہ پہلی تلوار تھی جو اسلام میں اللہ کے راستے میں بارہ سالہ زبیر رضی اللہ عنہ نے اٹھائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے دین کے غلبے کے لیے جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ارقم معاذ بدر عثمان۔ پتوکی

سائنسی معلومات

- ......انسانی جسم میں اوسطاً 47 میل لمبی رگیں ہوتی ہیں۔
- ......انسانی جسم میں اوسطاً 5 ملین بال موجود ہوتے ہیں۔
- ......انسانی آنکھ 50 میل دور جلنے والی موم بتی کا شعلہ دیکھ سکتی ہے۔
- ......انسانی آنکھ ایک کروڑ مختلف رنگوں اور سایوں کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتی ہے۔
- ......انسانی ناک 4000 خوشبوؤں میں تمیز کر سکتی ہے۔
- ......انسانی زبان 9000 ذائقوں میں تمیز کر سکتی ہے۔
- ......انسانی آنکھ ایک دن میں 20 ہزار بار جھپکتی ہے۔
- ......ہنسنے کے عمل کے دوران 400 اعصاب براہ راست حرکت کرتے ہیں۔
- ...... 24 گھنٹوں کے دوران خون 400 بار دونوں گردوں سے گزرتا ہے۔
- ......انسانی بال ایک دن میں 0.013 انچ بڑھتے ہیں۔
- ......انسانی بال ایک دن میں 80 سے 100 کی تعداد میں جھڑ جاتے ہیں۔
- ......بال نہ کٹوانے کی صورت میں 24 سے 36 انچ تک بال لمبے ہو جاتے ہیں۔
- ......نوزائیدہ بچہ اوسطاً 20 گھنٹے روزانہ سوتا ہے۔
- ......دل ایک دن میں اوسطاً ایک لاکھ مرتبہ دھڑکتا ہے۔

قاریہ ام حبیبہ۔ ڈیرہ چکوال

ماں کی قدر

بچو! ماں کی قدر کو جانو
اس کی عظمت کو پہچانو
ماں ہے پیار کا ایک سمندر
پیار ہے اس کی ڈانٹ کے اندر
لہجہ اس کا میٹھا میٹھا
نرم ملائم ریشم جیسا
اس کو بتا دیں گر دکھ اپنا
کھو دیتی ہے یہ سکھ اپنا
راتوں کو پھر جاگتی ہے یہ
رب سے دعائیں مانگتی ہے یہ
یہ بھی کسی نے خوب کہا ہے
ماں کی دعا جنت کی ہوا
بچو یاد رکھو یہ بات
ہر پل ہر دن اور ہر رات
گھر ہے جنت میں گر لینا
ماں کو دکھ کبھی نہ دینا

حافظ راشد منیر تبسم۔ پنڈی بھٹیاں

اللہ تعالیٰ کی جنتوں کے وارث

"جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی، اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا۔ وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبے والے ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں، انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے، اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی ان کے لیے وہاں ہمیشہ والی نعمت ہے۔ وہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑے ثواب ہیں۔" (التوبہ: 22,21,20)

عبدالوکیل عزیزی۔ مرکز ابی ہریرہ چشتیاں

آلو بخارا

آلو بخارا بہت لذیذ پھل ہے۔ نہ صرف لذیذ بلکہ اپنی طبی خصوصیات کی وجہ سے بے حد افادیت کا حامل ہے۔ اس کے درخت پاکستان میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ آلو بخارے میں لحمیات (پروٹین) چکنائی، شکر، معدنیات مثلاً ایسڈ، سائٹرک ایسڈ، کیلشیم اور فاسفورس پایا جاتا ہے۔ پھل کے طور پر اسے تازہ حالت میں بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ خشک حالت میں اسے کھانوں کی لذت بڑھانے، چٹنی تیار کرنے کے علاوہ بطور دوا بڑے پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔



آلو بخارا پانچ عدد، سونف ایک چمچ، منقی مویز سات عدد (بڑی کشمش جس کے بیج نکال دیے گئے ہوں) ان سب اجزا کو رات ایک پیالی گرم پانی میں بھگو دیں اور صبح مل، چھان کر پی لیں۔ اگر سردی کا موسم ہو تو پانی نیم گرم کر لیں لیکن آلو بخارے کو بہت زیادہ پکانا نہیں چاہیے کیونکہ اس کے فوائد کم ہو جاتے ہیں۔

اگر اجابت زیادہ ہو رہی ہو تو اس نسخے میں سے مویز منقی نکال دیں۔ جگر کی کمزوری اور یرقان کی بعض قسموں میں بھی مفید ہے۔ یہ خیال رہے کہ جن لوگوں کو کھانسی یا نزلہ رہتا ہو یا ان کا حلق خراب رہتا ہو، وہ اس نسخہ کو استعمال نہ کریں۔ اس طرح سخت سرد موسم میں بھی یہ نسخہ احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔

آلو بخارے سے شربت بھی تیار کیا جاتا ہے۔ شربت آسانی کے ساتھ گھر میں بنایا جاسکتا ہے۔ گو بازار میں بھی دستیاب ہے۔ خشک آلو بخارے: تیس عدد، املی: دو سو پچاس گرام، کھٹے میٹھے انار کا رس: دو سو پچاس ملی لیٹر، کینو یا مالٹے کا رس: دو سو پچاس ملی لیٹر اور چینی نصف کلو گرام لے لیں۔ پہلے آلو بخاروں اور املی کو ڈیڑھ لیٹر پانی میں ہلکی آنچ پر کچھ دیر پکا کر چولہے سے اتار لیں، پھر انہیں اچھی طرح مسل کر کپڑے میں چھان لیں۔ اب پھلوں کے رس اور چینی اس میں شامل کر کے ہلکی آنچ پر اس وقت تک پکائیں جب تک شربت کا قوام تیار ہو جائے۔

قوام تیار ہونے کی پہچان یہ ہے کہ اس کا ایک قطرہ انگلی اور انگوٹھے کے درمیان رکھ کر انگلی اور انگوٹھے کو آہستہ آہستہ جدا کرنے کی کوشش کی جائے تو چپک پیدا ہوتی ہے اور تار سا بن جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ قوام کا ایک قطرہ کسی کاغذ پر آہستگی سے ڈال دیں تو وہ موتی کی شکل میں رکھا رہتا ہے اور پھیلتا نہیں ہے۔

قوام تیار ہونے کے بعد چولہا بند کر دیں اور قوام کو ایک بار پھر کسی باریک کپڑے کی مدد سے چھان کر صاف اور خشک بوتلوں میں بھر لیں۔ ہم نے اوپر جن امراض کا ذکر کیا ہے، ان تمام امراض میں اس شربت کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مریض کو کھانے کے دو چمچے شربت پانی میں ملا کر صبح و شام پلائیں۔ بغیر پانی ملائے بھی دیا جاسکتا ہے۔ نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے اور امراض کو رخصت کرنے کی بھرپور تاثیر رکھتا ہے۔



گرمی کی کمی بیشی اور مٹی کی تاثیر کے سبب آلو بخارے کے رنگ اور جسامت میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اس کا اصل نام تو آلو ہے لیکن بخارا شہر کی نسبت سے اسے آلو بخارا کہا جاتا ہے۔ دنیا میں سب سے بڑا آلو بخارا فرانس میں، اس سے چھوٹا بخارا میں اور درمیانے درجے کا پاکستان میں پیدا ہوتا ہے۔

اس کا مزاج سرد تر ہے، جوانوں، گرم طبیعت والوں کے لیے مفید ہے۔ جگر اور مثانہ کی حرارت اور خون کی تیزابیت دور کرنے کی بے مثال قدرتی غذا اور دوا ہے۔ دل کی گرمی، گھبراہٹ، دھڑکن اور شریانوں کے ارد گرد کا کولسٹرول تحلیل کر کے خونی دباؤ کم کرنا اس کا خاص فعل ہے۔ اس لذیذ پھل میں پانی بیاسی فیصد، گوشت بنانے والے پروٹین 7%، نباتاتی گھی 25%، نشاستہ دار اجزاء 6.5%، معدنی نمک 4%، فولاد 75% فیصد کے علاوہ فاسفورس ہزار میں پندرہ اور چونا ہزار میں 45 حصے شامل ہوتا ہے۔ ایک پاؤ آلو بخارا کھانے سے ڈیڑھ سو حرارے، پانچ سو پچیس حیاتین الف (اے)، پچانوے حیاتین ب (بی) اور پچاس حیاتین ج (سی) حاصل ہو جاتے ہیں۔ معدہ اسے دو تین گھنٹے میں ہضم کر لیتا ہے۔

اسے کھانے سے جگر کا ورم اور تناؤ، معدہ کی جلن اور بھوک کی کمی، خون کا جوش اور پھوڑے پھنسیاں، آنتوں کی خشکی اور قبض بغیر کسی دوا کے دور ہو جاتی ہے۔

آلو بخارے کی چٹنی:

خوش مزہ لذیذ حراروں بھری چٹنی بنانے کے لیے دو کلو خشک آلو بخارا ایک دو دفعہ پانی سے دھو لیجیے۔ اس کے بعد چار کلو چینی میں دو کلو پانی ملا کر آگ پر چڑھائیں۔ ایک جوش آنے پر آلو بخارا، دھویا ہوا ڈال دیں۔ کفگیر یا چمچے سے آہستہ آہستہ ہلاتے رہیں۔ جب چینی کی چاشنی کا قوام گاڑھا ہونے لگے تو ایک ایک کلو سیب اور کیلے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے ہوئے، ایک پاؤ مغز بادام، ایک پاؤ مغز پستہ، ایک چھٹانک دانہ الائچی کلاں اور ایک بوتل سرکہ دیسی یا ولایتی ملا کر کوئلوں کی نرم آنچ پر دم پخت کریں۔ فرحت افزا اور خوش ذائقہ چٹنی تیار ہو گی۔ یہ چٹنی ایک عمدہ غذا ہونے کے ساتھ لحمیات، نباتاتی گھی، فرکٹوز، حیاتین الف، ب، ج، حرارے، فاسفورس، چونا اور فولاد سب کچھ ہمیں دینے کے ساتھ ذائقہ دار سالن کا بھی کام دیتی ہے۔



انتخاب
زینب جاوید، رمشا یوسف، سمندری

قرآن کہانی

”قصہ اصحاب الاخدود“

ایمان والوں کی آزمائش کا دن تھا' ان کی استقامت کا امتحان تھا کہ وہ ایک اللہ پر ایمان لائے ہیں جو زمین و آسمان کا مالک ہے' کیا وہ اپنے اس فیصلے پر قائم رہتے ہیں یا نہیں.....؟ ان کو راہِ مستقیم سے ہٹانے کے لئے کافر بادشاہ نے گہری خندقیں کھدوائیں جو آگ کے ایندھن سے بھر دی گئیں' کافر بادشاہ اور اسکے کارندے آگ کے کنارے بیٹھے تھے کہ جو لوگ اپنے ایمان لانے کے فیصلے پر قائم رہتے ہیں ان کے جلنے کا تماشا دیکھ سکیں۔

یہ گزشتہ کسی زمانے کی بات ہے کہ ایک بادشاہ نے جادوگر' کاہن رکھا ہوا تھا۔ جب وہ کاہن بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے درخواست کی کہ مجھے ایک ذہین و فطین لڑکا دو جسے میں علم سکھا دوں تاکہ میرے مرنے کے بعد وہ لڑکا کام آسکے۔ چنانچہ بادشاہ نے ایک سمجھدار اور تیز طرار لڑکا تلاش کر کے اس کے سپرد کر دیا۔ اب لڑکا اس کاہن سے جادو کا علم سیکھنے کے لئے روز اس کے پاس آتا۔ اتفاق سے لڑکے کے راستے میں ایک راہب کا بھی مکان تھا۔ یہ لڑکے آتے جاتے اس کے پاس بھی بیٹھتا اور اسکی باتیں سنتا جو اس کو اچھی لگتیں۔ اسی طرح سلسلہ چلتا رہا۔

ایک دن یہ لڑکا جا رہا تھا کہ راستے میں ایک بہت بڑے خطرناک سانپ نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا اور لوگ ڈر کر ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ کسی میں سانپ کو مارنے کی ہمت نہ تھی۔ لڑکے نے سوچا آج اچھا موقع ہے یہ پتہ چلانے کا کہ جادوگر صحیح ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر پکڑا اور کہا ”اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک جادوگر کے معاملے سے بہتر اور پسندیدہ ہے تو اس زہریلے سانپ کو مار دے تاکہ لوگوں کی آمد و رفت جاری ہو سکے“ اس نے یہ کہا اور پتھر مار دیا جس سے وہ سانپ مر گیا۔ اب اسکی خوشی کی انتہا نہ تھی' وہ فوراً راہب کے پاس گیا اور اس واقعہ کو بتانے لگا۔ راہب نے کہا ”بیٹے! اب تم فضل و کمال کو پہنچ چکے ہو' تمہاری آزمائش شروع ہونے والی ہے لیکن اس دورِ ابتلاء میں ثابت قدم رہنا اور میرا نام مت ظاہر کرنا“.....لڑکے نے وعدہ کیا اور چل دیا۔

یہ لڑکا مادر زاد اندھے' برص و دیگر بیماریوں کا علاج ایمان باللہ کی شرط پر بھی کیا کرتا تھا۔ اسی شرط پر اس نے بادشاہ کے ایک نابینا مصاحب کی آنکھیں بھی اللہ سے دعا کر کے صحیح کر دیں۔ جب بھی اس کے پاس کوئی مریض آتا یہ یہی کہتا کہ ایک اللہ پر ایمان لے آؤ وہ رب رحیم و شفیق شفاء عطا فرمائے گا۔

یوں کئی لوگ ایمان لے آئے اور ان کو لاعلاج بیماریوں سے اللہ نے شفا دے دی۔ دن یونہی گزرتے رہے حتیٰ کہ لڑکے کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق اس کے پاس آنے لگے۔ یہ خبر کافر بادشاہ کے پاس پہنچی تو وہ غصے سے پیچ و تاب کھانے لگا اور حکم دیا کہ لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پہ لے جا کر گرا دیا جائے۔ کارندے اس لڑکے کو لئے ایک بلند و بالا پہاڑ پر پہنچ گئے۔ اس لڑکے نے اللہ سے نصرت کی دعا کی۔ پہاڑ میں لرزش پیدا ہوئی۔ بادشاہ کے کارندے مر گئے جبکہ لڑکے کو اللہ نے معجزانہ طور پر بچا لیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے سب سے طاقتور کارندوں کے سپرد کر کے کہا کہ ایک کشتی میں بٹھا کر سمندر کے بیچ میں لے جاؤ اور اس کو پھینک آؤ۔ خیال رہے کہ اس لڑکے کو کسی طریقے سے بھی بچ کر نہیں آنا چاہیے۔ اب بھی لڑکے نے نہایت خشوع و خضوع سے دعا کی اور کشتی الٹ گئی' بادشاہ کے سپاہی سب غرق ہو گئے جبکہ وہ صحیح و سالم لوٹ آیا۔ بادشاہ کے غصے کی انتہا نہیں تھی' اس کی تمام تدبیریں لڑکے کو ہلاک کرنے کی کارگر ثابت نہیں ہو رہی تھیں۔ آخر اس لڑکے نے بادشاہ کو کہا کہ اگر تو مجھے مارنا چاہتا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کھلے میدان میں لوگوں کو جمع کرو اور ”بسم اللہ رب الغلام“ کہہ کر مجھے تیر مارو میں مر جاؤں گا۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور لڑکے کو اللہ کا نام لے کر تیر مارا جس سے وہ مر گیا۔ بادشاہ ابھی خوش ہو رہا تھا کہ لڑکے سے اسکی جان چھوٹی مگر خوشی جلد ہی کافور ہو گئی جب سارا مجمع پکار اٹھا کہ ہم سب اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ چنانچہ خندقیں کھدوائی گئیں اور بادشاہ کے حکم سے اس میں زبردست آگ جلوائی گئی اور ایمان سے انحراف نہ کرنے کی صورت میں لوگوں کو اس میں پھینک دیا جاتا۔ قرآن مجید میں اس واقعے کا یوں نقشہ کھینچا گیا ہے۔

”قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ o النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ o إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ o وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ o وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ“ (سورہ البروج 4 تا 8 آیات)

”مارے گئے اس خندق والے۔ جو سراسر آگ تھی بہت ایندھن والی۔ جب وہ اس کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ اس پر جو وہ ایمان والوں کے ساتھ کر رہے تھے، گواہ تھے۔ اور انھوں نے ان سے اس کے سوا کسی چیز کا بدلہ نہیں لیا کہ وہ اس اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو سب پر غالب ہے، ہر تعریف کے لائق ہے۔

ایمان دار آتے رہے اور آگ کے حوالے ہوتے رہے مگر انہوں نے دوبارہ کفر میں لوٹنا پسند نہ کیا حتیٰ کہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کا بچہ تھا وہ ذرا ٹھٹھکی تو بچہ بول اٹھا: ”اماں صبر کرو ہم حق پر ہیں“ اس عورت نے فوراً بچے سمیت خود کو آگ کے سپرد کر دیا.....ایمان والے سرخرو ہو گئے' جانوں کی قربانی دے کر جبکہ کافر بادشاہ اور اسکے کارندے جنہوں نے خندقیں کھود کر ایک رب کو ماننے والوں کو ہلاک کیا دائمی عذاب' ہلاکت و بربادی کے مستحق قرار پائے“۔

(استفادہ' صحیح مسلم)

(ارم شائستہ بنت محمود احمد۔ قلعہ دیدار سنگھ)

بقیہ: انوکھی سیر

گروپ چڑھا۔ پھر ہمارے شیروانی والے حبیب بھائی جب بس میں چڑھ رہے تھے تو کنڈیکٹر اور ڈرائیور بھی ہنس پڑے' شاید کپڑوں کی میچنگ پہلی دفعہ دیکھ رہے تھے.....اسی طرح سفر بہت شاندار گزرا کیونکہ بس میں بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی' سب کھڑے تھے اس لئے یہاں بھی خصوصی توجہ کا مرکز بنے رہے۔

آخرکار پیارے بچو! یہ سارے جب بس سٹاپ پہ اترے اور وہاں سے اپنے گھروں کو روانہ ہوا.....اگلے دن دوسرے گروپ کے سارے بھائیوں نے بالخصوص ”خوبصورت“ بھائی نے وہ منظر بتایا کہ جب انہوں نے گھر کی بیل بجائی اور ان کے والدین نے دروازہ کھولا.....تو سارے بہن بھائیوں کا کیا حال تھا؟.....یہ آپ خود سمجھ گئے ہوں گے!!

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (طٰہٰ:123)

ترجمہ: تم دونوں یہاں سے اکٹھے نیچے اتر جاؤ! تم میں سے بعض، بعض کا دشمن ہوگا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا علیہا السلام نے منع کردہ پھل شیطان کے کہنے پر کھالیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اس نافرمانی کی سرزنش کی اور جنت سے نکال کر دنیا میں بھیج دیا۔ اس آیت میں جن دونوں کا ذکر ہے وہ آدم اور شیطان ہیں یعنی یہ ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ قیامت تک ان کی دشمنی چلتی رہے گی۔ شیطان بنی آدم کو گمراہ کر کے جنت کے راستے سے بھٹکا کر، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروا کر اپنی دشمنی پال رہا ہے۔ پیارے بچو! شیطان ہر وقت اس کوشش میں ہے کہ کس طرح انسانوں کو گمراہ کرتا ہے۔ اس کے لئے وہ نئی نئی تدبیریں کرتا ہے، انسان کو ان کے برے اعمال بھی اچھے پیش کر کے دکھاتا ہے۔

پیارے بچو! بات چل رہی تھی حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر اترنے کی۔ حضرت آدم اور حضرت حوا علیہا السلام کو زمین پر علیحدہ علیحدہ جگہ پر اتار دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ''رحنا'' نامی مقام پر اتارا۔ حضرت حسن بصریؒ کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کو ہند میں، حضرت حوا علیہا السلام کو جدہ میں اتارا اور ابلیس کو بصرہ سے چند میل فاصلے پر اتارا۔ اس بارے میں محدثین میں اختلاف ہے مگر اس بات پر سب متفق ہیں کہ انہیں زمین پر علیحدہ علیحدہ جگہ پر اتارا۔

زمین پر اتارنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کے کچھ پھل عطا کئے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا تو آپ کو ہر چیز بنانا سکھائی اور جنت کے کچھ پھل عطا فرمائے اور فرمایا: تمہارے یہ زمینی پھل جنت کے پھلوں میں سے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ان میں تبدیلی آتی ہے (خراب بھی ہو جاتے ہیں) اور ان (جنت والوں) میں تبدیلی نہیں آتی۔ (مستدرک حاکم)

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے گندم کے دانے بھیجے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے انہیں بودیا۔ جب وہ اُگ آئے اور پک گئے تو آپ نے کاٹے اور بھس سے دانے الگ کئے۔ پھر انہیں پیسا، گوندھا اور اس کی روٹی پکائی، پھر کہیں جا کر کھائی، کھانا کھانے کیلئے انہیں بہت زیادہ محنت و مشق کرنی پڑی جو کہ اس بات کی تصدیق تھی۔

''ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ وہ (شیطان) تمہیں جنت سے نکلوا دے پھر تمہیں سخت مشقت برداشت کرنی پڑے۔'' (طٰہٰ:117)

حضرت آدم علیہ السلام کو جب جنت سے نکالا گیا تو اسی وقت انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ انہیں جب اتنی مشقت کرنی پڑی تو مزید اپنی غلطی کا اعتراف کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ان الفاظ کے ساتھ اپنے گناہ کی معافی مانگنے لگے۔

'' قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ''۔ (الاعراف:23)

ترجمہ: دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنی



جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم ضرور خسارہ پانے والوں سے ہو جائیں گے۔

یہ الفاظ انہیں اللہ تعالیٰ ہی نے سکھلائے تھے۔ انہی الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔ پیارے بچو! ہمیں بھی اس واقعے سے سبق ملتا ہے کہ جب ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت پسند ہے۔ توبہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''جب بندہ اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اتنی خوشی ہوتی ہے جتنی خوشی اس بندے کو ہوتی ہے جو صحرا میں ہے اس کی سواری سامان سمیت غائب ہو جاتی ہے۔ اب وہ شدید پریشانی کے عالم میں اپنی موت کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ اچانک اس کی سواری سامان سمیت واپس آ جاتی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو کثیر اولاد عطا فرمائی جن میں دو بیٹے ہابیل اور قابیل بھی تھے۔ ان دونوں کا قصہ کافی مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو بڑھانے کے لئے بہن بھائیوں کی شادی جائز قرار دی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو جڑواں بچوں کی پیدائش ہوئی۔ جن میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ دو اکٹھے پیدا ہونے والے بچوں کی آپس میں شادی نہیں ہوتی تھی۔ ایک جوڑے کے لڑکے کا نکاح دوسرے جوڑے کی لڑکی سے ہوتا۔ اب ہابیل کا نکاح قابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن کے ساتھ ہونا تھا جو کہ خوش شکل تھی۔ قابیل کو یہ بات پسند نہ تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کو حکم دیا کہ وہ ہابیل کو نکاح کرنے دے تو اس نے انکار کر دیا۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے دونوں کو قربانی کا حکم دیا۔ ہابیل بھیڑ بکریاں پالتا تھا اس نے ایک موٹا تازہ جانور قربان کیا۔ قابیل نے اپنی کھیتی میں سے نکمی فصل کا ایک گٹھا قربانی کے طور پر پیش کیا۔ اس وقت یہ اصول تھا کہ جس کی قربانی قبول ہوتی تھی اس کی کٹی ہوئی قربانی کو آسمان سے آگ آتی اور کھا جاتی۔ اب ہابیل کی قربانی کو آسمان سے آگ آ کر کھا گئی جس کا قابیل کو بہت دکھ ہوا۔ اس نے قابیل کو قتل کرنے کی دھمکی دے دی۔ ایک رات ہابیل کو جانور چراتے ہوئے گھر واپس آنے میں دیر ہو گئی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کو اس کی خبر معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ اسے رستے میں ہابیل مل گیا۔ قابیل نے کہا: تیری قربانی قبول ہوئی، میری نہیں ہوئی تو ہابیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اہل تقویٰ کی قربانی قبول کرتا ہے۔ اور مزید کہا: اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے مجھ پر ہاتھ اٹھائے گا تو میں قتل کرنے کے لئے تجھ پر ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ مجھے تو اللہ سے ڈر لگتا ہے۔ یہ سن کر قابیل طیش میں آ گیا اور لوہے کی کوئی چیز مار کر ہابیل کو قتل کر دیا۔ یہ دنیا کا پہلا قتل تھا جو قابیل کے ہاتھوں ہوا۔ اس کے بعد جو بھی قتل ہو گا اس کا گناہ قابیل کو ضرور جائے گا کیونکہ پیارے نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق جو کوئی نیکی کا کام شروع کرتا ہے۔ اس کے بعد جو بھی اس کام کو کرے گا اس کا اجر شروع کرنے والے کو بھی ضرور ملے گا۔ جو کوئی برائی کا کام شروع کرتا ہے تو جو بھی اس کام کو کرے گا۔ اس کا گناہ برائی شروع کرنے والے کو ضرور ملے گا۔ اللہ رب العزت ہمیں نیکی کے کام کرنے اور برائی کے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بچوں سے محبت

سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں

راشد علی

ہر پھول کی اپنی خوشبو اور مہک ہے لیکن جو گلاب ہے اس کا اپنا ہی امتیاز ہے۔ نبی تو سارے ہی اعلیٰ وارفع ہیں لیکن جو مرتبہ ہمارے نبی کریم ﷺ کا ہے اس کا اپنا ہی مقام ہے۔ جس طرح ساری امتوں میں سے یہ امت افضل ہے' اسی طرح سب نبیوں میں سے ہمارے نبی ﷺ افضل ہیں۔

پیارے بچو! رسول اللہ ﷺ کو اللہ رب العزت نے تمام جہانوں کا نبی بنا کر' رحمت اللعالمین کا لقب دے کر بھیجا۔ انسانوں کے لیے' جنوں کے لیے' عورتوں کے لیے' مردوں کے لیے اور حتی کہ جانوروں کے لیے بھی نبی ﷺ رحمت بن کر آئے اسی لیے جانور بھی اپنی شکایات لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے۔ آپ ﷺ کی سیرت کا ایک پہلو بچوں کے لیے نبی بن کر آنا بھی ہے۔

ہم اپنی بات کا آغاز نبی اکرم ﷺ کے پیارے فرمان سے کرتے ہیں' اس کو آپ ﷺ کے پیارے صحابی جنہوں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کے فرائض سرانجام دیئے' نے بیان کیا۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمارے چھوٹے (بچوں) پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ترمذی)

محبت کا ایک اور منظر ملاحظہ کیجیے۔ یہ منظر کشی حضرت ابوہریرہ ؓ کر رہے ہیں۔ ابوداؤد کتاب الادب ہے۔ اقرع بن حابس (جو ایک عرب سردار تھا) اس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ننھے حسین ؓ کا بوسہ لے رہے ہیں۔ اقرع کہنے لگے: میرے دس بچے ہیں' میں نے ان میں سے کبھی کسی ایک کو بھی نہیں چوما۔ تو نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

''جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔''

صحیح مسلم کتاب الفضائل کے الفاظ ہیں کہ: ''اللہ نے تیرے دل سے محبت و رحمت نکال دی ہے تو میں (محمد ﷺ) کیا کر سکتا ہوں؟''

رسول اللہ ﷺ کی نرم دلی کے کیا کہنے۔ کسی بچے کو تکلیف میں دیکھتے تو اس کا دل بہلانے کی کوشش کرتے تاکہ بچہ اپنی تکلیف کو بھول جائے۔ ابوداؤد کتاب الادب میں ہے' حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے گھر تشریف لایا کرتے تھے...... میرا ایک چھوٹا بھائی جس کی کنیت ''ابوعمیر'' تھی' اس نے ایک چڑیا رکھی ہوئی تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا۔ اچانک وہ چڑیا مر گئی۔ پھر ایسا ہوا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو ابوعمیر کو غمناک دیکھا اس پر آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا ابوعمیر کو کیا ہوا؟

گھر والوں نے بتایا کہ اس کی سرخ رنگ کی چڑیا مر گئی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ابوعمیر کو خوش کرنے کے لیے کہنے لگے: ''اے ابوعمیر! کیا کر گئی تیری چڑیا'' اس طرح رسول اللہ ﷺ دل لگی فرماتے۔

عزیز بچو! ہمارے پیارے نبی ﷺ ایک حکمران' ایک کمانڈر' ایک نبی ہونے کے ساتھ ساتھ شفقت کرنے والے رحم دل باپ بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ جہاد کے لیے مدینے سے باہر سفر پر تشریف لے جاتے۔ واپسی پر صحابہ کرام ؓ آپ ﷺ کے استقبال کے لیے مدینہ شہر سے باہر آتے اور آپ ﷺ کی طبیعت کے رجحان کو سامنے رکھتے ہوئے بچوں کو آگے کرتے......!!

صحیح مسلم اور ابوداؤد کتاب الجہاد میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہم بچوں کے ساتھ آپ ﷺ کا استقبال کیا جاتا' جس بچے کے ساتھ آپ ﷺ کا پہلے استقبال کیا جاتا' آپ ﷺ اسے اپنے آگے بٹھا لیتے۔ چنانچہ میرے ساتھ آپ ﷺ کا استقبال کیا گیا تو آپ ﷺ نے مجھے (اپنی سواری) پر آگے بٹھا لیا۔ پھر حضرت حسن یا حسین ؓ آئے تو آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا' پھر ہم مدینہ میں داخل ہوئے تو اسی طرح (تینوں ایک سواری پر) تھے۔

پیارے بچو! آج دنیا بھر میں جب کوئی سربراہ مملکت یا اہم شخصیت کا استقبال کیا جاتا ہے تو عموماً ایک یا زیادہ بچوں کے ہاتھوں میں گلدستے پکڑا کر استقبال کیا جاتا ہے۔ دنیا نے یہ انداز ہمارے پاک پیغمبر حضرت محمد ﷺ سے سیکھا ہے۔

بچوں سے محبت کا یہ عالم تھا کہ دورانِ نماز بھی اس کے مظاہرے دیکھنے کو ملتے۔ نسائی شریف میں ہے۔ حضرت ابوقتادہ ؓ بتلاتے ہیں:

''حسب دستور ہم مسجد میں بیٹھے ظہر یا عصر کی نماز کے منتظر تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ ابوالعاص ؓ کی بیٹی حضرت امامہ ؓ کو اٹھائے ہوئے تشریف لائے۔ امامہ ننھی سی بچی تھی' جسے اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے کندھے پہ اٹھایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ مصلے پر کھڑے ہو گئے۔ بچی آپ ﷺ کے کندھے پر ہی تھی۔ آپ ﷺ جب رکوع میں جانے لگتے تو اسے نیچے بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو امامہ کو اٹھا لیتے۔ آپ ﷺ نے اسی طرح نماز مکمل کی اور دوران نماز آپ ﷺ ننھی امامہ کو اٹھاتے اور بٹھاتے رہے۔

یہ ہے رسول اللہ ﷺ کے انداز۔ جبکہ آج ہمارے مسلمان معاشرے میں بھی بعض اوقات بیٹیوں کا پیدا ہونا ایک بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے محبت و شفقت کا اظہار کر کے دنیا کو ایک پیغام دیا کہ بچہ ہو یا بچی نبی کریم ﷺ کی محبت سے کوئی بھی محروم نہیں۔

پیارے بچو! آیئے! حضور اکرم ﷺ کی محبت کا ایک اور نظارہ آپ کو کرائیں۔ یہ نظارہ حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد' کتاب الصلوٰۃ میں موجود ہے۔

حضرت عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ میرے ابا جان حضرت بریرہ ؓ نے مجھے بتلایا کہ ایک بار اللہ کے رسول ﷺ ہم لوگوں کو جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ اس دوران ننھے حسن اور حسین ؓ آ گئے۔ دونوں بچوں نے سرخ قمیصیں پہن رکھی تھیں' اٹھکیلیاں کر رہے تھے' کبھی گرتے' کبھی اٹھتے (آپ ﷺ کی جانب جا رہے تھے)۔ نبی پاک ﷺ نے دیکھا تو منبر سے اتر پڑے۔ دونوں بچوں کو تھاما اور منبر پر لے گئے' وہاں دونوں کو آغوش میں لیا اور فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا ہے:

''بلاشبہ تمہارے مال اور تمہارے بچے ایک آزمائش ہیں۔'' (الانفال:28)

چنانچہ میں نے ان دونوں کو دیکھا تو صبر نہ کر سکا۔ حضرت عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے دوبارہ خطبہ دینا شروع کر دیا۔

یہ ہے رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا ایک محبت بھرا پہلو۔ آپ ﷺ کی ساری زندگی ہی ہمارے لیے نمونہ ہے۔

پیارے بچو! آؤ ہم اللہ سے دعا کریں کہ اللہ رب العزت ہمیں آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین یارب العالمین